DDEC102CCT

ابتدائی بچپن میں منصوبہ بندی اور فن تدریس

(Planning and Pedagogy in Early Childhood)

ڈپلوما ان ارلی چائلڈ ہوڈ کیئر اینڈ ایجوکیشن

(پہلا سمسٹر)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

© Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

Course: Planning and Pedagogy in Early Childhood
ISBN: 978-81-968517-0-5
First Edition : December, 2023

Publisher	:	Registrar, Maulana Azad National Urdu University
Publication	:	2023
Copies	:	500
Price	:	145/-(The price of the book is included in admission fee of distance mode students.)
Copy Editing	:	Dr. Faheem Anwar, DDE, MANUU, Hyderabad
Cover Designing	:	Dr. Mohd Akmal Khan, DDE, MANUU, Hyderabad
Printer	:	Print Time and Business Enterprises, Hyderabad

Planning and Pedagogy in Early Childhood
for
Diploma in Early Childhood Care and Education
1st Semester

On behalf of the Registrar, Published by:

Directorate of Distance Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in*Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

© All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

Content and Language Editors	مدیران مواد اور زبان
Prof. Najmus Saher Professor (Education) DDE, MANUU	پروفیسر نجم السحر پروفیسر (تعلیم) ڈی ڈی ای، مانو
Dr. Khan Shahnaz Bano Associate Professor, (Education) MANUU, CTE - Bhopal	ڈاکٹر خان شہناز بانو ایسوسی ایٹ پروفیسر، (تعلیم) مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال
Dr. Sameena Basu Associate Professor, (Education) DDE, MANUU	ڈاکٹر ثمینہ بسو ایسوسی ایٹ پروفیسر، (تعلیم) ڈی ڈی ای، مانو

پروگرام کوآرڈی نیٹر

ڈاکٹر ثمینہ بسو

ایسوسی ایٹ پروفیسر، (تعلیم)، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین	اکائی نمبر
ڈاکٹر بختیار احمد ،اسسٹنٹ پروفیسر (تعلیم)، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن ، آسنسول	1
ڈاکٹر ارشد ایوب ،اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)، تعلیم، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، دربھنگا	2
محترمہ صدیقی عظمیٰ تحسین ،اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)، تعلیم، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، اورنگ آباد	3
ڈاکٹر شیخ وسیم شیخ شبیر ،ایسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم) ،ڈی ڈی ای، مانو ڈاکٹر ثمینہ بسو، ایسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم) ،ڈی ڈی ای، مانو جناب فہیم انور، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)، تعلیم، ڈی ڈی ای، مانو	4
ڈاکٹر خان شہناز بانو ،ایسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیم، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، سری نگار	5
ڈاکٹر ذکی ممتاز ،اسسٹنٹ پروفیسر (تعلیم)، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال	6
ڈاکٹر محمد راغب بابر، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)، تعلیم، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، دربھنگا	7
جناب فہیم انور ،اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)، تعلیم، ڈی ڈی ای، مانو	8

پروف ریڈرس:

اول	:	جناب فہیم انور
دوم	:	ڈاکٹر جرار احمد
فائنل	:	ڈاکٹر ثمینہ بسو

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈی نیٹر	9

بلاک 1 : فن تدریس: بنیادیں، نظریات، طریقے اور تکنیکیں

اکائی 1	پری اسکولی تعلیم میں درس و تدریس کا تصور اور بنیادیں	11
اکائی 2	اکتساب کے نظریات و تعلیمی مضمرات	26
اکائی 3	ابتدائی بچپن کی تعلیم کے طریقہ کار	48
اکائی 4	ابتدائی بچپن کی تعلیم کی تکنیکیں	69

بلاک 2 : مشغولیت کی حکمت عملی، منصوبہ بندی، تعین قدر اور منتقلی

اکائی 5	مشغولیت کی حکمت عملیاں	83
اکائی 6	پروگرام کی منصوبہ بندی	106
اکائی 7	پروگرام کا تعین قدر	126
اکائی 8	ہموار منتقلی	151

نمونہ امتحانی پرچہ **178**

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔ اس کے چار نکاتی مینڈیٹس یہ ہیں۔ (1) اردو زبان کی ترویج و ترقی (2) اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3) روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند "ادبی" اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل و اخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد و پیش ماحول کے مسائل ہوں، عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیرِ بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ یونیورسٹی کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو چکا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ ہماری یونیورسٹی اپنی تاسیس کی 25ویں سالگرہ منا رہی ہے، مجھے اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یونیورسٹی کا نظامتِ فاصلاتی تعلیم از سر نو اپنی کارکردگی کے نئے سنگِ میل کی طرف رواں دواں ہے اور نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی جانب سے کتابوں کی اشاعت اور ترویج میں بھی تیزی پیدا ہوئی ہے۔ نیز ملک کے کونے کونے میں موجود تشنگانِ علم فاصلاتی تعلیم کے مختلف پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ گرچہ گزشتہ برسوں کے دوران کووڈ کی تباہ کن صورتِ حال کے باعث انتظامی امور اور ترسیل و ابلاغ کے مراحل بھی کافی دشوار کن رہے تاہم یونیورسٹی نے اپنی حتی المقدور کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل کیا ہے۔ میں یونیورسٹی سے وابستہ تمام طلبا کو یونیورسٹی سے جڑنے کے لیے صمیم قلب کے ساتھ مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ ان کی علمی تشنگی کو پورا کرنے کے لیے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا تعلیمی مشن ہر لحہ ان کے لیے راستے ہموار کرے گا۔

پروفیسر سید عین الحسن

وائس چانسلر

پیغام

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جاچکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈِویژن سے ہوا اور اس کے بعد 2004 میں باقاعدہ روایتی طرز تعلیم کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈِویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای بی UGC-DEB اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کما حقہ ہم آہنگ کر کے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بلند کر کے خود اکتسابی مواد SLM از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 6 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِدست 161 متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centres) نیز 20 پروگرام سنٹرس (Programme Centres) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہو گا۔

پروفیسر محمد رضاء اللہ خان

ڈائرکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے پیش کردہ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کے ڈپلوما میں "ابتدائی بچپن میں منصوبہ بندی اور فن تدریس" کے عنوان سے ایک بنیادی کورس شامل کیا گیا ہے۔ یہ کورس ڈپلوما پروگرام میں اہم عنصر کے طور پر کام کرتا ہے، جس کا مقصد اساتذہ کو ابتدائی بچپن کے ماحول میں موثر تدریس کے لیے درکار ضروری مہارتوں اور علم سے آراستہ کرنا ہے۔ یہ جامع کورس مختلف قسم کے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے، جو طلبا کو ابتدائی بچپن کی تعلیم کے بنیادی تصورات اور طریقوں سے آگاہ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ کورس دو بلاک اور آٹھ اکائیوں پر مشتمل ہے جو جامع طور پر مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

اس کورس کی پہلی اکائی "پری اسکولی تعلیم میں درس و تدریس کا تصور اور بنیادیں" میں درس و تدریس کا تصور اور ان کی بنیاد کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا گیا ہے، جو ان بنیادی نظریات کو اجاگر کرتے ہیں جو پری اسکول سیٹنگ میں موثر تدریسی طریقوں کو متاثر کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا کی بنیاد پر، یہ کورس "اکتساب کے نظریات و تعلیمی مضمرات" کا جائزہ لیتا ہے، جس میں بنیادی نظریاتی ڈھانچے اور بچوں کے لیے موثر تدریسی طریقوں کو تشکیل دینے میں ان کے عملی مضمرات پر غور کیا جاتا ہے۔

اس کورس میں "ابتدائی بچپن کی تعلیم کے طریقوں" کا احاطہ کیا گیا ہے، جو چھوٹے بچوں کی نشوونما کی ضروریات کے لیے تیار کردہ مختلف تدریسی طریقوں پر ایک گہری نظر ڈالتا ہے۔ یہ کورس "ابتدائی بچپن کی تعلیم کی تکنیکوں" کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرتا ہے، جو ابتدائی زندگی میں جامع اکتساب اور ترقی کو پروان چڑھانے کے لیے استعمال کیے جانے والے مخصوص طریقوں کو ظاہر کرتا ہے۔

مزید برآں، یہ کورس "مشغولیت کی حکمت عملیوں" پر روشنی ڈالتا ہے جو نوجوان ذہنوں کے لیے فعال مشغولیت اور بہترین سیکھنے کے تجربات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، کورس "پروگرام کی منصوبہ بندی اور تعین قدر" پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جو طلبا کو یہ سکھاتا ہے کہ بچپن کے ابتدائی پروگراموں کو کس طرح احتیاط سے تیار کرنا، ان پر عمل درآمد کرنا اور ان کا جائزہ لینا ہے۔

آخر میں، یہ بچے کی نشوونما کے لیے اس اہم مرحلے کو آسان کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے تعلیمی ماحول میں بچوں کے لیے "ہموار منتقلی" کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اس کورس کا مقصد ابتدائی بچپن کے اساتذہ کو عملی اطلاق کے ساتھ نظریاتی بنیادوں کو مربوط کرکے طلبا کی ترقی کے لیے سازگار اور حوصلہ افزا ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری تدریسی آلات فراہم کرنا ہے۔

ڈاکٹر ثمینہ بسو

پروگرام کوآرڈی نیٹر

ابتدائی بچپن میں منصوبہ بندی اور فن تدریس

(Planning and Pedagogy in Early Childhood)

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

اکائی 1۔ پری اسکولی تعلیم میں درس وتدریس کا تصور اور بنیادیں

(Concept and Bases of Teaching learning in Pre-School Education)

اکائی کے اجزا

1.0 تمہید (Introduction)

1.1 مقاصد(Objectives)

1.2 اکتساب کا تصور اور عمل(Concept and Process of Learning)

1.2.1 چھوٹے بچوں کے سیکھنے کے لئے بہترین حالات

(Situations Best suited for the Young Children to Learn)

1.3 ایام طفولیت میں اکتساب کے اصول(Principles of Learning in Early childhood)

1.4 ایام طفولیت میں اکتساب کے گر (Maxims of Learning in Early Childhood)

1.5 ایک اچھے پری اسکول ٹیچر کی خصوصیات(Qualities of a Good Pre-School Teacher)

1.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

1.7 فرہنگ(Glossary)

1.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

1.0 تمہید (Introduction)

بہت سی مشترکہ خصوصیات اور ایک جیسے نظر آنے کے باوجود بھی ہر انسانی بچہ جینیاتی(Genetic)، جسمانی اور جذباتی طور پر دوسروں سے مختلف ہے۔ اس دنیا میں ہر بچے کو قدرت نے اپنی نایاب موروثی خصوصیات سے نوازا ہے اور دنیا میں اس کا خصوصی منفرد ماحولیاتی سیاق وسباق میں استقبال ہوتا ہے۔ اگرچہ بالیدگی، نشوونما اور کچھ کاموں کو انجام دینے کی پختگی، تمام بچوں میں ایک عام رجحان کو ظاہر کرتی ہے، لیکن ہر بچہ اپنے مشاہدات، جوابات، مماثلت، ناپسندیدگی اور سیکھنے کے طریقوں میں منفرد ہے۔ یہ سیاق وسباق اور بچوں کے رد عمل ایام طفولیت میں سب سے زیادہ اہم ہیں۔ کسی بھی بچے کی متوازن نشوونما کو یقینی بنانے کے لئے نو عمری میں مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے جس کی دیکھ بھال فطری طور پر والدین خاص طور پر ماؤں اور بعض اوقات طبّی ماہرین خاص طور پر بچوں کے امراض کے ماہرین کرتے ہیں۔ لیکن

معیاری اکتساب جو بڑے پیمانے پر ادراکی اور جذباتی علاقوں کو متاثر کرتی ہے اور بچوں کے جسمانی اور نفسیاتی علاقوں کو بھی متاثر کرتی ہے، کے فروغ میں پری اسکولی اساتذہ اور ماہر تعلیم موثر و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس یونٹ میں ہم ایام طفولیت میں سیکھنے سے منسلک تصورات، طریقہ کار، اصولوں اور بیانات کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ مزید ہماری کوشش ہوگی کہ یونٹ کے اختتام تک ہم پری اسکولی اساتذہ کی اہم خصوصیات سے بھی بخوبی واقفیت حاصل کرلیں۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- اکتساب کے معنی اور طریقہ کار کو بتا پائیں گے۔
- ان حالات کی فہرست بنا پائیں گے جن میں چھوٹے بچے بہترین طور پر سیکھتے ہیں۔
- اکتساب کے اصولوں کی وضاحت کر پائیں گے۔
- اکتساب سے منسلک بیانات بیان کر پائیں گے۔
- پری اسکولی اساتذہ کی اہم خصوصیات کا تجزیہ کر پائیں گے۔

1.2 اکتساب کا تصور اور عمل (Concept and Process of Learning)

موجودہ وقت میں جب ہم لوگ ایک سال تک کی عمر کے بچوں کو موبائل کی سکرین پر اسکرول کرتے، اپنی دلچسپی کے ویڈیوز تلاش کرتے، اپنے چہرے کے تاثرات اور دیگر حرکات کے ذریعہ اپنی خوشگوار اور ناخوشگوار تجربات کا مظاہرہ کرتے دیکھتے ہیں تو حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نوزائیدہ (Newborn) بچے جو بہت زیادہ حرکات نہیں کر سکتے ہیں، اپنی ضروریات کو محسوس کرتے ہیں، روتے ہوئے ان کا اظہار کرتے ہیں اور آس پاس کے بیرونی ماحول کو متاثر کرتے ہیں۔ مختلف خاندانوں، ثقافتوں اور ممالک کے بچے، اپنے ماحول اور ارد گرد کے مطابق، دوسرے خاندانوں، ثقافتوں اور ممالک سے بالکل مختلف انداز میں سلام کرنا، کپڑے پہننا، بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ زندگی کا کارواں پیدائش سے لے کر موت تک اپنے جسم کے مختلف اجزا کے ذریعے تجربہ کرنے اور بہتر مطابقت کے لئے ارد گرد کے ماحول کو اثر پذیر کرنے کی کوششوں میں گزر جاتا ہے۔ زندگی کے تمام تجربات چاہے وہ مشاہدہ کے ذریعہ ہوں یا چہرے کے اشاروں، جسمانی حرکات، غصہ، جارحیت، محبت اور پیار، رونا اور ہنسنا، چھونا، محسوس کرنا، نقل کرنا وغیرہ، ان تمام میں اکتساب شامل ہے۔

ماں کے رحم میں اپنے آغاز سے ہی ایک بچہ ایک بیرونی ماحول سے گھرا ہوا ہوتا ہے جو اس کے وجود اور بقا کے لئے لازمی ہوتا ہے۔ یہ ماحول بچے کو لگاتار متاثر کرتا رہتا ہے اور بچہ اپنی صلاحیت کی حد تک اپنے ارد گرد کے ماحول کو لگاتار متاثر کرتا رہتا ہے۔ ان تمام عمل اور رد عمل میں کچھ طرز عمل کی تبدیلیاں شامل ہوتی ہیں جنہیں ماہر نفسیات عام طور پر اکتساب کا نام دیتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں جو بچے کے ابتدائی دنوں میں

زیادہ تر غیر ارادی طور پر بے قابو ہوتی ہیں رفتہ رفتہ منضبط اور اختیار میں ہوتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اکتساب اس وقت ہوتا ہے جب کسی فرد کا طرز عمل یا علم کسی تجربے (ایکشن ری ایکشن) سے تبدیل ہوتا ہے جو نسبتاً مستقل ہوتا ہے۔

مختلف ماہرین نفسیات کی طرف سے پہلے دی گئی اکتساب کی کچھ تعریفیں:

- Hilgard, Atkinson and Atkinson: Learning may be defined as a relatively permanent change in behaviour that occurs as the result of prior experience.

اکتساب کو طرز عمل میں نسبتاً مستقل تبدیلی کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے جو سابقہ تجربے کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے۔

- Murphy: The term learning covers every modification in behaviour to meet environmental requirements.

اصطلاح اکتساب ماحولیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے طرز عمل میں ہر تبدیلی کا احاطہ کرتی ہے۔

- Mc Goech: Learning as we measure it, is relatively permanent change in behaviour as a function of practice. In most cases this change has a direction which satisfies the current motivational condition of the individual.

اکتساب جیسا کہ ہم اس کی پیمائش کرتے ہیں، مشق کے ایک عمل کے طور پر طرز عمل میں نسبتاً مستقل تبدیلی ہے۔ زیادہ تر معاملات میں اس تبدیلی کی ایک سمت ہوتی ہے جو فرد کی موجودہ تحریکی حالت کو پورا کرتی ہے۔

- Hurlock: Learning is development that comes from exercise and effort. Through learning, children acquire competence in using their hereditary resources.

اکتساب ایک پیچیدہ عمل ہے جس میں انفرادی شخص سے لے کر ماحولیات تک متعدد عوامل شامل ہیں۔ اہم ذاتی عوامل میں عمر اور پختگی، ذہانت، رویہ، محرک، جذباتی حیثیت، دلچسپیوں کا علاقہ وغیرہ شامل ہیں۔ ماحولیاتی عوامل میں طبیعیاتی ماحول، قدرتی ماحول، آب و ہوا اور ماحولیاتی حالات شامل ہیں۔ اس میں معاشرتی عوامل بھی شامل ہیں جیسے خاندان کا سائز، ثقافت کی روایات و عقائد جن سے ایک بچہ گھرا ہوا ہے، اور بچے کا اپنے والدین، اساتذہ، ساتھیوں کے ساتھ تعلق وغیرہ۔

پیچیدہ اکتساب کے عمل میں متعدد طریقے اور ذرائع بھی شامل ہیں جن میں مشاہدہ، نقل، مشق، کوششیں، تربیت اور شناخت وغیرہ شامل ہیں۔

اکتساب کا عمل بچوں کو اپنے موروثی وسائل کو استعمال کرنے کے قابل بناتا ہے۔ ایسے بچوں کے معاملے میں جنہیں کسی خاص عمر اور پختگی کی سطح پر اکتساب کا مناسب موقع نہیں ملتا ہے، اس بات کا بہت امکان ہے کہ بچوں کو دی جانے والی بہت سی موروثی نعمتیں رائیگاں جاسکتی ہیں۔

پختگی ایک اہم متغیر ہے جو اکتساب اور بڑھتے ہوئے بچے میں اہم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قدرتی طور پر پیدا ہونے والی جسمانی صلاحیت ہے جو کسی مخصوص عمر میں کچھ مخصوص کاموں اور سرگرمیوں کو انجام دینے کے لئے ضروری ہے۔ یہ موثر اکتساب کے لیے بچوں کہ معقول عمر کی پہلے سے نشاندہی کرتا ہے جسکی سمجھ اور قبل از وقت تیاری پری اسکولی اساتذہ کے لیے ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہے۔

1.2.1 چھوٹے بچوں کے سیکھنے کے لئے بہترین حالات

(Situations Best suited for the Young Children to Learn)

جین پیاجے نے کہا ہے کہ "اسکولوں میں تعلیم کا بنیادی مقصد ایسے طلبا کی تخلیق ہونا چاہئے جو نئے کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، نہ کہ صرف وہی دہرایا جائے جو دوسری نسلوں نے کیا ہے۔ ایسے طلبا جن کا رجحان تخلیق، دریافت اور ایجادات کی طرف ہو اور جو تنقید کر سکتے ہوں، تصدیق کر سکتے ہوں، ان کے لیے ضروری نہیں کہ وہ ہر اس چیز کو قبول کریں جو انہیں پیش کی جاتی ہے۔ ایک بچہ کو جب ایک متحرک، دلچسپ اور خوشگوار ماحول فراہم ہوتا ہے تو وہ سب سے اچھا سیکھتا ہے۔ بچوں کو سیکھنے کے لیے مندرجہ ذیل حالات سب سے زیادہ موزوں ہیں۔

- جب بچے کو متنوع فلمیں دیکھنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے، ویڈیوز، اور موسیقی سننے کی سہولت ملتی ہے۔
- جب چہروں کو دیکھنے، آوازوں کا جواب دینے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔
- جب دھن بنانے، گانے، اظہار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
- جب مختلف قسم کے کھلونوں اور چیزوں کے ساتھ کھیلنے اور تجربات کرکے آس پاس کی دنیا کو دریافت کرنے کے مواقع دیے جاتے ہیں۔
- پانی، مٹی، ریت چھوٹے پتھروں جیسے بناوٹ اور اشیاء کے ساتھ کھیلنے اور تجربات کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔
- جب ایسی تمام سرگرمیوں کو انجام دینے کی ترغیب دی جاتی ہے جو چھونے، سونگھنے، دیکھنے، کہنے، سننے وغیرہ سے ان کے حواس کو متحرک کرتی ہیں۔

(Check your progress)اپنی معلومات کی جانچ			
ہر کالم سے ایک لفظ لیں (صرف ایک بار) اور اکتساب کے بارے میں چار بیانات دیں:			
1	ماحولیاتی	اہم	تبدیلی
2	نشو نما	تقاضوں سے	متغیر
3	پختگی	مستقل	سے آتی ہے
4	نسبتا	جو مشق	ہم آہنگی

1	
2	
3	
4	

1.3 ایام طفولیت میں اکتساب کے اصول (Principles of Learning in Early childhood)

کچھ حالات ایسے ہوتے ہیں جن میں اکتساب دوسرے حالات کے مقابلے میں بہتر، آسان اور مؤثر ہوتا ہے۔ صدیوں سے فلسفیوں اور ماہرین نفسیات نے اس طرح کے اصولوں کا مطالعہ اور تخمینہ لگایا ہے۔ ہدایات کی منصوبہ بندی کرتے وقت ان اصولوں کو ذہن میں رکھنے سے طلباء کے لئے سیکھنے کا بہتر ماحول پیدا ہوگا۔

1. آمادگی کا اصول (Principle of Readiness): اس اصول کے مطابق جب بچہ سیکھنے کے لیے تیار ہوتا ہے تو یہ اطمینان بخش اور دیرپا ہوتا ہے اور اس کے برعکس دوسرے لفظوں میں بچے اس وقت بہتر سیکھتے ہیں جب انہیں ضروری پس منظر ملتا ہے، اچھا رویہ ہوتا ہے اور مقاصد واضح ہوتے ہیں۔ پری اسکول کے اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا کریں جس میں بچے محفوظ محسوس کریں اور انہیں سیکھنے میں دلچسپی اور تجسس پیدا ہو۔ سوال پوچھنا، بچوں کو تیار ہو کر کلاس میں آنے کے لئے کہنا بچوں کو سیکھنے کے لئے تیار کرنے کی حکمت عملی ہے۔

2. مشق کا اصول (Principle of Exercise): یہ صحیح کہا گیا ہے کہ مشق انسان کو کامل بناتی ہے۔ یہ قانون اس بات کی وکالت کرتا ہے کہ بار بار کام کرنے سے اکتساب مضبوط ہوتا ہے۔ وہ چیزیں جو سب سے زیادہ دہرائی جاتی ہیں وہ سب سے بہتر سیکھی جاتی ہیں۔ طویل مدتی علم اور مہارت حاصل کرنا بڑی حد تک مشق پر منحصر ہے۔ مشق کے قانون کے دو پہلو ہیں:

(i) استعمال کا اصول (Principle of Use): اس اصول کے مطابق جتنی بار کوئی سرگرمی کی جاتی ہے، اتنی ہی گہری اور مستقل چھاپ ذہن پر بنتی ہے۔ پری اسکولی اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ زبانی مشقوں، ڈرلنگ مشقوں، دوبارہ مشاہدات اور بچوں سے زیادہ سے زیادہ بات چیت اور گفتگو پر زور دیں تاکہ سیکھنے کے عمل کو مضبوط اور مستقل بنایا جا سکے۔

(ii) عدم استعمال کا اصول (Principle of Disuse): اس اصول کے مطابق کسی خاص سرگرمی کو بار بار نہ دہرانا یا بند کر دینا ذہن میں بنے نقوش یا چھاپ کو دھندلا یا ختم کر دیتا ہے۔ سادہ الفاظ میں اگر سیکھے ہوئے کام پر عمل نہیں کیا جاتا ہے یا استعمال نہیں کیا جاتا ہے تو اس بات کا امکان ہے کہ بچہ اسے بھول جائے۔ یہ اصول ابتدائی بچوں میں اچھی طرح سے دیکھا جا سکتا ہے۔ دہرانے اور بار بار مشق نہ کرنے کی صورت میں بچے اکثر حاصل کردہ معلومات کو بھی بھول جاتے ہیں۔

3. ماثر کا اصول (Principle of Effect): اس اصول کے مطابق سیکھنے کے دوران سیکھنے والے کے احساسات، اطمینان یا بے چینی بھی بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اکتساب اس وقت زیادہ مضبوط ہوتا ہے جب اسے خوشگوار اور اطمینان بخش احساس کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے جبکہ

بے اطمینانی اور مایوسی کی حالت میں اکتساب کمزور اور عارضی ہوتا ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ بچوں کو واضح ہدایات اور بروقت رائے فراہم کریں۔ متنوع تدریسی تکنیک، ابتدا کرنے کی ترغیب دینا بچوں کے لئے اطمینان بخش ہے اور سیکھنے کے عمل میں اہم ہے۔

4. بالادستی کا اصول (Principle of Primacy): کہا جاتا ہے کہ پہلی چھاپ بہترین چھاپ ہوتی ہے۔ اس اصول کے مطابق سیکھی جانے والی چیزیں سب سے پہلے ذہن پر گہرے نقوش پیدا کرتی ہیں جنہیں مٹانا مشکل ہوتا ہے۔ اساتذہ کا ابتدا سے ہی قابل اعتماد اور دوستانہ رویہ بچوں کی مجموعی تعلیم پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔ اساتذہ کو بچوں کے شروعاتی دنوں میں ہی درس وتدریس کے تمام پہلوؤں میں اچھی طرح سے تیار اور موثر ہونا چاہئے۔ جوش و خروش سے لبریز، منظم اور بازرسائی سے آراستہ استاد کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اسکے پہلے تاثرات مثبت ہوں۔

5. شدت کا اصول (Principle of Intensity): اس اصول کے مطابق ایک واضح، صاف، دلچسپ اور نیاپن سے بھرا درس وتدریس کا تجربہ ہمیشہ غیر معمولی اور دلکش ہوتا ہے۔ بچے حقیقی، ٹھوس اشیاء اور سرگرمیوں کے ساتھ زیادہ سیکھتے ہیں۔ بچے صرف کسی چیز کے بارے میں محض پڑھنے کے بجائے اس کام کو انجام دینے سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ پری اسکول کے اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ طلباء کو حقیقی اور چیلنجنگ سرگرمیوں اور تجربات میں مشغول کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مظاہرے، اسکٹس، رول پلے، پیر ٹیچینگ کو تدریس میں شامل کریں۔

6. جواب دہی کا اصول (Principle of Recency): اس اصول کے مطابق حال ہی میں سیکھی گئی چیزوں کو سب سے زیادہ یاد رکھا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جو تجربات اور اکتسابی سرگرمیاں اخیر میں ہوتی ہیں وہ ہمارے ذہنوں میں دیرپا برقرار رہتی ہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے، سیکھی ہوئی چیزیں ضائع ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ لہذا اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سیکھی ہوئی چیزوں کو کچھ وقفوں کے بعد دوبارہ دہراتے رہیں۔

تعلیم کے تمام اصول ہر صورت میں یکساں طور پر نافذ نہیں ہوتے ہیں اور یہ طے کرنا ضروری نہیں ہے کہ کون سا اصول کس صورتحال میں کام کرتا ہے۔ وہ معلم جنہیں اکتساب کے اصولوں کی بہتر جانکاری ہوتی ہے وہ بہت ہی دانائی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ شرکت اور انفرادی اختلافات کا خیال رکھتے ہوئے اپنے تدریس کو موثر طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)	
کالم اے کو کالم بی کے ساتھ ملایں:	
کالم بی	کالم اے
A. آمادگی کا اصول	1. تجربے کو مطمئن کرنا، سیکھنا بہتر
B. مشق کا اصول	2. پہلا تاثر بہترین تاثر ہے۔
C. اثر کا اصول	3. مشق انسان کو کامل بناتی ہے۔
D. بالادستی کا اصول	4. حال ہی میں سیکھی گئی چیزیں سب سے دیرپا یاد رہتی ہیں۔

E.	شدت کا اصول	5.	واضح اور صاف ہدایات ہمیشہ بہتر ہیں.
F.	جوابدہی کا اصول	6.	بچے ضروری پس منظر کے ساتھ بہتر سیکھتے ہیں.

1.4 ایام طفولیت میں اکتساب کے گر (Maxims of Learning in Early Childhood)

درس وتدریس ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ اساتذہ کے لئے جو تدریس اور ہدایت ہے وہی طالب علموں کے لئے درس اور اکتساب ہے۔ ذیل میں بیان کردہ تدریس کے کچھ مقولات روایتی طور پر جانے سنے اور کہے جاتے ہیں جو بچوں میں اکتساب کے عمل کو آسان بناتے ہیں۔ یہ مقولات اساتذہ کے تجربات پر مبنی ہیں اور پوری دنیا میں کم و بیش مقبول و معروف ہیں۔

1. معلوم سے نامعلوم کی طرف (From Known to Unknown): اس اصول کے مطابق سیکھنے والوں کا سابقہ علم اور معلومات اضافی علم اور تجربات کی بنیاد بنتی ہیں۔ پتوں کی شاخوں کی جڑوں اور پودوں کے دیگر حصوں کا علم رکھنے والے بچے مختلف اقسام کے پودوں جیسے جڑی بوٹیوں، جھاڑیوں، کوہ پیاؤں، رینگوں اور درختوں کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جمع اور تفریق کا علم سیکھنے والوں کو ضرب اور تقسیم کو آسانی سے سمجھنے کے قابل بنائے گا۔
2. ٹھوس سے تجرید کی طرف (From Concrete to Abstract): نو عمر بچے ٹھوس چیزوں جیسے کھلونوں اور انگلیوں کی مدد سے تعداد اور گنتی بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ یہ تصورات بعد میں ریاضی کے تجریدی اور ناقابل فہم تصورات کی بنیاد بنتے ہیں جیسے الجبری مساوات، لامحدودیت کے تصورات وغیرہ۔ چھوٹے بچے معاشرے کے مختلف طبقوں میں رائج مختلف قسم کے لباس، کھانے پینے کے ٹھوس تصورات کو آسانی سے پہچان لیتے ہیں جو بعد میں ثقافتوں اور روایات کے تجریدی تصورات کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔
3. آسان سے پیچیدہ کی طرف (From Simple to Complex)- بچے پیچیدہ تجزیہ اور ترکیب کے تصورات کے مقابلے میں سادہ اور بنیادی علم اور معلومات کے تصورات کو زیادہ آسانی سے سمجھتے ہیں۔ کسی بھی موضوع کی سہل اور نمایاں باتوں کو پیچیدہ اور باریک پہلوؤں میں جانے سے پہلے متعارف کرایا جانا چاہئے۔ اگر بچوں کو نظام ہاضمہ کے بارے میں سمجھانا اور سکھانا ہے تو سب سے پہلے انہیں کھانے اور کھانے کے تصور سے متعارف کروانا سہل اور آسان ہوگا۔
4. خاص سے عام کی طرف (From Particular to General): مخصوص مثالیں عام طور پر ٹھوس، سہل اور آسان ہوتی ہیں جبکہ عمومی مثالیں اکثر پیچیدہ اور تجریدی ہوتی ہیں۔ سیکھنے کا عمل صرف اسی صورت میں مکمل ہو سکتا ہے جب بچوں میں مخصوص سے آگے بڑھ کر عام اصولوں یا تعریفوں کی تشکیل کی صلاحیت پیدا ہو۔ اس مقولہ کو استقراری سے استخراجی کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم سب سے پہلے کچھ خاص اسم واحد سے اسم جمع بنانے کی مثالیں پیش کرتے ہیں تاکہ ان کی مدد سے کچھ اصولوں کو عام کیا جا سکے۔
5. تجربات سے استدلال کی طرف (From Empirical to Rational): بچے زیادہ تر اپنے ارد گرد کے ماحول سے سیکھتے ہیں۔ ان کی روزمرہ کی زندگی کے تجربات ان کی عقلی یا استدلالی سوچ کی بنیاد بناتے ہیں۔ ابتدائی مرحلے میں عقلی علم کی تفہیم ممکن نہیں ہے

کیونکہ بچے تجریدی تصورات کو سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ عقلی علم تب ہی ممکن ہے جب بچے کسی حد تک ذہنی پختگی حاصل کر لیں۔ تجرباتی علم ذہنی نشوونما کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے جس کے نتیجے میں طفل عقلی علم کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

6. نفسیاتی سے منطقی کی طرف(From Psychological to Logical):اس اصول کے مطابق بچوں کی نفسیاتی بنیادیں جن میں انکی ضروریات، دلچسپی، ذہنی حیثیت اور رد عمل وغیرہ شامل ہیں، مواد کے منطقی ترتیب سے پہلے ہونا چاہئے۔ مؤثر اکتساب کے لئے مواد مضمون کی ترتیب بچوں کی ذہنی نشوونما کے عین مطابق ہونا چاہئے۔ مضمون بچوں کی دلچسپیوں، رجحانات، رویوں، قابلیت اور رد عمل پر مبنی ہونا چاہئے۔ اگرچہ تعلیم کا مقصد ذہن کو زیادہ منطقی بنانا اور استدلال کی طاقت کی تربیت کرنا ہے، پھر بھی تدریس کا ابتدائی نقطہ نظر منطقی کے بجائے نفسیاتی ہونا چاہئے۔

7. کل سے جُز کی طرف(From Whole to Part)- مختصر اور باریک تفصیلات میں جانے سے پہلے ایک عام اور جامع خاکہ بچوں کے سیکھنے اور تجربات پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ کئی بار طلبا کے لئے ایک ہی وقت میں پورے تصور کو سمجھنا اور پھر اس کے متعدد حصوں پر توجہ مرکوز کرنا آسان ہوتا ہے۔ سبق کے خلاصے پر پہلے بحث کی جاسکتی ہے اور پھر اس کی پیچیدگیوں کی طرف بڑھیں۔ مثال کے طور پر نظموں اور ترانوں کو پڑھاتے وقت تفصیل اور تفہیم میں جانے سے پہلے ایک عام خاکہ فراہم کیا جاسکتا ہے۔

8. غیر معینہ سے معینہ کی طرف(From Indefinite to Definite):ابتدائی مراحل میں بچوں کے خیالات اور جانکاریاں غیر معینہ اور مبہم ہوتی ہیں۔ تدریس کا مقصد ان غیر معینہ خیالات کو واضح، درست، مربوط اور منظم بنانا ہے۔ یہ بچوں کو اسباق میں دلچسپی پیدا کر کے، ان کی مشاہدے کی طاقت کو فروغ دے کر اور انہیں سیکھنے کے عمل میں فعال حصہ لینے کی ترغیب دے کر کیا جاسکتا ہے۔ بچے کے سامنے پیش کیا جانے والا ہر لفظ اور خیال واضح ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے، تصاویر، اصل اشیاء، ڈائی گرام اور دیگر آلات کا استعمال کثرت سے کیا جانا چاہئے۔

9. حقیقی سے نمائندگی کی طرف(From Actual to Representative): تعلیم میں حقیقی اشیاء کا استعمال کافی اہمیت کا حامل ہے۔ نچلی کمرہ جماعت کے طلبا کے لئے ٹھوس اکتساب کی تشکیل کے لئے، تصاویر اور مناظر کا استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ جبکہ سینئر طلباء کو سمجھانے کے لئے صورت نما کا استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ ان کو حقیقی اشیاء کی سمجھ اور جانکاری نچلی کمرہ جماعت سے ہو چکی ہوتی ہے۔ حقیقی سے صورت نما کی طرف لا کر طلبا کو سکھانے کا ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔

10. تجزیہ سے ترکیب کی طرف(From Analysis to Synthesis)- تجزیہ کا مطلب کسی مسئلے کو آسان حصوں میں توڑنا ہے، جبکہ ترکیب کا مطلب ان حصوں کو با معنی طور پر پھر سے جوڑنا ہے۔ مثال کے طور پر زبان کے مطالعہ میں بچے سہل خیالات کا اظہار کرنے والے جملے سے شروع کرتے ہیں۔ ان جملوں کو موضوع، فعل اور مفعول میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس عمل سے بچے کو جملے کی تشکیل کے بارے میں علم حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ لیکن جملے کے معنی کی مکمل تفہیم صرف اسی وقت آتی ہے جب الفاظ کو دوبارہ ترتیب دیا جاتا ہے تاکہ ایک جملہ بنایا جاسکے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)	
ذیل میں دیئے گئے الفاظ سے دیئے گئے بیانات میں خالی جگہوں کو پر کریں۔	
(i)	الفاظ-نفسیاتی، تجزیہ، حقیقی، غیر معینہ، تجرباتی، معلوم
(ii)	سمجھنے کے لئے کسی مسئلے کو آسان حصوں میں توڑنا.....-------... کہلاتا ہے۔
(iii)	........................اشیاء کا استعمال کمرہ جماعت میں مجرد اکتساب کی تشکیل کرتی ہیں۔
(iv)	اکتساب کا بہاؤ...........سے استدلالی اور.................سے معینہ کی طرف ہوتا ہے۔
(v)	بچوں کی ضرورت، دلچسپی، ذہنی کیفیت اور ردعمل طلبا کی.................بنیادیں ہیں۔
(vi)	-------سے نامعلوم تک کے مقولہ کے مطابق پچھلا علم اضافی علم کی بنیاد بناتا ہے۔

1.5 ایک اچھے پری اسکول ٹیچر کی خصوصیات (Qualities of a Good Pre-School Teacher)

ابتدائی پری اسکول کے بچے ذہنی، جسمانی اور جذباتی طور پر بعد کے اعلی درجے کے بچوں کے مقابلے میں مختلف کیفیت اور حالت میں ہوتے ہیں۔ انکے حرکات منٹوں کے اندر بدلتے رہتے ہیں۔ کسی خاص چیز پر توجہ دیر تک مرکوز نہیں کرپاتے ہیں۔ ان کی قوت مرکوزیت مختصر ہوتی ہے۔ وہ لگاتار اپنے ارد گرد کی ہر چیز کو سیکھنے کے لئے متجسس ہوتے ہیں۔ لہذا، ایک پری اسکول ٹیچر کی حیثیت سے آپ کو بہت زیادہ صبر، جوش اور دیگر خصوصیات کی ضرورت ہوتی ہے جو آپ کو اپنے فرائض کی مؤثر ادائیگی کے لیے لازمی ہے۔ اگرچہ ان تمام خصوصیات کی فہرست بنانا بہت مشکل ہے جو ایک پری اسکول ٹیچر میں ہونی چاہئے، لیکن ان میں سے کچھ ایسی خصوصیات جن کا ذکر ماہر نفسیات بڑے پیمانے پر کرتے ہیں، یہاں درج کی جا رہی ہیں:

- درس و تدریس کے لئے جوش و خروش(Enthusiasm and Passion for Teaching): تدریس کو ایک عظیم پیشہ سمجھا جاتا ہے۔ بچوں کی نو عمری، ناتجربہ کاری اور نازکی ان کی درس و تدریس کو مزید مشکل اور پیچیدہ بنادیتی ہے۔ ایسے میں کوئی بھی شخص جسے ایام طفولیت کی تعلیم میں دلچسپی ہو اور وہ ایک مؤثر استاذ بننا چاہتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ چھوٹے بچوں سے محبت اور ہمدردی رکھے اور اس کا اظہار بھی کرے۔ بچوں کے تئیں ان میں جوش و خروش اور جذبہ کا ہونا ایک استاد کے لیے اس میدان میں مہارت حاصل کرنے کی بنیادی خصوصیت ہے۔ ایک شخص ذہین اور تعلیمی طور پر مضبوط ہو سکتا ہے لیکن اگر پری اسکول کے بچوں کو پڑھانے کے لئے ہمدردی اور محبت کی کمی ہو تو وہ ایک گرم جوشی بھرا رشتہ قائم نہیں کرسکتا ہے اور شاید ہی کامیاب استاد ہو سکتا ہے۔ پری اسکول اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں میں مثبت تبدیلیاں لانے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ وہ بچوں کے مسائل حل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہوں اور جب وہ بچوں کے ساتھ ہوں تو انہیں ایک اندرونی لطف و شادمانی کا احساس ہوتا ہو۔
- بھرپور صبر اور جذباتی طور پر پختگی(Plenty of Patience and emotionally matured)-چھوٹے بچے توانائی، جوش اور تجسس سے بھرے ہوتے ہیں۔ وہ چھو کر دیکھ کر سن کر اور دیگر طریقوں سے تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور ہمیشہ سیکھنے کے لئے

بے چین رہتے ہیں۔ ابتدائی بچوں کے انتہای جذباتی، مختصر مزاجی اور تیز رد عمل کے رجحانات کے درمیان مثبت اکتساب کے لیے نہایت صبر، ضبط،اور جذباتی پختگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کئی بار، وہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دیتے ہیں، سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور دیگر طرز عمل کے مسائل کا اظہار کرتے ہیں، جن سے نمٹنے کے لئے بھرپور صبر اور تجربہ درکار ہوتا ہے۔ان کی بہتر تربیت اور تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

- لچک اور مطابقت پذیری (Flexibility and adaptability): پری اسکول کے بچے کئی بار غیر متوقع حالات کا مظاہرہ کرتے ہیں جو پری اسکول ٹیچر کو سنبھالنا پڑتا ہے۔ایک پری اسکول ٹیچر بہت سے مختلف کردار ادا کرتا ہے،اس کا کردار ایک کہانی کار، کھلاڑی اور کشیدہ کار سے لیکر بچوں کے مابین اختلافات اور ہونے والے تکرار کو حل کرنے تک ہوتا ہے۔پری اسکول کے استاد کو ہمیشہ ایک طویل منصوبہ کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے، لیکن اسی کے ساتھ مسلسل بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق ڈھلنے کے لیے بھی ہمیشہ تیار رہنا پڑتا ہے۔یہ لچک انہیں تبدیلیاں کرنے اور پری اسکول کی ضروریات کی بنیاد پر آگے بڑھنے کا بہترین راستہ منتخب کرنے کی اجازت دیتی ہے۔اس طرح کی کھلی سوچ بچے کو اپنی دلچسپیوں اور جذبات کو بے خوف طریقے سے اظہار کرنے کا بھرپور موقع دیتی ہے۔ منظم اور اچھی طرح سے منصوبہ بند ہونا پری اسکول اساتذہ کے لئے ہمیشہ ایک بنیادی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں حالات کی ضرورت کے مطابق ہم آہنگی کے لئے ذہنی طور پر تیار ہونا چاہئے۔
- گہری نظر رکھنا،ذاتی تفاوت کا خیال رکھنا (Keen observant, taking care of individual differences): ایام طفولیت کے اچھے اساتذہ کی خوبی اپنے تحت آنے والے ہر بچے کا باریکی سے مشاہدہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ ہر پری اسکول کے بچے کا براہ راست مشاہدہ، توجہ و مناسب خیال اہم ہے۔اس سے استاد کو یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ ہر انفرادی بچہ کس طرح سوچتا ہے، برتاؤ کرتا ہے اور بات چیت کرتا ہے۔ ہر بچہ ایک منفرد شخصیت اور الگ سیکھنے کے انداز کے ساتھ اسکول آتا ہے۔ ہر بچے تک پہنچنے اور ہر بچے کو مؤثر طریقے سے سکھانے کے لئے،اساتذہ کو ان اختلافات کا احترام کرنا چاہئے اور ہر بچے کے ساتھ منفرد انداز میں کام کرنا چاہئے۔
- مؤثر مواصلاتی مہارتیں (Effective Communication Skills): بہتر سننے کی مہارت اور پری اسکول کے بچوں کے حساب سے اظہار خیال اور ضروری بدلاؤ کرنے کی صلاحیت ابتدائی اساتذہ کی اہم خصوصیات ہیں۔ صرف زبانی مواصلات ہی نہیں بلکہ اشارے اور غیر زبانی مواصلات بھی یکساں طور پر اہم ہیں۔ چھوٹے بچوں کی ضروریات اور اظہار کو سمجھنا بھی اہم ہے، جو بعض اوقات زبانی طور پر بات چیت سے ظاہر کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔ نہ صرف بچے بلکہ والدین، دیگر اساتذہ، انتظامیہ کے افراد اور پری اسکول کے دیگر متعلقہ اراکین کو سننے اور قائل کرنے کے دوران مؤثر مواصلات اور اظہار خیال بھی یکساں طور پر اہم ہیں۔
- دیکھ بھال اور ہمدردی(Caring and Compassionate): بچوں کا اعتماد جیتنا اور انہیں جذباتی طور پر جوڑنا پری اسکول کی سطح پر بہت اہم ہے۔ مناسب پرورش کے لئے بہت زیادہ محبت، شفقت، دیکھ بھال اور ہمدردی کی ضرورت ہوتی ہے۔استاد کو حقیقی اور

گرم جوشی سے بھرپور ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک ہمدرد استاد مشکل وقت میں بھی جب بچے غصے، دیگر شرارتوں اور مسائل کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں، بغیر غصہ دکھائے، ٹھنڈے طریقے سے کام کرتا ہے۔

- مزاحیہ اور دوستانہ تعلقات (Humorous and friendly relations): یہ درست کہا گیا ہے کہ خوشی کے اظہار کا ایک لفظ ہزاروں مشوروں سے بہتر کام کرتا ہے۔ایک خوشگوار اور مثبت ماحول درس وتدریس میں براہ راست مددگار ثابت ہوتا ہے۔اس کے علاوہ بچے ایک ایسے استاد کے ساتھ زیادہ جڑے ہوتے ہیں جو دوستانہ برتاؤ رکھتے ہیں۔بچے ایک ایسے استاد سے رابطہ کرنا آسان محسوس کرتے ہیں جو فطرت میں دوستانہ ہو۔وہ ایک ایسے استاد کے ساتھ اپنے احساسات کا اشتراک کرنے اور بات چیت کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے ہیں جو دوستانہ رویہ رکھتا ہے۔
- اسمارٹ، تکنیکی طور پر مستحکم،اور تخلیقی (Smart, technologically sound, and creative)-دور حاضر سمارٹ ٹکنالوجی کا ہے۔موجودہ دور کے بچے بھی بہت ہوشیار، چست،اپ ڈیٹ اور توانائی سے بھرپور ہیں۔پری اسکول کے اساتذہ کو موجودہ دور کے ایام طفولیت کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تکنیکی طور پر مضبوط اور اپ ڈیٹ رہنے کی ضرورت ہے۔مزید برآں اساتذہ کو ایک ایسا ماحول تیار کرنے کی ضرورت ہے جو نئے خیالات اور اختراعات کے ساتھ سامنے آنے کی آزادی کے ساتھ گرم جوشی سے بھرا ہوا ہو۔ابتدائی اساتذہ کو بچوں میں تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے ضروری تمام حکمت عملیوں سے اچھی طرح باخبر ہونے کی ضرورت ہے۔
- وقت کا مؤثر انتظام اور اچھی طرح سے منظم (Effective time management and well organized)-ایام طفولیت کو مسلسل معیاری نگرانی اور منصوبہ بند مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس میں اساتذہ کو والدین اور دیگر اراکین کے ساتھ ہم آہنگی سے کام کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ان سب کے لئے وقت کے مؤثر انتظام کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ایک پری اسکول ٹیچر کو ملٹی ٹاسکنگ کی مہارت، یعنی ایک ہی وقت میں مختلف کاموں کو انجام دینے، مسابقتی ضروریات کا جواب دینے اور ایک منظم فریم ورک میں کام کرنے کی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے. ان سب کو ادارہ جاتی تقاضوں اور بچوں کی تیزی سے بدلتی ہوئی فطرت اور طرز عمل کے مطابق اپ ڈیٹ رکھنے کے لئے تنظیمی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- لگن اور ذمہ داری کا احساس (Dedication and a sense of responsibility): پری اسکول کے بچوں کی ذہنی جذباتی اور جسمانی حالات، اور تعلیم کے ساتھ منسلک حساسیت ان کی عمر کو بہت اہم اور پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ایام طفولیت کی تعلیم و تربیت کا کام کرنا بہت سے دیگر ملازمتوں سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ ان میں مسلسل معیاری مشاہدات کی ضرورت ہے، ریکارڈ کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ایک چھوٹی سی غفلت وقت، کوششوں اور وسائل کے بڑے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔لہذا ابتدائی اساتذہ سے ذمہ داری اور بہت لگن توقع کی جاتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

مندرجہ ذیل جدول میں کچھ بیانات دیئے گئے ہیں۔ درست اور صحیح بیانات کے لیے (T) لکھیں اور غلط بیانات کے لیے (F) لکھیں۔

S/No	بیانات Statements	T/F
1	اساتذہ کو بچوں کی انفرادی خصوصیات کو دیکھنے سے گریز کرنا چاہئے۔	
2	اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے طلبا کے ساتھ دوستانہ تعلقات اپنائیں۔	
3	ایک اچھے پری اسکول ٹیچر کو انفرادی طلباء کے پس منظر کے بارے میں زیادہ پریشان ہوئے بغیر بنیادی طور پر کورس کے مواد کی تکمیل پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔	
4	بچوں کے ساتھ اظہار خیال کے لئے بولنا لازمی ہے۔	
5	ایک لچکدار استاد اپنی پسند کے مطابق کلاس کے مقررہ نصاب کو تبدیل کرتا ہے۔	
6	تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے بچوں کو آزادی اور آزاد ماحول کی ضرورت ہوتی ہے	

1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- اپنے جینیاتی تفاوت کے ساتھ ہر بچے کو اپنی پیدائش کے بعد ایک منفرد بیرونی ماحول کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ ماحول بچے پر اثر انداز ہوتا ہے اور اپنی محدود صلاحیتوں میں بچے سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔
- اکتساب کا عمل ذاتی سے لے کر ماحولیاتی سے لے کر سماجی تک متعدد عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔ ایک بچہ متحرک، دلچسپ اور خوشگوار ماحول میں بہترین طور پر سیکھتا ہے۔
- سیکھنے کے کچھ اصول ہیں جو بہتر سیکھنے کا ماحول بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ ان اصولوں میں آمادگی کا اصول، مشق کا اصول، اثر کا اصول، بالادستی کا اصول، شدت کا اصول اور قبولیت کا اصول شامل ہیں۔
- تدریس اور اکتساب کے شعبے میں عالمگیر طور پر تسلیم شدہ بنیادی اصول موجود ہیں جن کی عمل آوری تدریس کو زیادہ موثر بناتی ہیں۔ ان اصولوں میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اکتساب معلوم سے نامعلوم، ٹھوس سے مجرد، سادہ سے پیچیدہ، خاص سے عام، تجرباتی سے عقلی، نفسیاتی سے منطقی، مکمل سے جزوی، غیر معینہ سے معینہ، حقیقی سے نمائندگی اور تجزیے سے ترکیب کی طرف گامزن ہوتا ہے۔
- مؤثر ہونے کے لئے کسی بھی پری اسکول ٹیچر میں متعدد خصوصیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ اہم خصوصیات میں تدریس کے لئے پر جوش ہونا، بہت زیادہ صبر کرنا، جذباتی طور پر مضبوط اور پختہ ہونا، لچکدار اور قابل قبول ہونا، مشاہدات میں دلچسپی رکھنا اور انفرادی تفاوت کا خیال رکھنا شامل ہے۔ وہ دیکھ بھال کرنے والا، ہمدرد، مزاحیہ، دوستانہ، مؤثر ترسیل، اچھی طرح سے منظم، وقت کا پابند اور جوابدہ ہونا چاہئے۔

1.7 فرہنگ (Glossary)

- اکتساب:-یہ اصطلاح ماحولیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے طرز عمل میں ہر تبدیلی کا احاطہ کرتی ہے۔
- پختگی: یہ قدرتی طور پر پیدا ہونے والی جسمانی صلاحیت ہے جو کسی مخصوص عمر میں کچھ مخصوص کاموں اور سرگرمیوں کو انجام دینے کے لئے ضروری ہے۔
- آمادگی کا اصول: اس اصول کے مطابق جب بچہ سیکھنے کے لیے تیار ہوتا ہے تو یہ اطمینان بخش اور دیرپا ہوتا ہے۔
- استعمال کا اصول: اس قانون کے مطابق کوئی بھی سرگرمی جتنی زیادہ بار کی جاتی ہے، اتنا ہی مستقل چھاپ ذہن پر بنتا ہے۔
- عدم استعمال کا اصول: اس قانون کے مطابق کسی خاص سرگرمی میں عمل کی عدم موجودگی تاثرات کے کمزور ہونے کا باعث بنتی ہے۔
- شدت کا اصول: اس اصول کے مطابق ایک واضح، صاف، دلچسپ اور نیاپن سے بھرا درس وتدریس کا تجربہ ہمیشہ غیر معمولی اور دلکش ہوتا ہے۔

1.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. سیکھنے کا عمل ایک.........ہے۔
   a) پیچیدہ عمل
   b) سادہ عمل
   c) Aاور Bدونوں
   d) ان میں سے کوئی نہیں

2. سیکھنا...................ہے۔
   a) عمر میں تبدیلی
   b) رنگ میں تبدیلی
   c) طرز عمل میں تبدیلی
   d) ان میں سے کوئی نہیں

3. کون سا اصول یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ چیزیں جو سب سے زیادہ دہرائی جاتی ہیں وہ سب سے بہتر سیکھی جاتی ہیں؟
   a) شدت کا اصول
   b) مشق کا اصول

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
Estd. 1998

c) اثر کا اصول

d) بالادستی کا اصول

4۔اس اصول کے مطابق سب سے پہلے سیکھی گئی چیزیں ذہن پر گہرے نقوش پیدا کرتی ہیں۔

a) آمادگی کا اصول

b) مشق کا اصول

c) اثر کا اصول

d) بالادستی کا اصول

5۔کون سا مقولہ اس بات کی وکالت کرتا ہے کہ سبق کے خلاصے پر پہلے بحث کی جائے اور پھر اس کی پیچیدگیوں پر بات کی جائے۔

a) مکمل سے حصہ تک

b) غیر معینہ سے معینہ تک

c) حقیقی سے صورت نما تک

d) تجزیہ سے ترکیب تک

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. سیکھنے سے کیا مراد ہے؟
2. آمادگی کے اصول پر مختصر طور پر بحث کریں۔
3. مشق کے اصول کے تعلیمی مضمرات کیا ہیں؟
4. معلوم سے نامعلوم تک سیکھنے کے مقولہ کی مع مثال وضاحت کریں۔
5. مکمل سے جزوی طور پر سیکھنے کی حمایت میں کچھ مثالیں پیش کریں۔
6. ایک دیکھ بھال اور ہمدرد پری اسکول ٹیچر کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔
7. "ایک منظم استاد ایک غیر منظم استاد سے بہتر ہے". وضاحت کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ان حالات پر تبادلہ خیال کریں جو چھوٹے بچوں کے اکتساب کے لئے معینہ ہیں۔
2. ایام طفولیت میں اکتساب کے اہم اصول کیا ہیں؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں۔
3. ایام طفولیت کی تدریس اور اکتساب میں معقول اصولوں کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

4.کسی بھی پری اسکول ٹیچر کو مؤثر ہونے کے لئے سب سے اہم پانچ خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

(i) Bhatnagar S. And Saxena A. (2001). Advance Educational Psychology. Syrya Publications Meerut

(ii) https://classplusapp.com/growth/maxims-of-teaching

(iii) https://work.chron.com/qualities-good-teacher-early-childhood-development

(iv) https://www.bluefield.edu/blog/qualities-childhood-educators/

(v) https://www.kutuki.in/post/10-essential-qualities-of-great-early-childhood-educators

(vi) Hurlock E.B. (1972). Child Development. McGraw-Hill Education, (India) Pvt. Ltd. NOIDA.

(vii) IGNOU, (2007) Learning Learner and Development. MES 013, Block 1, IGNOU, New Delhi.

(viii) Woolfolk A. E. (1995), Educational Psychology. Allyn and Bacon Publishers Boston

اکائی 2۔اکتساب کے نظریات و تعلیمی مضمرات

(Theories of Learning and Educational Implications)

اکائی کے اجزا

2.0 تمہید (Introduction)

2.1 مقاصد (Objectives)

2.2 کرداریت مکتب فکر (Behaviourism)

2.2.1 کلاسیکی مشروط اکتساب کا نظریہ (Classical Conditioning Theory of Learning)

2.2.1.1 کلاسیکی مشروط اکتساب نظریہ کے اصول

(Principals of Classical Conditioning Learning)

2.2.2 عملی مشروط اکتساب کا نظریہ (Operant Conditioning Theory of Learning)

2.2.2.1 اسکینر کے مطابق برتاؤ کے اقسام

(Types of Behaviour according to Skinner)

2.2.2.2 تقویت (Reinforcement)

2.2.2.3 تقویت کا نظام العمل (Schedule of Reinforcement)

2.2.3 کرداریت مکتب فکر کے تعلیمی مضمرات (Educational Implications of Behaviourism)

2.3 وقوفی نظریہ (Cognitive Theory)

2.3.1 بصیرتی اکتساب کا نظریہ (Insight Theory of Learning)

2.3.1.1 بصیرتی اکتساب کے مراحل (Steps of Insightful Learning)

2.3.1.2 بصیرتی اکتساب کے قوانین (Laws of Insightful Learning)

2.3.2 وقوفی نظریات کے تعلیمی مضمرات

(Educational Implication1s of Cognitive Theories)

2.4 تعمیری مکتب فکر (Constructivism)

2.4.1 پیاجے کے مطابق انسانی ذہن کے پہلو

2.4.2 برونر کا دریافت اکتساب کا نظریہ(Brunner's Discovery Learning)
2.4.3 لیو وائیگوٹسی کا سماجی ثقافتی نظریہ (Socio-Cultural Theory of Lev Vygotsky)
2.4.4 تعمیرتی مکتب فکر کے تعلیمی مضمرات(Educational Implications of Constructivism)
2.5 تدریس کی موضوعی طرز رسائی(Thematic Approach to Teaching)
2.6 تدریس کے لیے جامع اور شخصی طرز رسائی
(Wholistic and Personalized Approach to Teaching)
2.7 سماجی اکتساب اور تجرباتی طریقہ کار(Social Learning and Experiential Method)
2.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)
2.9 فرہنگ (Glossary)
2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Activities)
2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

2.0 تمہید (Introduction)

پچھلی اکائی میں آپ لوگوں نے اکتساب اور اس کے اصولوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ قوی امید ہے کہ آپ اکتساب کے معنی و مفہوم، اس کے اصولوں و درس تدریس کے عمل میں ان کی اہمیت کو بخوبی سمجھ گیے ہوں گے۔ اسی ضمن میں آپ نے ایک اچھے معلم و معلمہ کی خوبیوں کے بارے میں بھی پڑھا ہے۔

اکتساب کے بارے میں یہ تمام عمومی اصولی باتیں سالوں کی تحقیق کا نتیجہ ہیں۔ مختلف ماہرینِ نفسیات و ماہرینِ تعلیم نے اکتساب کے حوالے سے تحقیقی عمل کو انجام دیا ہے۔ انہوں نے ان تحقیق کے نتائج کے ذریعہ اکتساب کے عمل پر مختلف جہتوں سے روشنی ڈالی ہے۔ یہ تمام نظریات ایک دوسرے سے کافی الگ اور کبھی کبھی متضاد بھی ہیں۔ لیکن یہ سبھی نظریات کسی نہ کسی جہت سے صحیح و کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ ماہرین نے ان نظریات کے ذریعہ افراد کے اکتسابی عمل و اکتسابی مراحل کے حوالے سے مختلف اصولوں کو بیان کیا ہے۔ انسانی ذہن بہت پیچیدہ ہے، اور آپ پہلے بھی انفرادی تفاوت کے ضمن میں پڑھ چکے ہیں کہ ہر فرد دوسرے سے الگ ہے، تو تمام افراد کا اکتسابی عمل و مراحل بھی کیسے یکساں ہو سکتے ہیں؟ اور کوئی ایک نظریہ تنِ تنہا کیسے حتمی طور پر ان تمام کو بیان کر سکتا ہے؟ لیکن ایک باخبر معلم و معلمہ ان تمام نظریات کے کسی ایک اصول یا زیادہ اصولوں کی روشنی میں بچوں کے اکتسابی عمل کو نا صرف سمجھ سکتے ہیں، بلکہ اس عمل میں ان کی رہنمائی بھی صحیح سمت میں کر سکتے ہیں۔

اس لیے ایک کامیاب اور کارآمد تدریس کے لیے معلمین کے پاس ان تمام نظریات کا علم ہونا اشد ضروری ہے۔ ان تمام نظریات پر ہم آگے گفتگو کریں گے۔

ان نظریات کو ہم بنیادی طور پر درج ذیل مکاتب فکر کے تناظر میں دیکھ سکتے ہیں:

1. کرداریت مکتب فکر(Behaviorism)
2. وقوفی مکتب فکر(Cognitivism)
3. تعمیریتی مکتب فکر(Constructivism)

2.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ؛

- اکتساب کے مختلف نظریات کو سمجھ سکیں۔
- کردایت مکتب فکر کا تجزیہ کر سکیں۔
- وقوفی مکتب فکر کا تجزیہ کر سکیں۔
- تعمیریتی مکتب فکر کا تجزیہ کر سکیں۔
- تعلیمی تناظر میں اکتساب کے ان نظریات کا اطلاق کر سکیں۔

2.2 کرداریت مکتب فکر (Behaviourism)

اکتساب کا یہ نظریہ ایک جدید نظریہ ہے۔اس نظریہ میں یقین رکھنے والے ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ اکتساب محرکہ اور رد عمل کے درمیان تعلق کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔ کرداریت کا نقطہ نظر بہت جامع ہے۔ اس میں مختلف نظریات شامل ہیں لیکن ہر نظریہ ایک مشترکہ نقطہ نظر کو پیش کرتا ہے، جسے رابطہ کا نظریہ(Connectionism) کہا جاتا ہے،یعنی ہر قسم کی اکتساب محرکہ اور اس سے پیدا ہونے والے رد عمل کے درمیان تعلق کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جانوروں پر مختلف تجربات کرنے کے بعد کرداریت پسند ماہرین اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اکتسابایک ایسا عمل ہے جس میں ایک جاندار مختلف حالات میں پیش کردہ محرکات پر رد عمل کرتا ہے، تو محرکہ اور رد عمل کے درمیان ایک ربط یا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ کرداریت مکتب فکر میں زیادہ تر تجربات جانوروں پر کیے گئے ہیں۔ پھر بھی اسے انسانوں کے تناظر میں کافی کارآمد سمجھا جاتا ہے۔ان تجربات کے تناظر میں کرداریت پسند ماہرین انسان کو مشین سمجھتے ہیں۔ وہ انسان کے برتاؤ کی تشکیل میں ذہن کے کردار کا انکار کرتے ہیں۔

اس تناظر میں ایڈورڈ ایل تھارن ڈائیک(Edward L. Throndike)کے ذریعہ پیش کردہ سعی اور خطا کے اکتسابی نظریہ (Trial and Error Theory of Learning)کو سمجھنا بہت اہم ہے۔ان کے مطابق اکتساب کے تین بنیادی قوانین ہیں: قانونِ آمادگی، قانونِ تاثیر اور قانونِ مشق۔ قانون آمادگی کے مطابق تھارن ڈائیک نے بتایا ہے کہ جب تک ایک جاندار اکتساب کے لیے تیار نہ ہو، ہم اسے کچھ بھی سکھا نہیں سکتے۔ قانون تاثیر ایک محرکہ اور رد عمل کے اثر پر زور دیتا ہے جس میں تھارن ڈائیک نے ذکر کیا ہے کہ تسلی

بخش نتیجہ محرکہ اور رد عمل کے درمیان رشتہ قائم کرتا ہے اور غیر اطمینان بخش نتیجہ اس رشتے کو کمزور کردیتا ہے۔ قانون مشق کے مطابق زیادہ مشق یقینی طور پر محرکہ اور رد عمل کے درمیان ربط کو مضبوط کرتا ہے۔

2.2.1 کلاسیکی مشروط اکتساب کا نظریہ (Classical Conditioning Theory of Learning)

یہ نظریہ ایک روسی ماہر نفسیات ایوان پاؤلو (Ivan Pavlov) نے پیش کیا۔ جب وہ جانداروں میں نظام انہضام کا مطالعہ کر رہے تھے، تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے تجربے میں کتا نہ صرف اس وقت لعاب کا اخراج کر رہا تھا، جب اسے کھانے کے لیے کھانا پیش کیا جاتا تھا بلکہ اس وقت بھی، جب وہ اس شخص کو کھانا لاتے ہوئے دیکھتا تھا، حتیٰ کہ تب بھی جب وہ اس شخص کے قدموں کی آواز سنتا ہے۔ تو پاؤلو نے اس رجحان کا مطالعہ شروع کیا۔ انہوں نے کتے کے اس رد عمل کو مشروط (Conditioning) رد عمل قرار دیا۔ چونکہ یہ نظریہ بعد میں دیگر ماہرینِ نفسیات کے ذریعہ پیش کردہ نظریات سے مختلف تھا۔ اسی لیے اسے کلاسیکی مشروط نظریہ کہا جاتا ہے۔ اس نظریہ کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے ایوان پاؤلو کے تجربے کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اپنے ایک تجربے میں پاؤلو نے ایک کتے کو کچھ دن بھوکا رکھا۔ پھر اس کتے کو چند میکانیکل آلات کی مدد سے قابو میں کیا۔ ہر قسم کی غیر ضروری مداخلت سے لیبارٹری کو پاک کیا گیا تاکہ محقق ہر متغیر، عمل ورد عمل کا صحیح مطالعہ کر سکے۔ حتیٰ کہ انہوں نے کتے سے خود کو بھی چھپا رکھا تھا، اور آئینے کی مدد سے وہ کتے کو دیکھ سکتے تھے۔ اس تجربہ میں کھانا خود بخود کتے کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ کھانا دیکھتے ہی کتے کے منہ سے لعاب نکلنے لگتا ہے۔ ایسا بار بار کیا گیا۔ اس کے بعد کھانا پیش کرنے کے ساتھ گھنٹی کو بجایا جاتا ہے۔ یہ سرگرمی کئی بار دہرائی گئی۔ اس طرح گھنٹی کی آواز کھانے کے ساتھ مربوط ہو جاتی ہے۔ بعد میں کھانا ہٹا دیا گیا، صرف گھنٹی کی آواز کو پیش کیا گیا، لیکن کتا پھر بھی گھنٹی کی آواز سن کر لعاب نکال رہا تھا۔

یہاں خوراک کو غیر مشروط محرکہ یا قدرتی محرکہ (Unconditioned or Natural Stimulus) کہا جاتا ہے۔ کھانا دیکھ کر کتے کے ذریعہ لعاب کے اخراج کو غیر مشروط رد عمل یا قدرتی رد عمل (Unconditioned or Natural Response) کہا جاتا ہے۔ گھنٹی کی آواز کو مشروط محرکہ (Conditioned Stimulus) کہا جاتا ہے، جو قدرتی محرکہ کے متبادل کے طور پر کام کرتا ہے۔ محض گھنٹی کی آواز پر کتے کے ذریعہ کئے جانے والے رد عمل کو مشروط رد عمل (Conditioned Response) کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات اہم ہے کہ مشروط محرکہ غیر مشروط محرکہ کی عدم موجودگی میں کوئی اثر نہیں کرے گا۔ لیکن اگر اسے کچھ عرصے کے لیے غیر مشروط محرکہ کے ساتھ جوڑ دیا جائے، تو بعد میں یہ غیر مشروط محرکہ کی عدم موجودگی میں بھی اس کے اثر کے نتیجے میں قدرتی رد عمل ہو گا۔

لہٰذا کلاسیکی مشروط اکتساب کا نظریہ اکتساب کو ربط و عادات کی تشکیل سمجھتا ہے۔ اکتساب کا یہ نظریہ محض محرکہ اور رد عمل پر مبنی ہے جہاں قدرتی محرکہ کی جگہ مصنوعی محرکہ قدرتی رد عمل کا باعث بن سکتا ہے۔

2.2.1.1 کلاسیکی مشروط اکتساب نظریہ کے اصول

(Principals of Classical Conditioning Learning)

ان تجربات کی بنیاد پر اس نظریہ کے درج ذیل اصول ہیں:

1. معدومیت کا اصول(Extinction): پاؤلو نے نوٹ کیا کہ اگر مشروط محرکہ غیر مشروط محرکہ کے بغیر کئی بار پیش کیا جائے تو مشروط اور غیر مشروط محرکہ کے درمیان ربط ٹوٹ جائے گا۔مشروط محرکہ سے متاثر مشروط رد عمل کم ہونا شروع ہو جائے گا بالآخر معدوم ہو جائے گا۔
2. فی الفور بحالی کا اصول (Spontaneous Recovery): پاؤلو کے مطابق معدومیت کے بعد بھی مشروط رد عمل کو بحال کیا جاسکتا ہے لیکن کم شدت کے ساتھ۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ اکتسابعدوم ہو سکتا ہے لیکن بالکل فراموش نہیں ہو سکتا ہے۔حالانکہ وقت گزرنے کے ساتھ یہ معدودیت اتنی مضبوط ہوتی جاتی ہے کہ مزید بحالی ممکن نہ ہو۔
3. محرکہ کا عام ہونا(Stimulus Generalisation): اس کا مطلب یہ ہے کہ موافق محرکات پر یکسا مشروط رد عمل ہو سکتا ہے۔مثلاً پاؤلو کے تجربے میں کتا نہ صرف کھانے اور گھنٹی پر لعاب کا اخراج کرتا ہے بلکہ کھانا ملتے وقت دیگر واقعات مثلاً وہ روشنی پر اور کھانے والے کے پاؤں کی آواز پر بھی لعاب کا اخراج کرتا ہے۔
4. محرکہ کی تفریق(Stimulus Discrimination): یہ مشروط محرکہ اور دیگر محرکات کے درمیان امتیاز کرنے کی جاندار کی ایک صلاحیت ہے۔یہ محرکہ عامیت کے مخالف ہے۔جاندار مخصوص مشروط محرکہ پر رد عمل کرنا سیکھتا ہے۔مثال کے طور پر کتے نے صرف گھنٹی کی آواز پر لعاب نکالنا سیکھا، سیٹی یا بانسری وغیرہ کی آواز پر نہیں۔کیوں کہ سیٹی یا بانسری وغیرہ کی آواز پر اس کو کھانا پیش نہیں کیا گیا تھا۔

2.2.2 عملی مشروط اکتساب کا نظریہ (Operant Conditioning Theory of Learning)

یہ نظریہ بی۔ایف۔اسکینر(B.F. Skinner)نے پیش کیا تھا۔ان کا نظریہ ایوان پاؤلو کے ذریعہ پیش کردہ کلاسیکی مشروط نظریہ سے مختلف ہے۔بی۔ایف ۔اسکینر نے جے۔بی۔واٹسن اور پاؤلو کے ان خیالات کی مخالفت کی ہے کہ ایک جاندار ہمیشہ محرکہ کے ہونے کا انتظار کرتا ہے اور محرکہ حاصل ہونے پر ہی رد عمل کرتا ہے۔جیسے کہ کلاسیکی مشروط نظریہ میں کتا غیر فعال تھا۔وہ محرکہ کے ظہور کا انتظار کرتا ہے اور پھر اس کے مطابق رد عمل دیتا ہے۔

اسکینر نے دلیل دی کہ انسان ماحول کا غلام نہیں ہے کہ وہ کسی محرکہ کا انتظار کرے اور اسی کے مطابق پھر جواب دے۔ان کے مطابق،انسان اتنا قابل ہے کہ وہ ماحول کے ساتھ تعامل کرتا ہے اور اپنی ضروریات وخواہشات کے مطابق اس میں رد وبدل بھی کرتا ہے۔ان کے مطابق انسان اپنے طرز عمل وکردار کو ماحول کی بدلتی ہوئی ضرورت کے مطابق تبدیل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔اسی لیے انہوں نے اپنے نظریہ کو" عملی مشروط اکتساب کا نظریہ "قرار دیا ہے۔بی۔ایف۔اسکینر تھارن ڈائیک کے خیالات سے بہت زیادہ متاثر تھے۔جس

میں تھارن ڈائیک نے ذکر کیا ہے کہ رد عمل کا انعام جاندار کو اس رد عمل کو بار بار دہرانے پر مجبور کرتا ہے۔انعام محرکہ اور رد عمل کے درمیان ربط کو مضبوط بھی بناتا ہے۔یہیں سے اسکینر کو تقویت کا خیال آتا ہے۔

اپنے نظریہ میں اسکینر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اکتساب تقویت کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ایک مطلوبہ رویہ پر تقویت فراہم کر کے اس مطلوبہ رویہ کو قوی کیا جاسکتا ہے، یا ناپسندیدہ رویہ پر تقویت کو ملتوی کر کے اس ناپسندیدہ رویہ کو کمزور کیا جاسکتا ہے۔کسی جاندار کا رویہ اس کے نتائج کے مطابق بدلتا ہے۔اگر جاندار کا برتاؤ خوشگوار ہو اور اسے اجر ملے تو یہ رویہ مضبوط ہو جاتا ہے اور اگر وہ خاص رویہ خوشگوار نہ ہو اور اس کا اجر نہیں ملتا تو یہ کمزور ہو جاتا ہے۔ان خیالات کو سمجھنے کے لیے آیئے بی.ایف.اسکینر کے تجربے کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اپنے ایک تجربے میں اسکینر نے بھوکے چوہے کو ایک باکس میں رکھا جسے عملی مشروط چیمبر اور اسکینر باکس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس باکس میں ایک لیور ہوتا ہے۔اسے اس طرح ڈیزائن کیا گیا تھا کہ جب بھی چوہا اس لیور کو دھکیلتا ہے تو چوہے کو کھانے کی گولی پیش کی جاتی ہے۔چوہا بے ترتیب طریقے سے باکس میں پنجے مارتا ہے۔اچانک اس سے لیور دب جاتا ہے اور اسے کھانا حاصل ہو جاتا ہے۔اس عمل کو دہرانے کے بعد اس نے لیور کو دبانے اور کھانا حاصل کرنے کا طریقہ سیکھا۔جب بھی اسے ڈبے میں رکھا جاتا ہے تو لیور کو دبانے اور کھانا حاصل کرنے کے لیے تیزی سے وہ لیور کی طرف دوڑتا ہے۔اس چوہے نے اجر وانعام حاصل کرنے کے لیے لیور دبانے کا طریقہ سیکھ لیا ہے۔

ایک اور تحقیق میں اسکینر نے پھر ایسا ہی کیا، لیکن لیور کے ساتھ بجلی کا جھٹکا لگا دیا۔لہٰذا جب چوہے کے ذریعہ لیور کو چھونے پر اسے بجلی کا جھٹکا لگنے لگا تو اس نے اپنا رویہ بدل لیا اور اسے چھونا بند کر دیا۔کیونکہ اسے ناخوشگوار اجر ملنے لگا تھا۔اس طرح اسکینر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انعام یا تقویت کے ذریعہ کسی جاندار کو ایک خاص رویہ سکھایا جاسکتا ہے۔اس واقعہ کو ہم اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ایک طالب علم پوری کلاس کے سامنے کوئی مضحکہ خیز کہانی سناتا ہے۔اور اس کے ہم جماعت واستاد اسے سن کر ہنس پڑتے ہیں تو وہ دوبارہ کچھ سنانے کے لیے کسی مضحکہ خیز کہانی کا انتخاب کرے گا لیکن اگر طالب علم کی کہانی کو سن کر اس کے ہم جماعت واستاد بجائے حوصلہ افزائی کے اس پر تنقید کریں گے تو وہ دوبارہ کہانی سنانے کی جراءت نہیں کرے گا۔

2.2.2.1 اسکینر کے مطابق رویے کے اقسام(Types of Behaviour according to Skinner):

1. فطری رویہ(Respondents Behaviour): یہ ایک قسم کا رویہ ہے جو خود بخود ہوتا ہے۔جس کے لیے کسی محرکہ یا تقویت کی ضرورت نہیں ہوتی۔مثال کے طور پر ہم کسی گرم چیز کو چھوتے ہی اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیتے ہیں۔
2. عملی رویہ(Operant Behavior): یہ رویہ کی وہ قسم ہیں جو جان بوجھ کر ارادۃً، شعوری قدرت کے ساتھ ہوتی ہیں۔اگر اس قسم کے رویے کا صلہ ملتا ہے، تو نتیجتاً یہ رویے مستقبل میں دوبارہ ہوتے ہیں۔

اسکینر نے اپنے تجربے کی بنیاد پر تقویت کی مزید اقسام اور نظام الاوقات تجویز کیے ہیں:

2.2.2.2 تقویت (Reinforcement):

تقویت اسے کہتے ہے جو کسی جاندار کے رویے کو مضبوط یا کمزور کرتا ہے۔تقویت کی دو قسمیں ہیں...

1. مثبت تقویت (Positive Reinforcement): یہ کوئی بھی محرکہ یا واقعہ ہے جو رویوں کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ ایک سازگار واقعہ یا نتیجہ ہے جو کسی بھی عمل کے بعد جاندار کو پیش کیا جاتا ہے۔ تعلیمی سیاق وسباق میں یہ میڈل، گریڈ، تعریف، یہاں تک کہ کاپی پر ایک ستارہ یا 'اچھا' لکھنا بھی ہو سکتا ہے اور طلبا میں مثبت رویہ کو تقویت دے سکتا ہے۔
2. منفی تقویت (Negative Reinforcement): اگر کسی خاص رویے کو ہٹانے یا ملتوی کرنے کے لیے، تقویت کو ملتوی کر دیا جائے، تو اسے منفی تقویت کہتے ہے۔ یہ سزا دینے سے ایسے مختلف ہے کہ اگر فرد کو کسی ناخوشگوار عمل یا شئے سے ربط میں لایا جائے، جس سے اسے تکلیف پہنچتی ہے تو یہ سزا ہے۔ لیکن اگر کوئی خوشگوار چیز، جو کسی فرد کے پاس پہلے سے موجود ہے لیکن اس کے ناپسندیدہ رویے کی وجہ سے وہ خوشگوار چیز اس سے ہٹا دی جائے تاکہ وہ فرد مثبت رویے کو ظاہر کرے، تو اسے منفی تقویت کہتے ہے۔ مثلاً جب بچہ تعلیمی لحاظ سے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہ کر سکے تو موبائل فون کو اس سے واپس لے لینا۔ چنانچہ کسی ناخوشگوار چیز کو شامل کرنا سزا ہے اور خوشگوار چیزوں کو ہٹانا یا ملتوی کرنا منفی تقویت ہے۔

2.2.2.3 تقویت کا نظام العمل (Schedule of Reinforcement):

اسکینر نے تقویت کے کئی نظام العمل کی نشاندہی کی ہے، جو عملی مشروط اکتساب پر اہم اثر ڈالتے ہیں۔ یہ نظام العمل درج ذیل ہیں:

1. مسلسل تقویت (Continuous Reinforcement): جب بھی جاندار مثبت رویہ دکھاتا ہے، تو اسے تقویت فراہم کیا جاتا ہیں۔
2. متعین تناسب نظام العمل (Fixed Ratio Schedule): مثبت ردعمل کی مخصوص تعداد کے بعد جاندار کو تقویت سے نوازا جاتا ہے۔
3. متعین وقفہ نظام العمل (Fixed Interval Schedule): ایک مخصوص وقفے کے بعد جاندار کو تقویت فراہم کی جاتی ہے۔
4. متغیر تناسب نظام العمل (Variable Ratio Schedule): اس میں مثبت ردعمل کی مختلف تعداد پر تقویت فراہم کرنا شامل ہے۔ اس صورت میں تقویت بے ترتیب ہے۔ یہاں اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ خاص تعداد میں جوابات دینے کے بعد تقویت فراہم کی جائے گی۔ کسی مثبت رویہ پر تقویت سے نوازا بھی جا سکتا ہے اور نہیں بھی نوازا جا سکتا ہے۔
5. متغیر وقفہ نظام العمل (Variable Interval Schedule): اس میں مختلف وقفوں پر تقویت فراہم کرنا شامل ہے۔ یہاں تقویت کا وقت مقرر نہیں ہے۔ کسی بھی جاندار کو کسی بھی وقت انعام دیا جا سکتا ہے۔

2.2.3 کرداریت مکتب فکر کے تعلیمی مضمرات (Educational Implications of Behaviourism):

یہ نظریہ صرف تجرباتی لیبارٹری تک یا جانوروں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ انسان گھروں، اسکولوں اور یہاں تک کہ اپنے گردونواح میں مختلف محرکات پر ردعمل کرکے سیکھتے ہیں۔ لہٰذا، اکتساب کے اس طرز عمل نے تعلیم کے جدید طریقوں کو بہت متاثر کیا ہے۔ اس مکتب فکر کے تعلیمی مضمرات درج ذیل ہیں:

1. اکتساب کے ماحول میں یا کلاس روم میں اکتساب کو بہت ہی زیادہ متاثر کیا ہے۔ کلاس روم میں محرکات و تقویت کے استعمال سے اس کو اب ہر قسم کی رکاوٹوں اور خلل سے پاک کیا جاتا ہے تاکہ اکتساب میں آسانی ہو۔
2. کسی خاص مضمون سے نفرت یا محبت کو مشروط عمل کے ذریعہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر بچے کو کسی خاص مضمون میں اس کی پیشکش پر ہمیشہ تعریف ملتی ہے، غالب گمان ہے کہ وہ اس مضمون کو زیادہ پسند کرے گا۔
3. یہ نظریہ اکتسابی عمل میں ایک فرد کو مطلوبہ و پسندیدہ باتوں کو سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔ وہی غیر مطلوبہ و ناپسندیدہ باتوں کے ترک اکتساب (Unlearn) میں بھی یہ کافی اہم ہے۔
4. فضول ناپسندیدگی کو بھی مناسب تقویت کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی طالب علم کسی مضمون سے نفرت کرتا ہے تو اسے مناسب تقویت فراہم کر کے اس رویہ کو ختم کیا جاسکتا ہے۔
5. دوران درس و تدریس محرکہ اور ردعمل کی مسلسل تکرار سے ایک خاص مناسب رویہ کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔
6. عملی مشروطیت کے ذریعہ اساتذہ طلبہ میں مثبت عادات پیدا کر سکتے ہیں۔ مثلاً صفائی کی عادت، وقت کی پابندی وغیرہ۔
7. اس مکتب فکر سے پتہ چلتا ہے کہ ایک استاد کو کلاس روم میں معاون تدریسی اشیا کا استعمال کرنا چاہیے۔ کیونکہ مشروطیت کے عمل سے بچہ آسانی سے چیزیں سیکھتا ہے۔ مثلاً جب استاد لفظ کتے کو سکھاتا ہے اور ساتھ ہی کتے کی تصویر کا بھی استعمال کرتا ہے۔ تو جب بھی طالب علم نے کتے کو حقیقی طور پر دیکھا، اسے وہ لفظ یاد آجائے گا۔

2.3 وقوفی نظریہ (Cognitive Theory):

وقوفی نظریات بلکل منفرد نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ یہ کرداریت نقطہ نظر سے بہت مختلف ہے۔ وقوفی طرز عمل کے ماہرین نفسیات نے انسانی ذہن کی اہمیت پر زور دیا ہے کہ اکتساب میں ذہن عملی طور پر کام کرتا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ انسان اکتساب کے لیے ماحولیاتی پس منظر پر مکمل منحصر نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ ماحولیاتی عوامل کا انتظار کرے۔ انسان اپنی عقل و دانش کو بروئے کار لا کر اپنی ضرورت کے مطابق ماحول کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ اس دنیا کی دوسرے جانداروں کی طرح نہیں ہیں۔ وقوفی ماہرین اکتساب کو ایک انتہائی شعوری کوشش کے طور پر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ کہ محض عادت کی تشکیل یا کسی محرکہ کے ردعمل کے طور پر۔ وقوفی ماہرین کے مطابق ایک فرد محض محرکہ پر ردعمل نہیں دیتا بلکہ پورے عمل میں شامل ہوتا ہے۔ وقوفی ماہرین کا ماننا ہے کہ اکتساب میں ذہنی اجزا اور معلومات (باہر سے) کے درمیان تعامل شامل ہوتا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ایک فرد خود اپنی وقوفی ساخت کی تخلیق کرتا ہے۔ جو ان کے اپنی ذات کے تئیں تصور اور اپنے ارد گرد کی دنیا کے تئیں تصورات کا تعین کرتا ہے۔ وقوفی ماہرین کے مطابق اکتساب بہت سارے عملیہ پر مشتمل ہے جو کہ خاص طور پر انسانی ذہن کا خاصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکتساب میں واقعات کا ایک مجموعے میں منظوم کرنا شامل ہے۔ وہ اسے اسکیما (Schema) کہتے ہیں۔ اسکیما انسانی دماغ کے مختلف افعال میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اس تناظر میں ہم سب سے پہلے کے گیسٹالٹ اسکول کے ماہر نفسیاتوولف گینگ کوہلر(Wolfgang Kohler) کے ذریعہ پیش کردہ بصیرتی اکتساب کا نظریہ (Insight Theory of Learning) کو پڑھیں گے۔ گیسٹالٹ کی اصطلاح لاطینی لفظ سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے، مکمل، شکل، تنظیم، یا ترتیب۔

2.3.1 بصیرتی اکتساب کا نظریہ (Insight Theory of Learning):

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ وقوفی ماہرین کا خیال ہے کہ اکتساب صرف عادت کی تشکیل یا محرکہ اور رد عمل کا نام نہیں ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک فرد پورے مکمل عمل کو سمجھنے اور اکتساب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر وسیم نے ایک ہاتھی دیکھتا ہے، تو وہ پورے ہاتھی کو دیکھتا ہے۔ صرف پاؤں، دم، کان یا سونڈ ہی نہیں، اگر کوئی فرد اس کے صرف ایک حصے کو سمجھ لے تو ہاتھی کا پورا تصور ہی فوت ہو جائے گا۔

بصیرتی اکتساب کا نظریہ ادراک پر مبنی ہے۔ ادراک ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک فرد پورے منظر نامے کو سمجھنے کے لیے حسی معلومات کو جمع کرتا ہے اور پھر ان کی تشریح کرتا ہے۔ ایک فرد پوری صورت حال کا جائزہ لیتا ہے۔ صورتحال کا تجزیہ کرنے اور مختلف حسی معلومات کے درمیان ربط کا پتہ لگا کر وہ سمجھداری سے فیصلہ کرتا ہے۔ گیسٹالٹ ماہر نفسیات نے بصیرت کی اصطلاح کا استعمال کیا ہے، کیونکہ اس سے مراد کسی مسئلے کے حل کے بارے میں ذہن میں اچانک پیدا ہونے والی چمک یا انکشاف ہے۔ مندرجہ بالا تصورات کو سمجھنے کے لیے ہم وولف گینگ کوہلر کے تجربے کو سمجھیں گے جو درج ذیل ہے:

وولف گینگ کوہلر ایک جرمن ماہر نفسیات ہیں۔ اپنے ایک تجربے میں انہوں نے سلطان نامی چمپینزی کو پنجرے میں رکھا اور کچھ کیلے چھت کے ساتھ لٹکا دیے۔ انہوں نے ایک چھوٹی چھڑی بھی پنجرے میں اور ایک لمبی چھڑی پنجرے کے باہر رکھ دی۔ یہ چیزیں اس طرح سے رکھی تھی کہ سلطان چھوٹی چھڑی کی مدد سے لمبی چھڑی کو پنجرے کے اندر گھسیٹ سکتا تھا اور ان دونوں کو جوڑ کر وہ کیلے ہو بھی حاصل کر سکتا تھا۔ سلطان نے چھوٹی چھڑی کو پکڑا اور کیلے لینے کی کوشش کی۔ اس نے کئی بار کوشش کی لیکن ایسا نہ کر سکا۔ اس نے کوشش کرنا چھوڑ دیا اور کھیلنے لگا۔ اچانک وہ زور سے اچھلا، چھوٹی چھڑی اٹھائی لیکن اب اس لمبی چھڑی کو پکڑنے کے لیے۔ اس کے بعد اس نے دونوں چھڑیوں کو جوڑ دیا۔ اور جڑی چھڑی سے کیلے کو حاصل کر لیا۔ اس طرح سلطان نے اپنی وقوفی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔

اس تجربہ کی بنیاد پر گیسٹالٹ ماہر نفسیات نے بصیرتی اکتساب کے عمل میں کئی مراحل کی نشاندہی کی ہے جو درج ذیل ہیں:

2.3.1.1 بصیرتی اکتساب کے مراحل (Steps of Insightful Learning):

1. مسئلہ کی نشاندہی کرنا: اس مرحلے میں جاندار اپنے مقصد کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کی نشاندہی کرتا ہے۔
2. مسئلہ کو سمجھنا: رکاوٹوں کی شناخت کے بعد، اب جاندار پوری صورت حال کا مشاہدہ کرتا ہے اور رکاوٹوں اور مقصد کے درمیان تعلق کا تجزیہ کرتا ہے۔
3. خیالات پر غور فکر: اس مرحلے پر ایک جاندار اپنی پرانی تمام کاوشوں پر غور و فکر کرتا ہے اور ایک نئے نتیجے پر پہنچتا ہے۔

4. سعی و خطا پر مبنی رد عمل (Trial and Error mode of Responses):اس مرحلے میں ایک جاندار سعی و خطا کی بنیاد پر متعدد کوشش کرتا ہے۔یہ اس کی ابتدائی کوشش ہے۔

5. مسلسل توجہ:اس مرحلے پر ایک جاندار اپنی موجودہ توجہ ہدف کی طرف مسلسل برقرار رکھتا ہے۔

6. بصیرت کی نشوونما:کچھ عرصے کے بعد رکاوٹوں اور اہداف کے درمیان ربط کے بارے میں اچانک ادراک کا انکشاف ہوتا ہے۔جاندار کو صورت حال کی مکمل فہم ہو جاتی ہے،جس سے وہ کام کو کامیابی سے انجام دے سکتا ہے۔

7. موافق رویے کی مسلسل تکرار:ایک بصیرت انگیز حل تلاش کرنے کے بعد،جاندار اسے دوسرے حالات میں اطلاق پر قابل ہو جاتا ہے۔

8. صلاحیت کی فہم:اس مرحلے پر جاندار اس قابل ہو جاتا ہے کہ مکمل صورت حال کے متعلقہ حصے کے ساتھ ساتھ غیر متعلقہ حصوں کو بھی سمجھ سکے۔

گیسٹالٹ ماہرین نفسیات کے مطابق اکتساب کے چار اہم قوانین ہیں،جو درج ذیل ہیں:

2.3.1.2 بصیرتی اکتساب کے قوانین(Laws of Insightful Learning):

1. مماثلت کا قانون(Law of Similarity): یہ قانون اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب یکساں اشیا کا مجموعہ ہوتا ہے،تو اسے گروپ کے طور پر سمجھا جاتا ہے،انفرادی سطح پر نہیں۔اس قانون کے مطابق ایک فرد ملتے جلتے اشیا کے تمام حصوں کو آپس میں جوڑ سکتا ہے۔یہ مشابہت رنگ،روشنی،شکل،ساخت وغیرہ میں ہو سکتی ہے۔

2. قربت کا قانون(Law of Proximity): یہ قانون اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایک ساتھ رکھی ہوئی اشیا کا ادراک ایک ساتھ ہو سکتا ہے۔مثلاً اگر ہم چار نقطوں کو ایک ساتھ رکھیں،پھر تھوڑی دوری پر دوبارہ چار نقطوں کہ رکھیں تھے۔تو فرد ان چار نقطوں کے سیٹ کا ایک ساتھ مشاہدہ کرے گا۔

3. تکمیلیت کا قانون(Law of Closure):اس قانون کے مطابق اگر ایک فرد کسی چیز کو مکمل شکل میں دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے،تو وہ تکمیلیت کو ساتھ ہی اسے دیکھے گا،خواہ وہ نا مکمل ہی کیوں نہ ہو۔مثلاً دائرہ اگر مکمل نا بھی ہو تو فرد اسے دایرہ ہی سمجھے گا۔اگر اس میں زیادہ فرق یا دوری نا ہو۔

4. تسلسل کا قانون(Law of Continuity):اس قانون کے مطابق ایک فرد کسی شئے یا واقعہ کے مختلف عناصر کو آپس میں جوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے تاکہ وہ اس کے ادراک کے لیے ایک مسلسل پیٹرن بنا سکے۔مثلاً شادیوں میں ایک خاص پیٹرن پر مسلسل جلنے والے بلب۔

2.3.2 وقوفی نظریات کے تعلیمی مضمرات

(Educational Implications of Cognitive Theories)

1. تفہیم پر زور: وقوفی ماہرین نے مسئلہ اور اس کے ممکنہ حل کے درمیان تعلق کو سمجھ کر تصور کو سمجھنے پر زور دیا ہے۔انہوں نے اکتساب کو ایک دانشورانہ کام کے طور پر پیش کیا ہے، جس کے لیے عادت کی تشکیل یا محرکہ اور ردعمل کے تعلق کی بجائے ذہنی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا، انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ کمرہ جماعت میں سیکھنے والے کو موقع دیا جانا چاہیے کہ وہ کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے اپنی سمجھ کا استعمال کریں، اپنی ذہنی صلاحیتوں کا اپنے اردگرد کی چیزوں کو ترتیب دینے کے لیے استعمال کریں۔
2. حل مسائل طرز عمل پر زور: اس نظریہ نے اس بات پر زور دیا کہ ایک فرد اپنی بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے، چیزوں کے معنی کو سمجھنے اور اپنی استدلالی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے مسئلہ کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لہذا، کلاس روم میں حل مسائل طرز عمل کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔
3. پچھلے تجربات کی جانچ پڑتال: اس نظریہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کلاس روم میں دوران تدریس اساتذہ کو طلبا کی سابقہ معلومات و تجربات کا خیال رکھنا چاہیے اور اسے موجودہ تعلیمی مواد سے جوڑنا چاہیے۔ وقوفی نظریہ کے مطابق بصیرت فرد کے سابقہ تجربات پر منحصر ہے۔
4. ہدف مرکوز اکتساب: اکتساب ایک مقصد پر مبنی دانستہ عمل ہے۔ لہذا، اکتساب کے عمل سے پہلے، طلبہ کو اس مخصوص اکتساب کے اہداف اور مقاصد سے آگاہ ہونا چاہیے تاکہ وہ اسے حاصل کرنے کے قابل ہو جائے۔

2.4 تعمیریتی مکتب فکر (Constructivism)

اکتساب کا تعمیریتی نظریہ اس بات پر مبنی ہے کہ ایک فرد اکتساب کے پورے عمل کا ایک فعال حصہ ہوتا ہے۔ طلبہ علم کی اپنے سابقہ تجربات و معلومات کی بنیاد پر تعمیر کرتا ہے۔ جب بھی کوئی واقعہ پیش آتا ہے، تو طلبہ سابقہ معلومات اور تجربات میں اضافہ یا ترمیم کر کے اس واقعہ کے تئیں رد عمل ظاہر کرتے ہیں اور اس کی تفہیم کرتے ہیں۔

تعمیریت کا نظریہ اکتساب کے عمل کو سمجھنے کے لیے بہت اہم ہے کہ ایک فرد کس طرح معلومات کو سیکھتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ تعمیریت کا مرکزی خیال یہ ہے کہ طلبہ اپنی ذات کے باہر علم کی تعمیر کرتا ہے۔ پیدائش سے ہی ہر فرد کے پاس کچھ موروثی خصوصیات یا اسکیما ہوتی ہیں اور پھر ان کچھ بنیادی اسکیموں وہ معلومات کی تعمیر کرتا ہے۔ تعمیریت ایک نقطہ نظر ہے جو اس بنیاد پر مبنی ہے کہ اکتساب ذہنی تعمیر کا نتیجہ ہے۔ وہ اس خیال کی مخالفت کرتے ہیں کہ بچہ ایک "ٹیبلا راسا" ہے۔ یہ دلیل دیتے ہے کہ طلبہ انہیں سابقہ معلومات یا اسکیما سے نئی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ تعمیریت کے اہم حامی ماہرین جین پیاجے، گیگنے، برونر، اور وائیگوٹسکی (JeanPiaget, Gagne, Brunner and Vygotsky) ہیں۔ اب آیئے جین پیاجے کے ذریعہ پیش کردہ مشہور تعمیرتی اکتساب نظریے کا مطالعہ کریں۔

جین پیاجے سوئس ماہر نفسیات تھے۔ انہوں نے ایک جامع نظریہ تیار کیا کہ کس طرح کسی فرد کی وقوفی نشوونما ہوتی ہے۔ پیاجے کے مطابق، زمانہ طفلی وقوفی نشوونما میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان کے مطابق ایک بچہ اپنے ارد گرد کی چیزوں وماحول کا فعال مشاہدہ کر کے سیکھتا ہے۔ ان کا نظریہ اس بات سے متعلق ہے کہ انسان معلومات کا حصول، تعمیر اور استعمال کس طرح کرتا ہے۔ جین پیاجے نے ایک جامع فریم ورک پیش کیا ہے جس میں انہوں نے انسانی ذہن کے وقوفی تانے بانے کی ساخت، عمل اور ترقیاتی مراحل کو بیان کیا ہے۔

2.4.1 پیاجے کے مطابق انسانی ذہن کے پہلو: پیاجے کے مطابق انسانی ذہن کے دو پہلو ہیں: وقوفی ساخت اور وقوفی عمل۔

1. وقوفی ساخت(Cognitive Structure): ہر بچہ چند موروثی عملی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، جیسے دیکھنا، چوسنا، پکڑنا وغیرہ۔ بچے کی وقوفی ساخت صرف ان ہی عملی خصوصیات تک محدود ہے۔ پیاجے نے بچوں کی ان عملی صلاحیتوں کو "اسکیما" کی اصطلاح دی ہے۔ ہم اس رجحان کو اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ ایک بچے میں چوسنے کا اسکیما ہوتا ہے۔ یہ اس کی ہر چیز کو چوسنے کی عام ذہنی صلاحیت ہے۔ یہ اس کی وقوفی ساخت ہے جس نے ہر چیز کو منہ کے ذریعہ چوسنے کو ممکن بنایا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسکیما ایک خاص قسم کے عمل کو انجام دینے کی عام صلاحیت ہے۔ پیدائش کے وقت چند مختلف اسکیم اپنی انفرادی خصوصیات کے ساتھ انسانی وقوفی ساخت کی تشکیل کرتے ہیں۔ ایک فرد ان بنیادی اسکیما کی بناپر مزید دیگر اسکیما کو فروغ دیتا ہے۔

2. وقوفی عمل(Cognitive Functioning): پہلے سے موجود اسکیما اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ ایک فرد اپنے مادی و سماجی ماحول میں درپیش اشیا وحالات سے کیسے تعامل کرتا ہے۔ انسان اس دنیا میں محض جبلی اسکیموں کی بناپر زندہ رہنے کی جدوجہد نہیں کر سکتا۔ ماحول سے مطابقت کے لیے وہ اپنے ارد گرد کے ماحول کو مزید سمجھنے کے لیے دو عمل استعمال کرتا ہے۔ یہ مکمل عمل درج ذیل ہیں:

i. انجذاب کا عمل(Process of Assimilation): یہ پہلے سے موجود اسکیما کو استعمال کرنے کا عمل ہے۔ مثلاً ایک بچے کے پاس انگوٹھا چوسنے کا اسکیما ہے۔ اب اگر اسے چھوٹا کھلونا ملے گا، تو وہ اسے بھی چوسنے کی کوشش کرے گا۔

ii. تطبیق کا عمل(Process of Accommodation): یہ موجودہ اسکیما میں تبدیلی کا عمل ہے۔ مثلاً اگر کسی بچے کو ایسا فٹبال مل جائے جسے بچہ کے لیے منہ میں ڈالنا ممکن نہ ہو، تو اسے وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑنے کی کوشش کرے گا۔ لہٰذا اس نے اپنا موجودہ اسکیما کو بدل دیا تاکہ موجودہ حالات کو اپنایا جا سکے۔

iii. توازن کا عمل(Process of Equilibrium): یہ اصطلاح پیاجے نے اس بات کی نشاندہی کے لیے پیش کی ہے کہ ایک فرد انجذاب اور تطبیق کے عمل کا استعمال کر کے اپنے ماحول کے ساتھ ہم آہنگ رشتہ کو فروغ دینا چاہتا ہے، تاکہ وہ اپنے ماحول کے ساتھ مطابقت حاصل کر سکے۔

پیاجے نے انجذاب، تطبیق وتوازن کے تناظر میں کچھ اہم نکات کا ذکر کیا ہے:

- حیاتیاتی موروثی ذہنی کار فرمائیاں ہی بنیادی وقوفی ساخت ہیں۔

- وقوفی ساخت میں تبدیلی لانے میں پختگی (Maturation) ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- انجذاب اور تطبیق کے ذریعہ تجربات اور ماحول سے تعامل بھی وقوفی ساخت میں تبدیلیاں لاتے ہیں۔

پیاجے نے چار مراحل تجویز کیے جن کے ذریعے بچوں میں وقوفی ترقی ہوتی ہے۔ وقوفی نشو ونما کے پہلے مرحلے کو 'حسی حرکی مرحلہ (Sensory Motor Stage)' کہا جاتا ہے۔ یہ تقریباً 0 سے 2 سال تک ہوتا ہے۔ اس دوران ایک بچہ اپنی ذات اور اپنے ارد گرد کی اشیا و ماحول میں فرق کرنا سیکھتا ہے۔ دوسرے مرحلہ کو ماقبل عملی مرحلہ (Pre Operational Stage) کہا جاتا ہے۔ یہ تقریباً 2 سے 7 سال تک ہوتا ہے۔ اس دوران ایک بچہ مختلف اشیا کے درمیان درجہ بندی و تقسیم کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ الٹ سکنے (Reversibility) (مثلاً اشیا کی ترتیب کو اسی سلسلے میں واپس رکھنا) یا تحفظ (Conservation) (مثلاً مختلف ہیئت کے برتن میں متعینہ مقدار میں پانی رکھا جائے، تو بچہ یہ نہیں بتا پائے گا کہ پانی کی مقدار متعین ہی ہے) کی قابلیت نہیں ہوتی۔ تیسرا مرحلہ ٹھوس عملی مرحلہ (Concrete Operational Stage) ہے۔ یہ 7 سے 11 سال تک ہوتا ہے۔ اب بچہ منطقی طور پر سوچ سکتا ہے لیکن صرف ٹھوس پہلوؤں (Concrete) سے۔ وہ تجریدی (Abstract) انداز میں سوچنے سے ابھی بھی قاصر ہے۔ آخری مرحلے کو رسمی عملی مرحلہ (Formal Operational Stage) کہا جاتا ہے۔ یہ تقریباً 11 سے 15 سال تک ہوتا ہے۔ اب بچہ تجریدی خیالات، منطقی سوچ، حل مسائل و قیاس آرائی کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور اب بچے کی وقوفی ترقی مکمل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اب یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ وقوفی ترقی کا عمل محض 15 سال تک نہیں، بلکہ انسان کی موت تک جاری ہے۔ وقوفی ترقی کے مراحل تمام افراد میں یکساں و آفاقی نہیں ہے، جیسا کی پیاجے نے دعوی کیا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ کیسے بچہ اپنی وقوفی صلاحیتوں کا استعمال کر کے ماحول سے تعامل کرتا ہے۔ ماحول سے تعامل کے ذریعہ وہ علم و اکتساب کی تعمیر کرتا ہے۔ اور اس عمل سے اس کی وقوفی صلاحیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

2.4.2 برونر کا دریافت اکتساب کا نظریہ (Brunner's Discovery Learning):

بعد میں جیروم برونر نے علمی ترقی کے الگ الگ مراحل کے خیال کی مخالفت کی۔ انہوں نے دلیل دی کہ وقوفی ترقی ایک مسلسل عمل ہے۔ ان کا ایک اہم نظریہ ہے کہ کوئی بھی بچہ کسی بھی تصور کو بہت آسانی سے سیکھ سکتا ہے، اگر اس تصور کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس لیے برونر نے چکر دار نصاب (Spiral Curriculm) کا تصور پیش کیا ہے۔ اس میں ہر مرحلے پر اہم تصورات کو مکرر پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن ہر بار تصور کے مختلف نئے جہات و اطلاق اور پہلے سے زیادہ تفصیل پر توجہ دی جاتی ہے۔ انہوں نے دریافت اکتساب کے نقطہ نظر کی وکالت کی ہے۔ اس میں طلبہ کے سامنے ایک مسئلہ کو پیش کیا جاتا ہے، اور متعدد ممکنہ طریقوں کا استعمال کر کے مسئلے کو حل کرنے پر اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

برونر طلبہ کو اکتساب میں ایک فعال شریک سمجھتے ہے، کیونکہ ایک طالب علم اپنے سابقہ تجربے کی بنیاد پر بذات خود علم کی تعمیر کرتا ہے۔ لہٰذا بہتر اکتساب کے لیے طلبہ کا مختلف تجربات سے سابقہ ہونا ضروری ہے۔ ایک طالب علم خود اکتساب (Self Learning) کے

ذریعہ علم کو منتخبو منتقل کرتا ہے، مفروضات تیار کرتا ہے، فیصلے کرتا ہے اور بہتر اکتساب و فیصلے کے لیے اپنے وقوفی ساخت پر انحصار کرتا ہے۔ان کے مطابق نظام تعلیم میں طلبہ کو خود مختار بنایا جانا چاہیے، تاکہ وہ اکتساب کے طریقے سیکھ و سمجھ سکے۔ برونر نے اکتساب میں طلبہ کے سماجی پس منظر کو بھی اہمیت دی ہے۔ان کے مطابق علم کی تعمیر تنہائی میں نا ہو کے، سماجی ماحول میں عملی طور پر ہوتی ہے۔ برونر کے مطابق، تعلیم کا مقصد محض علم کی آمد پر نہیں ہونا چاہیے، بلکہ طلبہ میں فکر و تفکیر، حل مسائل کے ہنر کے فروغ میں ہونا چاہیے۔

2.4.3 لیو وائیگوٹسی کا سماجی ثقافتی نظریہ (Socio-Cultural Theory of Lev Vygotsky):

لیو وائیگوٹسی ایک روسی ماہر نفسیات ہے۔ وائیگوٹسی کے مطابق، فرد کے ارد گرد کی ثقافت و معاشرہ اس کی اکتساب اور مجموعی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ایک فرد اور اس کے گردونواح کے درمیان باہمی تعلق ہوتا ہے۔ سماجی تعامل اکتساب کو متاثر کرتا ہے۔ طلبہ کا اکتساب دوستوں، ساتھیوں، اساتذہ، والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں وغیرہ کے ساتھ تعامل کے ذریعے زیادہ با معنی ہوتا ہے۔ بچوں کی وقوفی ترقی اور اکتسابی قابلیتیں سماجی تعامل کی وجہ سے نشوونما پاتی ہیں۔

وائیگوٹسی نے "عارضی تعاون (Scaffolding)" کا تصور پیش کیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ کسی عمل کے مشکل حصے میں طلبہ کو عارضی تعاون فراہم کرنا، پھر اس تعاون میں بتدریج کمی کرنا اور آخر کار جب طلبہ اس کام کو آزادانہ طور پر کرنے کے قابل ہو جائے، تو اس تعاون کو ملتوی کر دینا شامل ہے۔ عارضی تعاون کے عمل میں طلبہ کی کسی خاص کام میں کارکردگی کی موجودہ سطح کی تشخیص شامل ہوتی ہے تاکہ طلبہ کو مناسبتعاون فراہم کی جا سکے۔ طلبہ خود سے علم کی تعمیر کرتا ہے، لیکن بوقت ضرورت و مشکل زیادہ باعلم شخص (More Knowledgeable Other) کے ذریعہ عارضی تعاون سے وہ اس مشکل کو دور کرتا ہے، اور ترقی کے مراحل طے کرتا ہے۔

اگر ہم جیروم برونر اور لیو وائیگوٹسی کے ذریعہ فراہم کردہ اکتساب کے دونوں نظریات پر غور کریں تو دونوں نے موثر اکتساب کے لیے سماجی ماحول کی اہمیت کی حمایت کی۔ دونوں نے اس بات کی حمایت کی کہ بچے دنیا میں وقوع پذیر چیزوں کی نقل کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ان کے مطابق ایک بچہ اپنے ارد گرد لوگوں کے اعمال اور کاموں کا مشاہدہ کرتا ہے اور چیزوں کو سیکھتا ہے و علم حاصل کرتا ہے۔ برونر نے اس مشاہداتی اکتساب کو "مددگرانہ اکتساب (Vicarious Learning)" کا نام دیا۔ برونر نے علم کی تعمیریت میں ماڈلنگ کے تصور کو پیش کیا ہے۔ فرض کریں؛ ایک لڑکی کھانا پکانے کا وڈیو دیکھتی ہے، تو یہ وڈیو اس کے لیے ایک ماڈل کا کام کرے گا، اس کے مشاہدے سے لڑکی کھانا بنانے کی کوشش کرے گی، اس عمل کو ماڈلنگ کہا جاتا ہے۔ اب اگر اس کے تیار کردہ کھانے کو سراہا جائے تو اکتساب کا عمل ہو گا۔ اگر لوگوں کو کھانا پسند نہیں آیا تو لڑکی بعد میں اس کی کوشش نہیں کرے گی۔ وائیگوٹسی نے اکتساب کی تعمیر میں تقویت کی اہمیت کی حمایت کی ہے۔ان کے مطابق ایک فرد ہمیشہ زیادہ تعلیم یافتہ شخص سے علم حاصل کرتا ہے۔ایک فرد اپنے ماحول سے علم حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے لیکن اسے ہمیشہ مناسب رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے وہ سیکھنے کا عمل کامیابی سے مکمل کر سکے۔ برونر اور وائگوتسکی کے فراہم کردہ تصور میں بہت سی مماثلتیں ہیں، ان کے دونوں نظریات طلبہ کو تعلیم فراہم کرنے کے لیے قدرتی ماحول کو اہمیت دیتے ہیں۔

2.4.4 تعمیری مکتب فکر کے تعلیمی مضمرات(Educational Implications of Constructivism):

- اس نظریہ کی تعلیم میں سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ اب درجے میں طلبہ وطالبات غیر فعال نہیں ہوتے، بلکہ عملی طور ہر درس و تدریسی عمل میں شامل ہوتے ہیں
- اب درجہ میں طلبہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔
- اس کے مطابق معلمین کو درجہ میں سہولت کار(Facilitator) کے کردار میں ہونا ہوتا ہے۔ معلمین کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ درجہ میں وہ طلبہ کے لیے ایسا ماحول تیار کریں کہ طلبہ بذات خود اکتساب حاصل کر سکیں۔
- اس نظریہ سے "اکتساب بذریعہ عمل" کو فروغ ملا ہے۔
- معلمین درجہ میں طلبہ کے اکتساب کی تعمیری سفر میں عارضی تعاون کی فراہمی کے لیے موجود ہوتے ہیں۔
- اس نظریہ سے اس سوچ کو فروغ ملا ہے کہ طلبہ بھلے ہی غلطیاں کریں، لیکن انہیں غلطیوں کے ذریعہ وہ علم کی تعمیر کرتے ہیں۔
- اس نظریہ سے طلبہ میں حل مسائل طرز کو فروغ ملا ہے۔ جہاں معلمین انہیں مختلف مسائل سے روبرو کراتے ہیں، اور طلبہ اپنی ذہانت. علم اور تجربے کا استعمال کرکے انہیں حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے علم کی تعمیر کرتے ہیں۔

2.5 تدریس کی موضوعی طرز رسائی(Thematic Approach to Teaching)

تدریس اور اکتساب کے لیے موضوعی طرز رسائی کا تصور مربوط نصابی طرز رسائی سے پیدا ہوا ہے۔ یہ تدریس و اکتساب کی ایسا طرز رسائی ہے جہاں نصاب کے بہت سے شعبوں کو ایک موضوع پر یکجا کیا جاتا ہے۔ یہ تصور اسکول کے دن اور اس کے اوقات کو مختلف موضوعات یا مضامین میں تقسیم کرکے اکتساب کو فطری بناتا ہے۔ طلبہ کو ان مختلف عمل میں شامل کیا جاتا ہے، جس کا وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ استاد بورڈ پر اس دن کے موضوعات لکھتے ہیں اور پھر طلبہ ان نکات پر کام کرتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر تمام مضامین کا احاطہ کرتا ہے اور بچوں کو بنیادی تعلیمی مہارتیں سیکھنے میں مدد کرتا ہے جن کو اپنے ارد گرد کے ماحول سے جوڑتے ہیں۔ یہ طریقہ قبل اسکول درجات (PreSchool Classes) میں بہت ہی عام ہے تاکہ طلبہ کو متعامل اور مربوط سرگرمیوں میں اکتساب پر اکسایا جا سکے۔ ان موضوعات میں مطالعہ، ریاضی، سماجی علوم، سائنس اور فنون وغیرہ شامل ہیں۔

2.6 تدریس کے لیے جامع اور شخصی طرز رسائی

(Wholistic and Personalized Approach to Teaching)

یہ فرد کے وقوفی، ذہنی اور جذباتی میدان کے بشمول اس کی مکمل نشوونما پر مرکوز ہے۔ یہ طرز رسائی طلبہ کی کل نشوونما پر توجہ دیتی ہے، نا کہ کسی ایک جز پر۔ اس میں انسانوں میں ترقی کے ہر پہلو کی نشوونما شامل ہے جیسے جذباتی ترقی، سماجی ترقی، وقوفی ترقی، اخلاقی ترقی اور تعلیمی ترقی وغیرہ۔ اس طرز رسائی میں ایک بہت ہی مثبت ماحول کی فراہمی کو اہمیت دی جاتی ہے تاکہ بچے کی ضروریات پوری ہو سکے۔ جامع

طرز رسائی کی بنیادی توجہ علم اور تجربات کے باہمی ربط پر ہے۔ یہ ایسی تدریسیات (Pedagogy) کی ترقی پر توجہ دیتی ہے، جو بچوں کی ہمہ جہت نشوونما اور ماحول کے ہر پہلو کے درمیان مطابقت کے لیے ایک متحرک اور باہم مربوط طرز پیش کر سکے۔

جامع طرز رسائی تعلیم کی موجودہ طرز رسائی کی مخالفت کرتی ہے، کیونکہ یہ معیارات اور جانچ پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ یہ موجودہ طرز رسائی کو مادیت پسندانہ نقطہ نظر کے طور پر دیکھتی ہے، جو ایک بچے کو بازار میں مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرتی ہے اور تربیت دیتی ہے۔ جامع طرز رسائی کے ماہر تعلیم نے پورے فرد کو تعلیم دینے پر توجہ مرکوز کی ہے، نہ کہ اس کی طرف سے اسے بازار کا ایک مماثل بنانے کے لیے۔ انہوں نے اکتساب کے چار ستون بیان کیے ہیں: اکتساب برائے اکتساب، اکتساب برائے عمل، اکتساب برائے وجود اور اکتساب برائے باہمی بقا۔

جامع طرز رسائی ایک ایسی تدریسیات کی نشو نما پر توجہ دیتی ہے جو تمام طلبہ کی مختلف ضروریات کے باوجود ان کی ضرورت کو مکمل کر سکے۔

شخصی طرز رسائی ہر بچے کی الگ الگ ضروریات کا خیال رکھتی ہے۔ اس کی توجہ ہر طالب علم کی طاقت، ضروریات، دلچسپی وغیرہ کے مطابق اکتساب کو فروغ دینے پر ہے۔ اس نے انفرادی تفاوت کی اہمیت پر زور دیا ہے اور طلبہ کی ذاتی ضرورت کی تکمیل کی خاطر انفرادی طور پر تعلیمی منصوبہ بندی تجویز کیا ہے۔

2.7 سماجی اکتساب اور تجرباتی طریقہ کار (Social Learning and Experiential Method)

انسان ایک سماجی حیوان ہے۔ سماج میں رہتا ہے اور اپنے ماحول سے تعامل کرتا ہے۔ آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں کہ مختلف ماہرین نے اپنے نظریات میں سماج و ماحول کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ اس ضمن میں سب سے اہم نام البرٹ بندورا (Albert Bandura) کا ہے۔ بندورا کے نظریہ کو "سماجی اکتساب کا نظریہ (Social Learning Theory) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بندورا کا ماننا ہے کہ انسان اپنے ارد گرد کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور دوسروں کی نقل کر کے وہ سیکھتا ہے۔ آپ نے بھی کئی بار بچوں کو بڑوں کی نقل کرتے دیکھا ہوگا۔ سماج سے بچے کے اکتساب پر اتنا اثر پڑتا ہے کہ جیسا سماج کی فطرت ہوتی ہے، بچے کی شخصیت بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ سماج کے ضمن میں بچہ اکتساب میں سب سے زیادہ اثر اپنے والدین سے قبول کرتا ہے۔ ہر بچے کا مختلف بنیادوں پر کوئی رول ماڈل ہوتا ہے۔ اس کی پیروی کر کے بھی بچے ان کی رویے کی اپنی شخصیت میں عکاسی کے خواہش مند ہوتے ہے اور ان کے طور طریقے سیکھتے ہیں۔

سماجی تعامل سے بچے کے تجربات میں اضافہ ہوتا ہے۔ تجرباتی طریقہ کار تجربات حاصل کر کے اکتساب پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ Experience لفظ experiri سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے 'آزمانا'۔ جب بھی کوئی کسی چیز کو آزماتا ہے تو وہ فعال ہوتا ہے، نہ کہ غیر فعال۔ اس رجحان کو 'ہونا' اور 'جاننا' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ لفظ 'ہونا' زندگی کے واقعات سے فوری ربط کو بیان کرتا ہے۔ لفظ 'جاننا' ان واقعات کی تشریح کو ظاہر کرتا ہے۔ مختلف تجربات چند واقعات سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ واقعات صرف ہر وہ چیز نہیں ہوتے جو وقوع پذیر ہوتی ہیں بلکہ اس میں کچھ معنی بھی شامل ہوتے ہیں۔ معنی ہمیشہ ایک واقعہ کا ایک لازمی حصہ ہے، جس سے تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

تجرباتی طریقہ کار میں استاد کو کچھ بنیادی چیزیں جاننا چاہیے جو کہ درج ذیل ہیں:

1. تجربہ اکتساب کی بنیاد ہے۔ ہر تجربے میں اکتساب کی صلاحیت ہوتی ہے، لیکن اکتساب اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی اس تجربہ میں عملی طور شامل نہ ہو
2. طلبہ خود سے تجربات کی تعمیر کے قابل ہوتے ہیں۔اس لیے استاد کو چاہیئے کہ ہر بچے کو مناسب اور جمہوری ماحول فراہم کرے۔
3. تجربہ ایک بہت ہی وسیع اصطلاح ہے جو تین بڑے شعبوں پر مشتمل ہے: وقوفیشعبہ، ذہنی شعبہ اور جذباتی شعبہ۔ بچوں کو ان تمام شعبوں سے تجربہ حاصل ہوتا ہے۔
4. اکتساب سماجی اور ثقافتی طور پر تعمیر کیا جاتا ہے۔ چونکہ طالب علم ثقافت اور معاشرے کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ وہ ان پر منحصر ہوتا ہے، لہٰذا طالب علم تمام تجربات اور علم سماجی اصولوں اور رسم ورواج سے حاصل کرتا ہے۔
5. جذبات اور احساسات بھی اکتساب میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیمی تناظر میں اس کا اعتراف نہایت ضروری ہے۔

2.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- سیکھنا ایک فطری عمل ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک فرد تجربات، علم اور مہارتیں حاصل کرتا ہے جو روزمرہ کی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔
- کرداریت طرز رسائی نے اس خیال پر زور دیا کہ اکتساب محرکہ اور ردعمل کے درمیان ربط کی وجہ سے ہوتا ہے۔
- کلاسیکی مشروط نظریہ روسی ماہر نفسیات 'ایوان پاؤلو' نے پیش کیا تھا۔ اپنی تحقیق کے بعد اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مشروط محرکہ قدرتی ردعمل پیدا کر سکتا ہے۔
- عملی مشروط نظریہ بی۔ ایف۔ اسکینر کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا۔ انھوں نے زور دے کر کہا تھا کہ اکتساب تقویت کے نتیجے میں واقع ہوتا ہے۔
- تقویت ایک ایسا عمل ہے جو کسی جاندار کے رویے کو مضبوط یا کمزور کرتا ہے۔
- مشروطیت کے ذریعہ اکتساب کے عمل کو بچے کے لیے دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔
- مشروطیت کے ذریعہ بچہ میں مثبت عادات پیدا کی جا سکتی ہیں۔
- وقوفی نظریات کا غالب پہلو یہ ہے کہ اکتساب میں ذہنی اجزا اور معلومات کے درمیان تعامل شامل ہوتا ہے۔
- وقوفی ماہرین کا خیال ہے کہ ہر فرد اپنی وقوفی ساخت خود تخلیق کرتا ہے جو اس کے تصورِ ذات اور گردونواح کے تصور کا تعین کرتا ہے۔
- گیسٹالٹ ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ طالب علم کل عمل اور حالات کو سمجھتا ہے، نا کہ اس کے جز کو۔

- بصیرتی اکتساب کا نظریہ ادراک پر مبنی ہے۔ ادراک ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک فرد حسی معلومات کو پوری طرح سمجھنے کے لیے ترتیب دیتا ہے اور اس کی تشریح کرتا ہے۔
- تعمیر پسندی اس بات پر مبنی ہے کہ ایک فرد پورے اکتسابی عمل میں ایک فعال شریک ہے۔ وہ موجودہ علم کو اپنے سابقہ تجربات کی بنا پر تعمیر کرتا ہے۔
- وقوفی ترقی کا نظریہ جین پیاجے نے پیش کیا تھا۔ وہ تحقیق کے ذریعے ثابت کرتے ہیں کہ انسانی ذہن کی نشوونما بعض مراحل سے گزرتی ہے۔ انسان کچھ موروثی رویہ کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جو اسکیما کہلاتا ہے۔ پیدائش کے بعد اسکیما میں تنوع انجذاب اور تطبیق کے عمل کے ذریعہ آتا ہے۔ اور اس طرح فرد کی وقوفی ترقی ہوتی ہے۔
- جیروم برونر کے مطابق وقوفی نشوونما ایک مسلسل عمل ہے۔ اس کی نشوونما ماحول سے تعامل کی بنا پر ہوتی ہے۔
- برونر نے دریافت اکتساب کی وکالت کی ہے۔
- لیو وائیگوتسکی کے تجویز کردہ سماجی ثقافتی نظریہ کے مطابق سماج اور ثقافت اکتساب میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- عارضی تعاون ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک فرد زیادہ تعلیم یافتہ شخص سے مختلف ہنر سیکھتا ہے۔ یہ مدد عارضی طور پر فراہم کی جاتی ہے۔ اور ہنر میں فرد کو خود مختار بنانے کے لیے آہستہ آہستہ ملتوی کر دی جاتی ہے۔
- موضوعی طرز رسائی میں نصاب کے بہت سے شعبوں کو ایک موضوع میں ضم کیا جاتا ہے۔ طلبا کو ان موضوعات کے مطابق پڑھایا جاتا تھا۔
- جامع طرز رسائی بچے کی کل نشوونما پر توجہ مرکوز کرتی ہے، نہ کہ اس کے جزوی نشوونما پر۔ یہ بچے کے ہر پہلو کی نشوونما بشمول جذباتی نشوونما، وقوفی نشوونما، جسمانی ترقی، اخلاقی ترقی، وغیرہ پر توجہ دیتا ہے۔
- شخصی اکتساب طرز رسائی ہر بچے کے انفرادی تفاوت پر مرکوز ہے۔ یہ ہر بچے کے لیے انفرادی تعلیمی منصوبہ بندی پر زور دیتا ہے۔
- تجرباتی اکتساب طرز رسائی ماحول میں وقوع پذیر واقعات سے تجربات حاصل کر کے اکتساب پر زور دیتا ہے۔

2.9 فرہنگ (Glossary)

معانی	الفاظ
فرد کے رویے میں مستقل تبدیلی	اکتساب
اکتساب محرکہ اور رد عمل کے درمیان تعلق کی وجہ سے ہوتا ہے۔	کرداریت
قدرتی رد عمل کی شکل کی تشکیل کنڈیشنڈ محرک	کلاسیکی مشروط
تقویت کی مدد سے رد عمل کا انتظام	عملی مشروط

وقوفی	ذہن کا کام اور اس کی ساخت
بصیرت	مسئلے کے حل کے بارے میں اچانک ذہن میں خیال کا آنا
گیسٹالٹ	پوری صورتحال کا ادراک
تعمیریت	گردونواح سے علم کے اخذ کا نظریہ
سماجی و ثقافتی اکتساب	معاشرہ اور ثقافت سے اکتساب
موضوعی طرز رسائی	بعض موضوعات اکتساب کا انحصار
جامع طرز رسائی	مکمل طالب علم کی تدریس، ناکہ کسی خاص جز کی
شخصی طرز رسائی	ہر بچے کی انفرادی ضروریات کی تکمیل کے لیے الگ سے تدریسی منصوبہ تیار کرنا
تجرباتی طریقہ کار	تجربے سے اکتساب

2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities):

معروضی سوالات:

1. وقوفی ترقی کا نظریہ کس کا ہے؟
   a) جیروم برونر
   b) لیو وائیگوتسکی
   c) جین پیاجے
   d) جان ڈیوی
2. کلاسیکی مشروط نظریہ میں 'کھانا' تھا:
   a) مشروط محرکہ
   b) مشروط رد عمل
   c) غیر مشروط رد عمل
   d) غیر مشروط محرکہ
3. بصیرت کے معنی ہیں:
   a) اچانک انکشاف
   b) گہری غور و فکر
   c) مشاہدہ

d) دریافت

4. گیسٹالٹ نظریہ کا ماننا ہے کہ ایک فرد صورت حال کا۔۔۔۔۔۔ادراک کرتا ہے۔

a) جزوی طور پر

b) کلی طور پر

c) دونوں

d) ان میں سے کوئی نہیں

5. سماجی ثقافتی ترقی کا نظریہ دیا ہے:

a) کوہلبرگ

b) کوہلر

c) جان ڈیوی

d) وائیگوٹسکی

6. شخصی طرز رسائی کے اہمیت دیتا ہے:

a) کردار کی تشکیل

b) تمام طلبہ کی یکسانیت

c) انفرادی تفاوت

d) ان میں سے کوئی نہیں

7. مثبت تقویت کے حوالے سے کون سی بات صحیح ہے:

a) یہ مثبت رویہ کو کمزور کرتا ہے۔

b) یہ مثبت رویہ کو مضبوط کرتا ہے۔

c) یہ منفی رویہ کو کمزور کرتا ہے۔

d) یہ منفی رویہ کو مضبوط کرتا ہے۔

8. تعمیراتی اکتساب میں طلبہ اکتساب میں۔۔۔۔۔۔ہوتے ہیں۔

a) غیر فعال شریک

b) فعال شریک

c) دونوں

d) ان میں سے کوئی نہیں

9. ان میں سے کس کا تعلق پیاجے سے نہیں ہے:

a) تطبیق

b) مشروط محرکہ

c) انجذاب

d) توازن

10. شخصی اکتساب طرز رسائی طلبہ کی۔۔۔۔۔پر مرکوز ہے:

a) انفرادی تفاوت

b) یکسانیت

c) محنت

d) ان میں سے کوئی نہیں

1-C, 2-D, 3-A, 4-B, 5-D, 6-C,7-A, 8-B, 9-B, 10-A

مختصر سوالات:

1. اکتساب کیا ہے؟اس کی خصوصیات بیان کریں۔
2. کرداریت طرز رسائی پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔
3. کلاسیکی مشروطیت اور عملی مشروطیت کے درمیان بنیادی فرق کیا ہے؟
4. اسکیما سے کیا مراد ہے؟
5. جامع طرز رسائی پر کی خصوصیات بیان کریں۔
6. تعمیریتی اکتساب پر روشنی ڈالیے۔
7. تجرباتی طرز رسائی ہر مختصر نوٹ لکھیئے۔
8. مماثلت کے قانون کو بیان کیجیے۔
9. تقویت سے کیا مراد ہے؟
10. عارضی تعاون کو واضح کیجیے۔

طویل سوالات:

1. تقویت (اس کے مراحل) کا تصور مناسب مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ یہ اکتساب کے عمل میں کیوں ضروری ہے؟

2. بصیرتی اکتساب کا نظریہ اور تعلیمی تناظر میں اس کی اہمیت کو بیان کریں۔
3. جین پیاجے کے نظریہ اور اس کے تعلیمی مضمرات کو بیان کریں۔
4. تدریس کے موضوعی طرز رسائی کی اہمیت کیا ہے؟ پری پرائمری سطح کے طلبہ کے سیاق وسباق میں اس کی اہمیت کی وضاحت کریں۔
5. تجرباتی اکتساب سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔ موجودہ دور میں یہ کیوں ضروری ہے؟

2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. پروفیسر محمد شریف خان "جدید تعلیمی نفسیات" ایجوکیشنل بک ہاوس، علی گڑھ
2. ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین "تعلیمی نفسیات کے پہلو" ایجوکیشنل بک ہاوس، علی گڑھ
3. Galotti, K. M. (2017). Cognitive Psychology in and out of the Laboratory. 5th Edition. Sage Publications, New Delhi, India.
4. Baron, R.A.& Misra, G. (2001). Psychology. 5th Edition. Pearson Education, New Delhi, India.
5. Woolfolk, A. (2016). Educational Psychology. 13th Edition. Pearson Education, India

اکائی 3۔ابتدائی بچپن کی تعلیم کے طریقہ کار

(Methods of Early Childhood Education)

اکائی کے اجزا

3.0 تمہید(Introduction)

3.1 مقاصد (Objectives)

3.2 پلے وے کاطریقہ - مفہوم،مراحل، کھیل کے اقسام،پلے وے کے طریقہ کی اہمیت

(Play-way Method - Meaning, Stages, Types of play, Significance of Play way method)

3.3 سر گرمی کاطریقہ(معنی، تنظیم اوراہمیت)

(Activity Method Meaning, Organization & Significance)

3.4 مونٹیسوری کاطریقہ،والڈورف سٹینر کاطریقہ،ریگیوایمیلیاکاطریقہ

(Montessori Method, Waldorf Steiner Method, Reggio Emilia's method)

3.5 کوآپریٹیولرننگ۔معنی،اصول اور حکمت عملy

Cooperative Learning- Meaning, Principles and Strategies

3.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

3.7 فرہنگ (Glossary)

3.8 اکائی کے اختتام کی سر گرمیاں(Unit End Exercises)

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

3.0 تمہید (Introduction)

ابتدائی بچپن کی تعلیم (ECE) کے طریقے اور تکنیکیں بچوں میں سیکھنے اور نشو ونما کو آسان بنانے کے لیے استعمال ہونے والے مختلف طریقوں اور حکمت عملی / تکنیکوں سے متعارف کراتی ہیں۔ان طریقوں اور تکنیکوں کو اس لیے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ وہ ترقی کے لحاظ سے موزوں، پر کشش، اور بچوں کی مجموعی نشو ونما میں معاون ہوں۔

نقطہ نظر، طریقہ، اور تکنیک (Approach, Method, and Technique)

ایک نقطہ نظر اس نظریہ یا فلسفے کو بیان کرتا ہے جس کے تحت ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کسی مضمون کو کیسے پڑھایا جانا چاہیے۔ایک طریقہ تدریس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ درس وتدریس کی پیشرفت کو کس طور پر دیکھیں گے۔کسی بھی زبان کی تعلیم کے سلسلے میں اختیار کی جانے والی پیش رفت کا مطلب وہ بنیادی نظریہ ہے کہ زبان کیا ہے اور اسے سیکھنے کا طریقہ کیا ہے۔یہ عملی اپلی کیشنز کے ساتھ تدریس کے بارے میں نظریاتی اصولوں کے ایک مجموعہ پر مشتمل ہے۔ایک نقطہ نظر مختلف طریقوں، کلاس سے متعلق سر گرمیوں اور طریقوں کے توسط سے زبان کے اجزا و عناصر کی تدریس کو معیار عطا کرتی ہے۔

طریقہ تدریس سے مراد یہ ہے کہ زبان کیسے پڑھائی جاتی ہے۔یہ طریقہ تکنیکوں کے ایک سیٹ سے بنا ہے جو عام طور پر زبان کی تعلیم سے متعلق ایک خاص نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے۔ یا طریقہ کار بیان کرتا ہے، عام اصطلاحات میں، نقطہ نظر کو نافذ کرنے کا ایک طریقہ (نصاب، ترقی، مواد کی قسم)؛ تکنیک کلاس روم کے مخصوص کاموں اور سرگرمیوں کی وضاحت کریں۔

اساتذہ اکثر ان بچوں کی ضروریات اور دلچسپیوں کی بنیاد پر ان طریقوں کو جوڑتے اور موافق بناتے ہیں جن کے ساتھ وہ کام کر رہے ہیں۔ایک پرورش کرنے والا، جامع اور حوصلہ افزا ماحول بنانا ہے جو بچوں کی مجموعی نشو ونما میں معاون ہو اور سیکھنے کی محبت کو پروان چڑھائے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ابتدائی بچپن کی تعلیم کے طریقے اور تکنیک سے واقف ہو جائیں۔
- پلے وے کا طریقہ اور اس کے مفہوم، مراحل، کھیل کی اقسام۔ تلاشی، ہیرا پھیری، تعمیری، تخیلاتی اور تخلیقی کھیلوں کو جان سکیں۔
- ابتدائی بچپن کی تعلیم میں سر گرمی کا طریقہ کا مطالعہ کر سکیں۔
- مونٹیسوری کا طریقہ، والڈورف سینٹر کا طریقہ، ریگیو ایمیلیا کا طریقہ سے آگاہ ہو سکیں۔
- کوآپریٹیو لرننگ۔ معنی، اصول اور حکمت عملی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔

3.2 پلے وے کا طریقہ - مفہوم، مراحل، کھیل کی اقسام، پلے وے طریقہ کی اہمیت
(Play-way Method - Meaning, Stages, Types of play, Significance of Play way method)

مفہوم: پلے وے میتھڈ ایک تعلیمی طریقہ ہے جو کھیل کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ یہ بچوں کے کھیل کی مختلف شکلوں میں مشغول ہونے کے فطری رجحان کو تسلیم کرتا ہے اوران سرگرمیوں کو سیکھنے کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یہ مفت کھیل کے ساتھ منظم سرگرمیوں کو یکجا کرتا ہے۔ یہ بچوں میں دریافت، تخلیق، ترمیم و تنسیخ اور تخیل آفرینی کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ پلے وے کا طریقہ بچوں میں فعال شرکت، خود کی دریافت، اور مجموعی ترقی کو فروغ دینا ہے۔

کھیل کے مراحل: (Stages of Play)

1. دریافتی کھیل (Exploratory Play): اس مرحلے میں، بچے اپنے ماحول، اشیاء اور مواد کو دریافت کرتے ہیں۔ وہ اپنے ارد گرد کی دنیا کو دیکھنے اور سمجھنے کے لیے اپنے حواس کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ مرحلہ تحقیقی کھیل تجسس، حسی ترقی، اور بنیادی مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
2. ردوبدل جوڑ توڑ کا کھیل (Manipulative Play): اس مرحلے میں ایک مخصوص نتیجہ حاصل کرنے کے لیے اشیاء اور مواد کی جوڑ توڑ کرنا شامل ہے۔ بچے ہینڈ آن سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں، جیسے کہ بلڈنگ بلاکس، پہیلیاں، اور چھانٹنے والے کھیل۔ ہیرا پھیری کا کھیل تحرک آمیز عمدہ مہارتوں، ہاتھ سے آنکھ کی ہم آہنگی، اور منطقی سوچ کو بڑھاتا ہے۔ اس کھیل میں سلیقہ مندی اور ہنر مندی دونوں کا ارتقا ہوتا ہے۔
3. تعمیری کھیل (Constructive Play): تعمیری کھیل میں، بچے اپنے تخیل اور دستیاب مواد کا استعمال کرتے ہوئے کچھ بناتے یا تیار کرتے ہیں۔ وہ ڈھانچے، ماڈل یا فنکارانہ تخلیقات بناتے ہیں۔ تعمیری کھیل تخلیقی صلاحیتوں، مقامی بیداری، منصوبہ بندی کی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پروان چڑھاتا ہے۔
4. تخیلاتی کھیل (Imaginative Play): خیال آرائی یا ڈرامائی کھیل کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اس مرحلے میں بچوں کو خیالی کردار ادا کرنا ہوتا ہے وہ کسی خیال کو ڈرامائی شکل میں منظر عام پر لاتے ہیں۔ اور اس طرح کے عمل میں وہ کہانیاں تخلیق کرتے ہیں، کردار ادا کرتے ہیں، اور حقیقی زندگی کے حالات کی نقل کرتے ہیں۔ تخیلاتی کھیل سماجی مہارت، ہمدردی، زبان کی صلاحیتوں اور جذباتی اظہار کو فروغ دیتا ہے۔
5. تخلیقی کھیل (Creative Play): تخلیقی کھیل خود اظہار اور فنکارانہ خوبیوں پر مرکوز ہے۔ بچے ڈرائنگ، پینٹنگ، گانا، رقص، اور کہانی سنانے جیسی سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ تخیل، اختراع، مواصلات کی مہارت، اور جمالیاتی تعریف کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

پلے وے میتھڈ میں کھیل کی اقسام(Types of Play in Play-way Method): پلے وے طریقہ بچوں کی نشوونما کے مختلف پہلوؤں کو پورا کرنے کے لیے مختلف قسم کے کھیل کو شامل کرتا ہے۔اس قسم کے کھیل میں درج ذیل کھیل شامل ہیں:

1. جسمانی کھیل: حرکت، ورزش، اور جسمانی ہم آہنگی پر مشتمل سرگرمیاں، جیسے دوڑنا، چھلانگ لگانا، اور چڑھنا۔
2. سماجی کھیل: ساتھیوں اور بالغوں کے ساتھ تعاملات، ٹیم ورک کو فروغ دینا، مواصلات، اشتراک، اور تنازعات کے حل کی مہارتیں۔
3. علمی کھیل: کھیل، پہیلیاں، اور سرگرمیاں جو سوچ، مسئلہ حل کرنے، یادداشت اور منطقی استدلال کی صلاحیتوں کو متحرک کرتی ہیں۔
4. زبان کا کھیل: ایسی سرگرمیاں بشمول کہانی سنانے، نظمیں، لفظی کھیل، اور گفتگو جو زبان کی نشوونما کو فروغ دیتی ہیں۔
5. حسی کھیل: حسی تجربات کے ساتھ مشغولیت، جیسے ریت سے کھیلنا، واٹر پلے، اور حسی ڈبیاں، حسی ادراک اور انضمام کو بڑھاتے۔

پلے وے طریقہ کی اہمیت:(Significance of Play-way Method)

1. ہولیسٹک ڈیولپمنٹ: پلے وے کا طریقہ بچے کی نشوونما کے متعدد شعبوں پر توجہ دیتا ہے، بشمول جسمانی، علمی، سماجی، جذباتی، اور تخلیقی پہلو۔ یہ اچھی طرح سے ترقی کے ہدف کو فروغ دیتا ہے اور بیک وقت مختلف مہارتوں کی پرورش کرتا ہے۔
2. ترغیب اور مشغولیت: کھیل کے ذریعے سیکھنا بچوں کی توجہ، حوصلہ افزائی اور جوش و جذبے کو حاصل کرتا ہے۔ یہ سیکھنے کے عمل کو پر لطف بناتا اور فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جس سے تصورات کو بہتر طور پر برقرار رکھنے اور سمجھنا پڑتا ہے۔
3. انفرادی تعلیم: کھیل بچوں کو اپنی رفتار سے دریافت کرنے اور اپنی دلچسپیوں کی پیروی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ Play-way طریقہ سیکھنے کے مختلف انداز اور ترجیحات کو ایڈجسٹ کرتا ہے، ذاتی نوعیت کے اور بامعنی سیکھنے کے تجربات کو سہولت فراہم کرتا ہے۔
4. سماجی اور جذباتی ہنر: کھیل سماجی تعاملات، تعاون، ہمدردی، اور جذباتی اظہار کو فروغ دیتا ہے۔ یہ بچوں کو ضروریات زندگی کی مہارتیں سیکھنے میں مدد کرتا ہے، جیسے ٹیم ورک، آپسی تال میل، گفتگو مواصلات، مسئلہ حل کرنا، اور جذباتی ضابطہ۔
5. تخلیقی صلاحیت اور تخیل: پلے وے کا طریقہ بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں، تخیل اور مختلف سوچوں کو پروان چڑھاتا ہے۔ یہ انہیں باکس سے باہر سوچنے، نئے امکانات تلاش کرنے اور اپنے منفرد خیالات کا اظہار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
6. طویل مدتی سیکھنا: مثبت رویہ سے سیکھنا یعنی پلے وے سے سیکھنا جو زندگی بھر کے لیے اُس اور سے لگاؤ پیدا کر دیتا ہے۔
7. سیکھنے کے ساتھ ایک مثبت تعلق پیدا کر کے، Play-way طریقہ سیکھنے کے لیے زندگی بھر کی محبت پیدا کرتا ہے۔ یہ مستقبل میں تعلیمی حصول کے لیے ایک مضبوط بنیاد رکھتا ہے اور بچوں کو فعال، خود ہدایتی سیکھنے والے بننے کی ترغیب دیتا ہے۔

3.3 سرگرمی کا طریقہ (معنی، تنظیم اور اہمیت)

(Activity Method Meaning, Organization & Significance)

مفہوم: سرگرمی کا طریقہ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں استعمال ہونے والا ایک اہم نظریہ ہے جو ہاتھ سے کی جانے والی سرگرمیوں اور فعال شمولیت وکے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ یہ تجربہ سیکھنے کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور بچوں کو علم، ہنر اور سمجھ حاصل کرنے کے لیے مختلف سرگرمیوں میں پرجوش حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ سرگرمی کا طریقہ بامعنی اور خود سے متعلق سیکھنے کے تجربات فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو چھوٹے بچوں کی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

تنظیم: ECCE میں سرگرمی کا طریقہ درج ذیل کلیدی عناصر پر مشتمل ہے:

1. منصوبہ بندی: اساتذہ یا نگہداشت کرنے والے بچوں کی دلچسپیوں، صلاحیتوں اور سیکھنے کے اہداف کی بنیاد پر ترقیاتی لحاظ سے مناسب سرگرمیوں کی ایک حد تک منصوبہ بندی اور اہتمام کرتے ہیں۔ سرگرمیوں میں آرٹ اور کرافٹ، کہانی سنانے، موسیقی اور تحریک، حسی کھیل، سائنس کے تجربات، کردار ادا کرنا، اور آؤٹ ڈور پلے شامل ہو سکتے ہیں۔
2. مواد اور وسائل: سرگرمیوں کی حمایت کے لیے مناسب مواد اور وسائل فراہم کیے جاتے ہیں۔ ان میں آرٹ کا سامان، کتابیں، اور موسیقی کے آلات، ڈرامائی کھیل کے لیے سامان، قدرتی اشیاء، اور کھلونے شامل ہو سکتے ہیں۔ تخلیقی صلاحیتوں، تلاش اور مہارت کی نشوونما کو فروغ دینے کے لیے مواد کو احتیاط سے منتخب کیا گیا ہے۔
3. اسٹرکچرڈ اور فری پلے: ایکٹیویٹی میتھڈ میں اسٹرکچرڈ اور فری پلے دونوں شامل ہیں۔ ساختی سرگرمیوں میں مخصوص مقاصد اور ہدایات شامل ہوتی ہیں، جبکہ مفت کھیل بچوں کو خود دریافت کرنے اور تخلیق کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ منظم اور مفت کھیل کے درمیان توازن کا انحصار سرگرمی کے اہداف اور بچوں کی نشوونما کی ضروریات پر ہوتا ہے۔
4. سیکھنے کا ماحول: سیکھنے کے ماحول کو بچوں کے لیے دوستانہ، محفوظ اور حوصلہ افزا بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف تعلیمی مراکز یا علاقے شامل ہیں جہاں بچے مختلف سرگرمیوں میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ ان میں آرٹ کارنر، ریڈنگ کارنر، پریٹینڈ پلے ایریا، سینسری ٹیبل اور آؤٹ ڈور پلے اسپیس شامل ہو سکتے ہیں۔ ماحول کو اس طرح منظم کیا گیا ہے جو آزادانہ تلاش کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور فعال سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔
5. مشاہدہ اور تشخیص: اساتذہ یا دیکھ بھال کرنے والے سرگرمیوں کے دوران بچوں کی شراکت، پیش رفت اور کامیابیوں کا مشاہدہ اور جائزہ لیتے ہیں۔ وہ بچوں کے سیکھنے اور نشوونما کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کے لیے غیر رسمی طریقے استعمال کرتے ہیں، جیسے مشاہدہ، دستاویزات اور گفتگو۔ یہ معلومات ہدایات کو انفرادی بنانے، طاقتوں اور بہتری کے شعبوں کی نشاندہی کرنے اور بچوں اور ان کے خاندانوں کو تاثرات فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے۔

اہمیت: سرگرمی کا طریقہ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں کئی وجوہات کی بنا پر بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے:

1. ہینڈ آن لرننگ: یہ طریقہ نہایت فعال، مصروف اور تجربات حاصل کرنے والا ہے۔ بچے جب براہ راست سامان سے روبرو ہوتے ہیں اس میں ردوبدل کرتے ہیں تو وہ اس ماحول سے بہت کچھ دریافت کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار حسی تحقیق، مسائل کے حل، تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کا موقع فراہم کرتا ہے۔

2. مجموعی ترقی: اس طریقہ کار میں سرگرمیاں بچوں کی مجموعی نشوونما کو پورا کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ وہ سرگرمیاں جسمانی، علمی، سماجی، جذباتی، اور زبان کی ترقی کو فروغ دیتی ہیں۔ سرگرمیوں کے ذریعے، بچے مختلف مہارتیں حاصل کرتے ہیں، جن میں عمدہ اور حرکت آمیز مہارتیں، مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں، مواصلات کی مہارتیں، سماجی مہارتیں، اور خود اظہار خیال شامل ہیں۔

3. انفرادی سیکھنا: سرگرمی کا طریقہ انفرادی سیکھنے کے تجربات کی اجازت دیتا ہے۔ ہر بچوں کی دلچسپیاں، صلاحیتیں اور سیکھنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی سرگرمیاں فراہم کرکے، یہ طریقہ سیکھنے کی متنوع ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرتا ہے۔ اساتذہ یا دیکھ بھال کرنے والے ہر بچے کی نشوونما کی سطح، رفتار اور دلچسپیوں کے مطابق سرگرمیوں کو تیار کر سکتے ہیں۔

4. حوصلہ افزائی اور مشغولیت: پرلطف اور بامعنی سرگرمیوں میں فعال شرکت بچوں کی حوصلہ افزائی اور سیکھنے میں مشغولیت کو بڑھاتی ہے۔ سرگرمی کا طریقہ سیکھنے کا خوشگوار ماحول پیدا کرتا ہے، تعلیم کے تئیں مثبت رویہ کو فروغ دیتا ہے اور زندگی بھر سیکھنے کے تئیں لگن پیدا کرتا ہے۔

5. سماجی اور جذباتی ہنر: ان سرگرمیوں کے ذریعے، بچے سماجی مہارتیں سیکھتے ہیں، جیسے تعاون، اشتراک، ہمدردی، اور بات چیت۔ وہ اپنے جذبات کو منظم کرنا، تنازعات کو حل کرنا، اور خود میں ایک مثبت تصور پیدا کرنا بھی سیکھتے ہیں۔ یہ طریقہ سماجی تعاملات، ٹیم ورک، اور ساتھیوں اور بڑوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

6. تخلیقی صلاحیت اور تخیل: سرگرمی کا طریقہ بچوں کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں، تخیل اور اصلیت کا اظہار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جن میں آرٹ، موسیقی، کہانی سنانے، اور ڈرامہ بازی پر مشتمل سرگرمیاں شامل ہیں۔

یہاں سرگرمیوں کے کچھ نمونے پیش کیے جا رہے ہیں جنہیں ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں سرگرمی کا طریقہ استعمال کرتے ہوئے لاگو کیا جا سکتا ہے:

1. آرٹ ایکسپلوریشن: مقصد: تخلیقی صلاحیتوں اور عمدہ تحرک آمیز مہارتوں کو فروغ دینا۔

سرگرمی: بچوں کو مختلف سامان مصوری جیسے رنگ، برش، مارکر، اور کولیج بنانے کا سامان مہیا کریں۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ خود آرٹ بنانا سیکھیں جیسے اپنے پسندیدہ جانور کی تصویر بنائیں "یا" مختلف شکلوں اور رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے ایک کولیج بنائیں یا ان کے نمونے پیش کریں۔ بچوں کو تجربہ کرنے، اظہار خیال کرنے، اور خود ہدایت کردہ آرٹ کی سرگرمیوں میں مشغول ہونے دیں۔

2. نیچر واک اینڈ آبزرویشن: مقصد: مشاہداتی صلاحیتوں کو فروغ دینا اور فطرت کی تعریف کرنا۔

اس سرگرمی میں: بچوں کو قریبی پارک یا باغ میں سیر پر لے جائیں۔ پودوں، کیڑوں اور جانوروں کو قریب سے دیکھنے کے لیے انہیں خوردبینی شیشے یا دوربین فراہم کریں۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سوالات پوچھیں اور جو کچھ وہ دیکھتے ہیں اس پر بحث کریں۔ چہل قدمی کے بعد،

ایک گروپ کے طور پر جمع ہوں اور اپنے مشاہدات کو ایک دوسرے سے بیان کریں۔ مختلف پودوں اور جانوروں کی خصوصیات، ان کے رہائش گاہوں اور فطرت کے تحفظ کی اہمیت کے بارے میں بات چیت کریں۔

3. Play dough کے ساتھ حسی کھیل: مقصد: حسی تحقیق اور عمدہ حرکیاتی مہارتوں کو بڑھانا۔

سرگرمی: Play dough کے مختلف رنگوں اور مختلف ٹولز جیسے رولنگ پن، کوکی کٹر، اور پلاسٹک کے برتنوں کے ساتھ ایک پلے ڈو اسٹیشن قائم کریں۔ بچوں کو آزادانہ طور پر Play dough کو دریافت کرنے اور جوڑ توڑ کرنے دیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے ہاتھوں اور فراہم کردہ آلات کا استعمال کرتے ہوئے مختلف شکلیں، اشیاء اور ساخت بنائیں۔ یہ سرگرمی حسی نشوونما، ہاتھ سے آنکھ کی ہم آہنگی، اور تخیل کی افزائش میں مدد کرتی ہے۔

4. کہانی سنانے اور کٹھ پتلی کا کھیل: مقصد: زبان کی مہارت، تخیل اور بیانیہ کی صلاحیتوں کو فروغ دینا۔

سرگرمی: بچوں کو کہانی سنائیں یا ایک گروپ کے طور پر مل کر کہانی بنائیں۔ اس کے بعد، کہانی سے متعلق کٹھ پتلی یا Props فراہم کریں۔ بچوں کو کٹھ پتلیوں یا Props کا استعمال کرتے ہوئے کہانی کو دوبارہ سنانے کی ترغیب دیں، یا انہیں کہانی کے اپنے انداز میں یا خاکے میں بنانے دیں۔ یہ سرگرمی زبان کی نشوونما، تخلیقی صلاحیتوں اور کہانی سنانے کی مہارت کو فروغ دیتی ہے۔ یہ سرگرمی بچوں میں واقعات کو ترتیب دینے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی صلاحیت کو بھی بڑھاتی ہے۔

5. عمارت اور تعمیر: مقصد: مقامی بیداری، مسئلہ حل کرنے، اور تعاون کو فروغ دینا۔

سرگرمی: عمارت کے بلاکس، تعمیراتی سامان، اور اوزار جیسے لکڑی کے تختے، گتے کے خانے اور کنیکٹر فراہم کریں۔ بچوں کو تعاون کرنے اور ڈھانچے کی تعمیر کرنے کی ترغیب دیں، جیسے ٹاور، پل، یا مکان۔" ہم اس کو لمبا کیسے کر سکتے ہیں؟ "جیسے واضح سوالات پوچھ کر ان کی مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو سامنے لائیں۔ یا" ہم ان ٹکڑوں کو کیسے جوڑ سکتے ہیں؟ "یہ سرگرمی تخلیقی صلاحیتوں، مقامی استدلال، عمدہ حرکیاتی مہارتوں اور ٹیم ورک کو فروغ دیتی ہے۔

6. موسیقی اور حرکت: مقصد: جسمانی سرگرمی، سُر اور تال، اور خود کے تاثرات بیان کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا۔

سرگرمی: مختلف قسم کی موسیقی کو بجائیں اور بچوں کو بتائیں کہ وہ اپنے جسم کو اسی کے مطابق حرکت دیں۔ اس سرگرمی کے دوران ان کے استعمال کے لیے اسکارف، ربن یا موسیقی کے آلات فراہم کریں۔ موسیقی کی سُر اور تال سے مطابقت رکھنے کے لیے مختلف حرکات، جیسے کودنا، گھومنا اور آگے بڑھنے میں ان کی رہنمائی کریں۔ یہ سرگرمی مجموعی حرکیاتی مہارتوں، ہم آہنگی، موسیقی کی تعریف، اور خود اظہاریت کو فروغ دیتی ہے۔

یاد رکھیں کہ سرگرمی کے یہ چند نمونے ہیں، اور آپ انہیں ان بچوں کی دلچسپیوں اور ترقی کی سطحوں کے مطابق ڈھال سکتے ہیں جن کے ساتھ آپ کام کر رہے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ دل چسپ، ہاتھ سے چلنے والے تجربات فراہم کیے جائیں جو بچوں کو اپنے تجربات کے ذریعے فعال طور پر حصہ لینے، دریافت کرنے اور سیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں سرگرمی کا طریقہ استعمال کرنے والی سرگرمیوں کی فہرست:

1. سینسری بن ایکسپلوریشن: حسی بن کو چاول، پھلیاں، پانی کے موتیوں، یا ریت جیسے مواد سے بھریں۔ بچوں کو حسی مواد کو دریافت کرنے اور ان میں ہیرا پھیری کرنے کے لیے اسکوپس، فنل اور کنٹینرز فراہم کریں۔ یہ سرگرمی حسی کھوج، عمدہ حرکیاتی مہارت، اور تصوراتی کھیل کو فروغ دیتی ہے۔

2. سائنس کا تجربہ: سائنس کے سادہ تجربات کریں، جیسے بیکنگ سوڈا اور سرکہ کو ملا کر ایک تیز ردعمل پیدا کرنا، یا پانی اور Prism سے دھنک/ قوس قزح بنانا۔ بچوں کو پیشین گوئی کرنے، مشاہدہ کرنے اور نتائج پر بحث کرنے میں مشغول کریں۔ یہ سرگرمی سائنسی سوچ، تجسس، اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

3. ڈرامائی پلے سینٹر: مختلف کردار ادا کرنے والے منظر ناموں سے متعلق Props اور ملبوسات کے ساتھ ایک ڈرامائی کھیل کا علاقہ ترتیب دیں، جیسے باورچی خانہ، ڈاکٹر کا دفتر، یا سبزی فروخت کرنے والی دوکان، پوسٹ آفس، گروسری اسٹور۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ دکھاوے کے کھیل میں مشغول ہوں، مختلف کردار ادا کریں اور منظر نامے پر عمل کریں۔ یہ سرگرمی زبان کی نشوونما، سماجی مہارتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کو بڑھاوا دیتی ہے۔

4. نیچر کولیج: بچوں کو قدرتی سیر پر لے جائیں اور قدرتی اشیا جیسے پتے، پھول اور چھڑیاں اکٹھی کریں۔ گوند اور کاغذ فراہم کریں، اور انہیں قدرتی اشیا کا استعمال کرتے ہوئے کولاز بنانے کی ترغیب دیں۔ یہ سرگرمی تخلیقی صلاحیتوں، عمدہ حرکیاتی مہارتوں، اور قدرتی ماحول کی تعریف کو اور لگاو میں فروغ دیتی ہے۔

5. کٹھ پتلی شو: کاغذ کے تھیلے، موزے، یا پاپسیکل اسٹکس جیسے دست کاری کے مواد کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کو خود سے کٹھ پتلی بنانے میں مدد کریں۔ کہانیوں اور کرداروں کو ایجاد کر کے ایک کٹھ پتلی شو تیار کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ یہ سرگرمی زبان کی نشوونما، تخیل اور کہانی سنانے کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔ ساتھ ہی سماجی تانے بانے کے سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

6. رکاوٹ کا کورس: شنک، سرنگوں، قدم رکھنے والے پتھروں اور ہیولا ہوپس کا استعمال کرتے ہوئے رکاوٹ کا کورس ترتیب دیں۔ کورس کے ذریعے بچوں کی رہنمائی کریں، انہیں رینگنے، چھلانگ لگانے، توازن قائم کرنے اور چڑھنے کی ترغیب دیں۔ یہ سرگرمی مجموعی موٹر/ حرکی مہارتوں، ہم آہنگی، اور مکانی بیداری کو فروغ دیتی ہے۔

7. تعاونی آرٹ پروجیکٹ: کاغذ کی ایک بڑی شیٹ یا کینوس فراہم کریں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ مختلف آرٹ کے سامان جیسے پینٹ، مارکر یا کریون کا استعمال کرتے ہوئے ایک باہمی آرٹ ورک بنانے کے لیے مل کر کام کریں۔ جس سے وہ رقص یا سرگرمی میں پُر جوش حصّہ لے۔ یہ سرگرمی ٹیم ورک، تخلیقی صلاحیتوں اور مواصلات کو فروغ دیتی ہے۔

8. چھانٹنا اور درجہ بندی کرنا: مختلف قسم کی اشیاء یا تصویریں اور چھانٹنے والی ٹرے فراہم کریں۔ بچوں کو مختلف صفات جیسے رنگ، شکل یا سائز کی بنیاد پر اشیاء کو ترتیب دینے اور درجہ بندی کرنے کو کہیں۔ یہ سرگرمی علمی ترقی، منطقی سوچ، اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کی حمایت کرتی ہے۔

9. موسیقی اور رقص: مختلف اقسام کی موسیقی بجائیں اور بچوں کو تحریک اور رقص کے ذریعے اظہار خیال کرنے کی ترغیب دیں۔ سرگرمی کے دوران ان کے استعمال کے لیے موسیقی کے آلات یا اسکارف فراہم کریں۔ یہ سرگرمی مجموعی حرکیاتی مہارتوں، ہم آہنگی، تال، اور خود اظہاریت کو فروغ دیتی ہے۔

10. آؤٹ ڈور ایکسپلوریشن: بچوں کو قدرتی ماحول جیسے باغ یا پارک میں آؤٹ ڈور ایکسپلوریشن واک پر لے جائیں۔ انہیں پودوں، کیڑے مکوڑوں یا جانوروں کا مشاہدہ کرنے اور ان کے بارے میں بات چیت کرنے کی ترغیب دیں۔ بات چیت میں مشغول ہوں اور قدرتی دنیا کے بارے میں تجسس کی حوصلہ افزائی کریں۔

ان سرگرمیوں کو بچوں کی عمر، دلچسپیوں اور نشوونما کی سطح کی بنیاد پر ڈھالنا یاد رکھیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ دل چسپ اور ہینڈ آن تجربات فراہم کیے جائیں جو فعال شرکت، تلاش اور سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

Source: https://www.kutuki.in/post/early-childhood-education-in-india

3.4 مونٹیسوری طریقہ، والڈورف سٹینر کا طریقہ، ریگیو ایمیلیا کا طریقہ

(Montessori Method, Waldorf Steiner Method, Reggio Emilia's method)

مونٹیسوری طریقہ: (Montessori Method)

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں مونٹیسوری طریقہ ڈاکٹر ماریہ مونٹیسوری کے تیار کردہ اصولوں اور طریقوں کی پیروی کرتا ہے۔ یہاں مونٹیسوری طریقہ کا ایک جائزہ دیا جارہا ہے جیسے ECCE میں لاگو کیا گیا ہے:

1. تیار ماحول: مونٹیسوری کلاس روم کو احتیاط سے تیار ماحول کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جو چھوٹے بچوں کی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ یہ مختلف قسم کے مونٹیسوری مواد اور سرگرمیوں کے ساتھ الگ الگ سیکھنے والے علاقوں میں منظم کیا گیا ہے جو اپنی اپنی سطح پر بچوں کے لیے قابل رسائی ہیں۔

2. سیلف ڈائریکٹڈ لرننگ: مونٹیسوری تعلیم آزادی اور خود ہدایتی اکتساب کو فروغ دینے پر بہت زور دیتی ہے۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ مختلف اختیارات میں سے اپنی سرگرمیوں کا انتخاب کریں اور اپنی رفتار سے کام کریں۔ اساتذہ سہولت کار کے طور پر کام کرتے ہیں اور بچوں کے سیکھنے کے تجربات میں رہنمائی اور معاونت کرتے ہیں۔

3. مونٹیسوری مواد: مونٹیسوری مواد کو خاص طور پر خود کو درست کرنے اور سیکھنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ مواد انتہائی محتاط انداز میں سے ترتیب دیئے گئے ہیں اور آہستہ آہستہ تصورات اور مہارتوں کو متعارف کراتے ہیں۔ وہ بچوں کے حواس کو مصروف رکھتے ہیں اور ٹھوس تجربات فراہم کرتے ہیں جن سے فہم اور مہارت کی نشو و نما کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

4. مخلوط عمر کے گروپ: مونٹیسوری ECCE ترتیب میں، مختلف عمروں کے بچے عام طور پر ایک ہی کلاس روم میں اکٹھے سیکھتے ہیں۔ مخلوط عمر کی یہ گروپ بندی چھوٹے بچوں کو اپنے علم کو تقویت دینے اور قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے بڑے ساتھیوں اور بڑے بچوں سے سیکھنے کی اجازت دیتی ہے۔

5. عملی زندگی کی مہارتیں: مونٹیسوری تعلیم عملی زندگی کی مہارتوں کو اہمیت دیتی ہے، جیسے لباس پہننا، صفائی ستھرائی، اور ماحول کی دیکھ بھال۔ یہ سرگرمیاں نہ صرف حرکیاتی عمدہ مہارتوں کو فروغ دیتی ہیں بلکہ خود مختاری، ذمہ داری اور خود کی دیکھ بھال کی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیتی ہیں۔

6. حسی دریافت: مونٹیسوری طریقہ ابتدائی بچپن کی نشو و نما میں حسی تجربات کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ مونٹیسوری مواد اور سرگرمیاں بچوں کے حواس کو مشغول کرنے اور سائز، شکل، رنگ، ساخت، آواز اور بو کے بارے میں ان کے ادراک کو بہتر بنانے کے لیے بنائی گئی ہیں۔

7. زبان اور ریاضی کی ترقی: مونٹیسوری مواد زبان اور ریاضی کی نشو و نما کے لیے تجربات فراہم کرتے ہیں۔ زبانی مواد بچوں کو الفاظ، صوتی آگاہی، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔ ریاضی کے مواد میں عدد، گنتی، اضافہ، گھٹاؤ اور جیومیٹری جیسے تصورات متعارف کرائے جاتے ہیں۔

8. امن کی تعلیم: مونٹیسوری تعلیم پر امن اور باعزت تعلیمی ماحول پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ بچوں کو تنازعات کے حل کی مہارتیں، ہمدردی، اور اپنوں اور دوسروں نیز ماحول کا احترام سکھایا جاتا ہے۔ ماحول میں رس بس جانا، لوگوں سے تال میل کرنا، بہترین مطابقت اس تعلیم کا بنیادی مقصد ہے۔

9. انفرادی تعلیم: مونٹیسوری تعلیم ہر بچے کی منفرد ترقیاتی ضروریات اور دلچسپیوں کو تسلیم کرتی اور ان کا احترام کرتی ہے۔ اساتذہ بچوں کی ترقی کا مشاہدہ کرتے اور جائزہ لیتے ہیں اور ان کی ترقی کی سطح اور تیاری کی بنیاد پر انھیں انفرادی مدد اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

10. والدین کی شمولیت: مونٹیسوری تعلیم والدین اور اساتذہ کے درمیان شراکت کو اہمیت دیتی ہے۔ والدین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچے کی تعلیم میں سرگرمی سے حصہ لیں، اساتذہ کے ساتھ تعاون کریں، اور سیکھنے کی کمیونٹی میں شامل ہوں۔

مجموعی طور پر، ECCE میں مونٹیسوری طریقہ کا مقصد آزادی، اندرونی محرکہ، اور تاعمر سیکھنے کے جذبے کو فروغ دینا ہے۔ یہ ایک پرورش اور مصروف ماحول فراہم کرتا ہے جو چھوٹے بچوں کی مجموعی نشو و نما میں معاونت کرتا ہے۔

والڈورف اِسٹینر کا طریقہ: Warldorf Stener Method

والڈورف اِسٹینر طریقہ کو والڈورف ایجوکیشن کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، یہ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE) کا ایک طریقہ ہے جسے روڈولف اسٹینر نے تیار کیا ہے۔ یہاں والڈورف سٹینر کے اس طریقہ کار کا ایک جائزہ دیا جا رہا ہے جیسے ECCE میں لاگو کیا گیا ہے:

1. ہمہ گیر ترقی: والڈورف اِسٹینر کا طریقہ بچے کی فکری، جذباتی، جسمانی اور روحانی جہتوں کو سمیٹتے ہوئے ان کی مجموعی نشوونما پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یہ تسلیم کرتا ہے کہ بچوں میں منفرد صلاحیتیں اور نشوونما کے مراحل ہوتے ہیں جن کی پرورش کی ضرورت ہوتی ہے۔
2. کھیل پر مبنی اکتساب/ پلے بیسڈ لرننگ: والڈورف ECCE میں کھیل کو سیکھنے کا ایک مرکزی پہلو سمجھا جاتا ہے۔ بچے اپنی علمی، سماجی اور جذباتی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے تخیلاتی کھیل، تخلیقی سرگرمیوں، اور تلاش میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ کھیل بچے کے فطری تجسس، تخلیقی صلاحیتوں اور خود سے اظہار خیال کی حمایت کرتا ہے۔
3. معمولات: والڈورف ECCE روزمرہ کی تال اور معمول کے قیام کو اہمیت دیتا ہے۔ مستقل اور متوقع معمولات تحفظ کا احساس فراہم کرتے ہیں اور بچے کی مجموعی فلاح و بہبود میں معاون ہوتے ہیں۔ دن کی تشکیل سرگرمیوں کے توازن کو شامل کرنے کے لیے کی گئی ہے، بشمول فعال اور پر سکون اوقات۔
4. فنکارانہ اور عملی سرگرمیاں: والڈورف ECCE فنکارانہ اور عملی سرگرمیوں پر بہت زیادہ زور دیتا ہے۔ بچے کہانی سنانے، ڈرائنگ، پینٹنگ، ہینڈورک، موسیقی، تحریک اور باغبانی جیسی سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں تخلیقی صلاحیتوں، عمدہ حرکیاتی مہارتوں، اور خوبصورتی اور فطرت کی تعریف کو فروغ دیتی ہیں۔
5. فطرت اور بیرونی تعلیم: والڈورف ECCE فطرت اور قدرتی ماحول کے ساتھ گہرے تعلق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بچے اہم وقت باہر گزارتے ہیں، فطرت کی سیر، باغبانی اور تلاش میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ قدرتی دنیا کے لیے ماحولیاتی ذمہ داری اور احترام کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔
6. رول ماڈل کے طور پر استاد: والڈورف کے اساتذہ بچوں کے لیے مثبت طرز عمل اور اقدار کی ماڈلنگ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ رہنمائی اور سہولت کار کے طور پر کام کرتے ہوئے ایک تربیت کنندہ اور معاون تعلیمی ماحول کو فروغ دیتے ہیں۔ اساتذہ اکثر کئی سالوں تک بچوں کے ایک ہی گروپ کے ساتھ رہتے ہوئے مضبوط تعلقات استوار کرتے ہیں اور ہر بچے کی ضروریات کو سمجھتے ہیں۔
7. تعلیم کا تاخیر سے تعارف: والڈورف ECCE تعلیم کے رسمی تعارف جیسے لکھنا، پڑھنا میں کچھ دنوں تک تاخیر کرتا ہے، اس کے بجائے، ابتدائی سالوں کے دوران سماجی مہارتوں، تخلیقی صلاحیتوں، اور جسمانی ہم آہنگی میں ایک مضبوط بنیاد تیار کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔

8. کہانی سنانااور زبانی روایت: کہانی سناناوالڈورف ECCE کاایک اہم پہلو ہے۔بچوں کو بھرپور زبانی روایات کا سامنا کروایا جاتا ہے اور وہ کہانی سنانے، کٹھ پتلی بنانے اورڈرامائی کھیل میں مصروف رکھے جاتے ہیں۔یہ عمل تخیل، زبان کی نشوونما، اور سننے کی مہارت کو متحرک کرتا ہے۔

9. والدین کی شمولیت: والڈورف ECCE بچوں کی تعلیم میں ان کے والدین کی شمولیت کو اہمیت دیتا ہے۔والدین کو اکتسابی عمل میں شراکت دار کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اسکول کی سرگرمیوں، تہواروں، اور والدین اساتذہ کانفرنسوں میں شرکت کریں۔

10. بہبود پر زور: والڈورف سٹینر کا طریقہ بچے کی مجموعی بہبود کو ترجیح دیتا ہے۔یہ پرورش اور معاون ماحول کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے جو بچے کی جذباتی، سماجی اور جسمانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

مجموعی طور پر، ECCE میں Waldorf Steiner طریقہ کا مقصد ایک مکمل اور بچوں کو دھیان میں رکھ کر تعلیمی تجربہ فراہم کرنا ہے جو بچے کے تخیل، تخلیقی صلاحیتوں اور سیکھنے کی دلچسپی کو پروان چڑھاتا ہے۔یہ حیرت کے احساس، فطرت کے احترام، اور اچھے افراد کی نشوونما کو فروغ دیتا ہے۔

ریگیوایمیلیاکانقطہ نظر: (Reggio Emilia Method)

Reggio Emilia اپروچ ایک تعلیمی فلسفہ ہے جس کی ابتدا اٹلی کے ریگیو ایمیلیا کے علاقے میں ہوئی۔ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE) میں لاگو کردہ Reggio Emilia طریقہ کا ایک جائزہ درج ذیل ہے:

1. ہنگامی نصاب: Reggio Emilia نقطہ نظر ایک ایسے ابھرتے ہوئے نصاب پر زور دیتا ہے جو بچوں کی دلچسپیوں، سوالات اور خیالات سے ابھرتا ہے۔اساتذہ بچوں کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرکے دستاویز تیار کرتے ہیں اور اس دستاویزات کو منصوبہ بندی کرنے اور اکتساب سے متعلق معنی خیز تجربات تخلیق کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

2. پروجیکٹ پر مبنی سیکھنا: پروجیکٹس Reggio Emilia کے طریقہ کار میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ بچے طویل مدتی تحقیقات اور باہمی تعاون کے منصوبوں میں مشغول ہوتے ہیں ان کو ممکن بنانے کے لیے یہ پروجیکٹ اکثر بچوں کی دلچسپیوں کی بنیاد پر تیار ہوتے ہیں اور ان میں اظہار کی مختلف شکلیں شامل ہوتی ہیں، جیسے آرٹ، ڈرامہ اور تحقیق وغیرہ۔

3. دستاویزی: دستاویزکاری Reggio Emilia کے نقطہ نظر میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اساتذہ اور بچے اپنے سیکھنے کے تجربات کو تصویروں، ویڈیوز، تحریری عکاسیوں اور ڈسپلے کے ذریعے مرتب کرتے ہیں۔ دستاویزکاری تعلیم کو مرئی بناتی ہے، والدین کو کے شمولیت کو حقیقی بنائی ہے۔ یہ عمل بچوں کی عکاسی اور ماحول الہ ذات کی تشخیص میں ایک آلہ کے طور پر کام کرتی ہے۔

4. ماحولیات کا کردار: Reggio Emilia کے نقطہ نظر میں ماحول کو" تیسرا استاد "سمجھا جاتا ہے۔ درس گاہوں کو قدرتی روشنی، لچکدار جگہوں، اور مواد اور وسائل کی بھرپور مقدار کے ساتھ کشادہ، خوش نما، اور جمالیاتی لحاظ سے متاثر کن ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ یہ اطراف کے ماحول کی دریافت ماحول (ایکسپلوریشن)، تخلیقی صلاحیتوں اور آزادی کی حمایت کرتا ہے۔

5. تعلقات کی اہمیت: Reggio Emilia کا نقطہ نظر تعلقات اور تعاون کو اہمیت دیتا ہے۔ اساتذہ بچوں، خاندانوں اور کمیونٹی کے ساتھ مضبوط، باعزت تعلقات استوار کرتے ہیں۔ وہ والدین کو تعلیمی سفر میں شراکت دار کے طور پر دیکھتے ہیں اور انہیں فیصلہ سازی اور سرگرمیوں میں شامل کرتے ہیں۔

6. اظہار کی متعدد شکلیں: Reggio Emilia نقطہ نظریہ تسلیم کرتا ہے کہ بچوں کے پاس اظہار کی متعدد زبانیں ہیں، بشمول فن، موسیقی، تحریک اور ڈرامائی کھیل۔ یہ تاثراتی شکلیں سیکھنے کے عمل میں ضم ہو جاتی ہیں، جس سے بچوں کو بات چیت کرنے، دریافت کرنے اور اپنے خیالات اور احساسات کی نمائندگی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ طریقہ خود اظہار کو فن کے ذریعے پیش کرنے پر زور دیتا ہے

7. تحریک اور سہارے: اساتذہ تحریک، کھلے عام مواد، اور ایسے سوالات فراہم کرتے ہیں جو بچوں میں تجسس اور تنقیدی سوچ کو جنم دیتے ہیں۔ وہ مدد اور رہنمائی کی پیشکش کرتے ہوئے بچوں کے سیکھنے کو ان کے سیکھنے کے عمل کی ملکیت حاصل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

8. بچوں کی قابلیت کا احترام: Reggio Emilia اپروچ بچوں کی قابلیت پر پختہ یقین رکھتا ہے۔ بچوں کو ان کے سیکھنے میں فعال شراکت دار کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور ان میں دنیا کے بارے میں اپنے علم اور نظریات وضع کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

9. تعاون اور مواصلات پر توجہ: Reggio Emilia نقطہ نظر میں تعاون اور مواصلات کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ بچے چھوٹے گروپوں میں مل کر کام کرتے ہیں، مکالمے میں مشغول ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔ یہ سماجی مہارت، تعاون، اور طبقہ جاتی احساس کی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

10. کمیونٹی کی مصروفیت: Reggio Emilia کا طریقہ وسیع تر کمیونٹی کے ساتھ روابط پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بچے فیلڈ ٹرپ، کمیونٹی پروجیکٹس، یا مقامی تنظیموں کے ساتھ تعاون میں مشغول ہو سکتے ہیں، جس سے وہ معاشرے میں اپنے مقام کے بارے میں سمجھ پیدا کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی حقوق و فرائض کے ربط کو بھی جان سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر، ECCE میں Reggio Emilia طریقہ بچوں کی قیادت میں سیکھنے، تعاون، اور اظہار کی متعدد شکلوں کے استعمال کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ یہ چھوٹے بچوں کے لیے بامعنی اکتساب کے تجربات کو فروغ دینے میں دستاویزات، تعلقات اور ماحول کے کردار کی قدر کرتا ہے۔

Source: https://medium.com/pallikkoodam-coimbatore/is-reggio-emilia-right-for-your-child-the-pros-and-cons-of-reggio-emilia-bb77ce680200

3.5 کوآپریٹو لرننگ- معنی، اصول اور حکمت عملی

(Cooperative Learning- Meaning, Principles and Strategies)

مفہوم: کوآپریٹو لرننگ ایک تدریسی طریقہ ہے جس میں طلباء کو اکتساب کے مشترکہ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے چھوٹے گروپوں میں مل کر کام کرنا شامل ہے۔ یہ بچوں کے درمیان تعاون، مواصلات، اور مثبت باہمی انحصار کو فروغ دیتا ہے۔ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کے تناظر میں، کوآپریٹو لرننگ بچوں کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہونے، خیالات کا اشتراک کرنے، مسائل کو حل کرنے اور ایک دوسرے سے سیکھنے کی ترغیب دیتی ہے۔

کوآپریٹو لرننگ کے اصول: (Principles of Cooperative Learning:)

1. مثبت باہمی انحصار: کوآپریٹو سیکھنے کی ترتیب میں بچے سمجھتے ہیں کہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے وہ سب ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی انفرادی کوششیں مجموعی طور پر گروپ کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
2. انفرادی جوابدہی: ہر بچہ اپنی خود اکتسابی کا ذمہ دار ہے اور گروپ کی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے۔ انفرادی احتساب اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر کوئی سرگرمی میں حصہ لے اور گروپ کے اندر اپنا کردار کرے۔
3. مساوی شرکت: کوآپریٹو لرننگ تمام بچوں کے لیے یکساں شرکت اور شراکت کے مواقع کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ ہر بچے کی آواز اور خیالات قابل قدر ہیں، یہ طریقہ ایک جامع اور معاون تعلیمی ماحول کو فروغ دیتا ہے۔

4. بیک وقت تعامل: کوآپریٹو اکتساب کے ڈھانچے بچوں کے درمیان بیک وقت تعامل کو فروغ دیتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ گروپ کے تمام اراکین فعال طور پر مصروف ہیں اوران کے پاس اپنے خیالات اور علم کو ایک دوسرے کے اشتراک و تعاون کے ذریعے پہچاننے کے مواقع ہیں۔یعنی ساجھا کرنے کے بھرپور موقع ہے۔

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں کوآپریٹو اکتساب کے لیے حکمت عملی:

1. Think-Pair-Share: بچوں کو انفرادی طور پر سوچنے کے لیے کوئی سوال یا مسئلہ دیا جاتا ہے۔اس کے بعد وہ اپنے خیالات پر تبادلہ خیال کرنے اور اپنے خیالات کا اشتراک کرنے کے لیے ایک پارٹنر کے ساتھ جوڑا بناتے ہیں۔آخر میں، جوڑے اپنے خیالات بڑے گروپ کے ساتھ بانٹتے ہیں۔یہ حکمت عملی سننے کی قوت کو فعال بنانے کے ساتھ، خیالات کے اظہار اور باعزت مواصلات کو فروغ دیتی ہے۔
2. Circle the Sage: بچے ایک دائرے میں بیٹھتے ہیں، اور ایک بچے کو" بابا "یا کسی مخصوص موضوع کے ماہر کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ بابا گروپ کے ساتھ اپنے علم یا مہارت کا اشتراک کرتے ہیں، اور دوسرے بچے سوالات پوچھتے ہیں یا اضافی بصیرت فراہم کرتے ہیں۔یہ حکمت عملی سننے کی قوت کو فعال بنانے کے ساتھ، سوال کرنے کی مہارت، اور باعزت تعامل کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔
3. نمبر شدہ(Numbered Heads): گروپ کے ہر بچے کو ایک نمبر دیا جاتا ہے۔استاد کوئی سوال پوچھتا ہے یا کوئی مسئلہ پیش کرتا ہے، اور پھر ایک نمبر پر کال کرتا ہے۔اس نمبر کے ساتھ بچہ گروپ کا ترجمان بن جاتا ہے اور اپنے گروپ کے ردعمل کو شیئر کرتا ہے۔یہ حکمت عملی باہمی تعاون کے ساتھ مسائل کے حل، تنقیدی سوچ اور فعال شرکت کو فروغ دیتی ہے۔
4. Jigsaw: : بچوں کو چھوٹے گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، اور ہر گروپ کسی خاص موضوع یا بڑے تصور کے پہلو کا ماہر بن جاتا ہے۔ اپنے تفویض کردہ موضوع کے بارے میں تحقیق اور سیکھنے کے بعد، ہر گروپ کا ایک رکن دوسرے گروپوں کے نمائندوں کے ساتھ ایک نیا گروپ بناتا ہے۔اس نئے گروپ میں، بچے اپنی مہارت کا اشتراک کرتے ہیں اور اجتماعی طور پر موضوع کی ایک جامع تفہیم تیار کرتے ہیں۔جیگس حکمت عملی کوآپریٹو اکتساب، تحقیقی مہارتوں، اور معلومات کی ترکیب کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیتی ہے۔
5. گروپ پروجیکٹس: بچے کسی پروجیکٹ یا سرگرمی کی منصوبہ بندی کرنے، ڈیزائن کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے چھوٹے گروپوں میں کام کرتے ہیں۔ گروپ کا ہر رکن اپنی مہارت اور علم، تعاون کو فروغ دینے، کاموں کی تقسیم، اور مشترکہ ذمہ داری میں حصہ لیتا ہے۔
6. پیر ٹیوشن: بچے جوڑے میں کام کرتے ہیں، ایک بچہ ٹیوٹر کے طور پر اور دوسرا ٹیوٹی کے طور پر کام کرتا ہے۔ٹیوٹر ٹیوٹی کو کسی تصور یا ہنر کو سمجھنے اور سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔یہ حکمت عملی ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ تعلیم اور باہمی تعاون میں فروغ دیتی ہے۔

7۔ یہ کوآپریٹو اکتساب کی حکمت عملی بچوں کے لیے بامعنی بات چیت میں مشغول ہونے، ایک دوسرے کے سیکھنے میں مدد کرنے، اور اہم سماجی اور علمی مہارتوں کو فروغ دینے کے مواقع پیدا کرتی ہے۔وہ تعلق کے احساس کو فروغ دیتے ہیں، فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اور ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں سیکھنے کے مجموعی تجربے کو بڑھاتے ہیں۔

ECCE میں کوآپریٹو اکتساب کی حکمت عملی فعال شرکت، ہم مرتبہ کی بات چیت، اور مشترکہ سیکھنے کے تجربات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ کوآپریٹو سیکھنے کی حکمت عملی بچوں کے لیے بامعنی بات چیت میں مشغول ہونے، ایک دوسرے کے سیکھنے میں مدد کرنے، اور اہم سماجی اور علمی مہارتوں کو فروغ دینے کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ وہ سماجی مہارتوں، تنقیدی سوچ، تعلق کے احساس کو فروغ دیتے ہیں، فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اور ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں سیکھنے کے مجموعی تجربے کو بڑھاتے ہیں۔

Source:https://medium.com/tegs/cooperative-learning-199a6cdf9a10

3.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- پلے وے میتھڈ ایک تعلیمی طریقہ ہے جو کھیل کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ یہ بچوں کے مختلف کھیلوں میں مصروف ہونے کے فطری رجحان کو تسلیم کرتا ہے اور ان سرگرمیوں کو اکتساب کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ کھیل کے مراحل ایکسپلوریٹری پلے، ہیرا پھیری، تعمیری کھیل، تصوراتی کھیل اور تخلیقی کھیل ہیں۔ پلے وے میتھڈ میں پلے کی اقسام فزیکل پلے، جسمانی کھیل، سماجی کھیل، سوشل پلے، کوگنیٹو پلے، ذہنی کھیل، لینگوئج پلے، لسانی کھیل اور سینسری، حسی کھیل پلے ہیں۔ پلے وے طریقہ کی اہمیت ہے کہ یہ کلی ترقی، حوصلہ افزائی اور مشغولیت، انفرادی اکتساب، سماجی اور جذباتی مہارتوں، تخلیقی صلاحیتوں اور تخیل اور طویل مدتی سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔
- سرگرمی کا طریقہ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE) میں استعمال ہونے والا ایک نقطہ نظر ہے جو Hand on Learning سرگرمیوں اور فعال مشغولیت کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ یہ تجرباتی اکتساب کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور بچوں کو علم، ہنر اور سمجھ حاصل کرنے کے لیے مختلف سرگرمیوں میں سرگرمی سے حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ سرگرمی کا طریقہ بامعنی اور متعلق سیکھنے کے تجربات فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو چھوٹے بچوں کی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔
- مونٹیسوری طریقہ کا مقصد آزادی، اندرونی محرک، اور سیکھنے کے لیے تاعمر فروغ دینا ہے۔ یہ ایک تربیت کنندہ اور مصروف ماحول فراہم کرتا ہے جو چھوٹے بچوں کی مجموعی نشوونما میں معاونت کرتا ہے۔

- والڈورف سٹینر میتھڈ کا مقصد ایک مکمل اور بچوں پر مبنی تعلیمی تجربہ فراہم کرنا ہے جو بچے کے تخیل، تخلیقی صلاحیتوں اور اکتساب سے تاعمر لگاؤ کو پروان چڑھاتا ہے۔ یہ حیرت کے احساس، فطرت کے احترام، اور اچھے افراد کی نشو و نما کو فروغ دیتا ہے۔
- ECCE میں Reggio Emilia طریقہ بچوں کی قیادت میں سیکھنے، تعاون، اور اظہار کی متعدد شکلوں کے استعمال کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ یہ چھوٹے بچوں کے لیے بامعنی اکتساب کے تجربات کو فروغ دینے میں دستاویزات، تعلقات اور ماحول کے کردار کی قدر کرتا ہے۔
- ECCE میں کوآپریٹو اکتساب کی حکمت عملی فعال شرکت، ہم گروپ تعامل، اور مشترکہ سیکھنے کے تجربات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ کوآپریٹو سیکھنے کی حکمت عملی بچوں کے لیے بامعنی بات چیت میں مشغول ہونے، ایک دوسرے کے سیکھنے میں مدد کرنے، اور اہم سماجی اور علمی مہارتوں کو فروغ دینے کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ وہ سماجی مہارتوں، تنقیدی سوچ، تعلق کے احساس کو فروغ دیتی ہیں، فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، اور ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں سیکھنے کے مجموعی تجربے کو بڑھاتی ہیں۔

3.7 فرہنگ (Glossary)

الفاظ	معنی	مثال
Approach نقطہ نظر	وہ نظریہ یا فلسفہ جس میں کسی موضوع کو، اس معاملے میں، تدریس اور سیکھنے سے کیسے رجوع کیا جانا چاہیے۔	پلے وے طریقہ ایک تعلیمی طریقہ ہے جو کھیل کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔
Method طریقہ	: کسی زبان یا مضمون کو سکھانے کا مخصوص طریقہ، جس میں تکنیکوں کا ایک مجموعہ شامل ہے جو تدریس کے ایک خاص نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔	مونٹیسوری طریقہ میں ایک تیار ماحول میں ہینڈ آن، خود ڈائریکٹ سیکھنا شامل ہے۔
Technique تکنیک	مخصوص عملی کام یا سرگرمیاں جو سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے تدریسی طریقوں میں استعمال ہوتی ہیں۔	"Numbered Heads" ایک کوآپریٹو سیکھنے کی تکنیک ہے جہاں گروپ میں ہر بچے کو ایک نمبر تفویض کیا جاتا ہے۔
Play-way Method پلے وے کا طریقہ	ایک تعلیمی نقطہ نظر جو کھیل کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے، جستجو، تخلیقی صلاحیتوں اور خود کو دریافت کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔	تصوراتی کھیل اور تعمیری کھیل پلے وے میتھڈ کے مراحل ہیں۔

Cooperative Learning تعاون سے سیکھنا	ایک تدریسی نقطہ نظر جہاں طلباء ایک مشترکہ سیکھنے کا ہدف حاصل کرنے کے لیے چھوٹے گروپوں میں مل کر کام کرتے ہیں۔	"Think-Pair-Share" : ایک کوآپریٹو سیکھنے کی حکمت عملی ہے جو انفرادی عکاسی اور گروپ ڈسکشن کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔
Montessori Method مونٹیسوری طریقہ	ڈاکٹر ماریا مونٹیسوری کی طرف سے تیار کردہ ایک تعلیمی نقطہ نظر، جو ایک تیار ماحول میں خود ہدایت یافتہ سیکھنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔	مونٹیسوری مواد کو خود کو درست کرنے اور سیکھنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔
Waldorf Steiner Method والڈورف سٹینر کا طریقہ	ایک تعلیمی نقطہ نظر جس میں مجموعی ترقی، کھیل پر مبنی سیکھنے، اور فنکارانہ سرگرمیوں پر زور دیا جاتا ہے۔	والڈورف کی تعلیم استاد کے کردار کو مثبت رویے کے نمونے کے طور پر اہمیت دیتی ہے۔
Reggio Emilia Approach	اٹلی میں شروع ہونے والا ایک تعلیمی فلسفہ، بچوں کو زیر قیادت سیکھنے، منصوبوں، اور ابلاغ کی اظہاری شکلوں پر زور دیتا ہے۔	دستاویز کاری Reggio Emilia اپروچ کا ایک کلیدی پہلو ہے، جس سے سیکھنے کے تجربات نظر آتے ہیں۔
Prepared Environment تیار ماحول:	مونٹیسوری طریقہ میں، ایک منظم اور احتیاط سے تیار کردہ سیکھنے کی جگہ جو بچوں کی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔	مونٹیسوری کلاس رومز میں بچوں کے لیے مختلف مواد کے ساتھ سیکھنے کے الگ الگ علاقے ہوتے ہیں۔
Emergent Curriculum ہنگامی نصاب	Reggio Emilia اپروچ میں، ایک نصاب جو بچوں کی دلچسپیوں، سوالات اور خیالات سے نکلتا ہے۔	اساتذہ بچوں کی سرگرمیوں کا مشاہدہ اور دستاویز کرتے ہیں تاکہ ان کی دلچسپیوں کی بنیاد پر سیکھنے کے بامعنی تجربات کی منصوبہ بندی کی جاسکے۔

3.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں پلے وے طریقہ کا بنیادی زور کس پر ہے؟

a) حقائق کی یادداشت
b) کھیل کے ذریعے سیکھنا
c) سخت تعلیمی نصاب
d) معیاری جانچ

2. Reggio Emilia کے نقطہ نظر سے، دستاویزات کی کیا اہمیت ہے؟

a) حقائق کی یادداشت
b) پیرنٹ ٹیچر کانفرنسز
c) سیکھنے کو مرئی بنانا
d) معیاری جانچ

3. مونٹیسوری طریقہ انفرادی سیکھنے کو کیسے فروغ دیتا ہے؟

a) گروپ لیکچرز
b) روٹ حفظ
c) تیار ماحول
d) معیاری جانچ

4. 4-ابتدائی بچپن کی تعلیم میں ماہرین تعلیم کے لیے والڈورف سٹینر کا طریقہ کیا ہے؟

a) رسمی ماہرین تعلیم کا ابتدائی تعارف
b) رسمی ماہرین تعلیم کا تاخیر سے تعارف
c) معیاری جانچ پر توجہ دیں
d) حفظ پر مبنی نصاب

5. کوآپریٹو لرننگ گروپ کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے کس اصول پر زور دیتی ہے؟

a) مثبت باہمی انحصار
b) انفرادی مقابلہ
c)سخت درجہ بندی
d) حفظ پر مبنی تعلیم

6. مونٹیسوری طریقہ میں استاد کا کیا کردار ہے؟

a)لیکچرز اور براہ راست سرگرمیاں
b)سہولت فراہم کرنا اور رہنمائی کرنا، ایک سہولت کار کے طور پر کام کرنا
c)معیاری ٹیسٹ کا انتظام کریں
d)قوانین اور نظم وضبط کو سختی سے نافذ کریں۔

7. پلے وے میتھڈ میں، کس قسم کے ڈرامے میں خیالی کردار ادا کرنا اور یقین کرنے والے منظر ناموں میں مشغول ہونا شامل ہے؟

a)تحقیقاتی کھیل
b)ہیرا پھیری کا کھیل
c)تخیلاتی کھیل
d)تعمیری کھیل

8. ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں سرگرمی کا طریقہ کیا ہے؟

a) Rote Learning یادداشت
b) ساختی لیکچرز

c) ہینڈآن(Hand on)سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنا d) معیاری جانچ

9. والڈورف سٹینر کاطریقہ تعلیم میں ماحول کے کردار کو کیسے دیکھتا ہے؟

a) سخت اور منظم b) بطور "تیسرے استاد"

c) سیکھنے کے لیے غیر متعلقہ d)معیاری جانچ پر توجہ دی گئی۔

10. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں Reggio Emilia کے نقطہ نظر کابنیادی مقصد کیا ہے؟

a)حقائق کو یاد کرنا b)انفرادی مقابلے کو فروغ دینا

c) مجموعی ترقی اور تخلیقی صلاحیتوں کی پرورش d) معیاری جانچ

11. ________ طریقہ سیکھنے کے مختلف انداز اور ترجیحات کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔

a) پلے وے b) لیکچر

c) مشاہدہ d)تمام

12. کھیل۔۔۔۔۔۔۔اور جذباتی اظہار کو فروغ دیتا ہے۔

a)سماجی تعلقات b) تعاون

c) ہمدردی d)تمام

13. ________ طریقہ کار حسی تحقیق، مسائل کے حل، تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کا موقع فراہم کرتا ہے۔

a) خوداظہار b) تقریر

c) کرافٹ d)ہینڈآن لرننگ

14. والڈورف سٹینر کا طریقہ بچے کی۔۔۔۔بہبود کو ترجیح دیتا ہے۔

a) گروہی b) تحریری

c) فردی d) مجموعی

15. Reggio Emilia اپروچ ایک__________ فلسفہ ہے۔

a) معاش b) سیاسی

c) تعلیمی d)سماجی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں پلے وے میتھڈ کی اہمیت بتائیں اور یہ کس طرح بچوں میں مجموعی نشوونما کو فروغ دیتا ہے؟

2. کوآپریٹو لرننگ کے اصولوں کی وضاحت کریں اور یہ بتائیں کہ وہ بچوں کے لیے ایک مثبت اور جامع تعلیمی ماحول میں کس طرح تعاون کرتے ہیں۔

3. مونٹیسوری طریقہ میں، "تیار ماحول" کا تصور بچوں کے لیے انفرادی طور پر سیکھنے کی حمایت کیسے کرتا ہے؟

4. والڈورف سٹینر طریقہ میں کھیل پر مبنی سیکھنے اور رسمی ماہرین تعلیم کے تاخیر سے تعارف پر زور دینے پر تبادلہ خیال کریں۔ یہ نقطہ نظر بچے کی مجموعی نشوونما میں کس طرح معاون ہے؟

5. Reggio Emilia نقطہ نظر میں دستاویزات کے کردار کی وضاحت کریں۔ دستاویزات کا عمل بچوں اور معلمین دونوں کے لیے سیکھنے کے تجربے میں کیسے معاون ہوتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. پلے وے میتھڈ، ایکٹیویٹی میتھڈ، اور مونٹیسوری میتھڈ کا ان کے بنیادی فلسفوں، تدریس کے نقطہ نظر اور ابتدائی بچپن کی تعلیم پر اثرات کے لحاظ سے موازنہ کریں۔ ہر طریقہ سے وابستہ کلاس روم کی سرگرمیوں کی مخصوص مثالیں فراہم کریں۔

2. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں کوآپریٹو لرننگ کے اصولوں اور طریقوں کی وضاحت کریں۔ سماجی ترقی، تعلیمی کامیابی، اور چھوٹے بچوں کے لیے مجموعی طور پر سیکھنے کے تجربے کے لحاظ سے کوآپریٹو لرننگ کی حکمت عملیوں کو نافذ کرنے کے فوائد پر تبادلہ خیال کریں۔ کوآپریٹو لرننگ سرگرمیوں کی حقیقی دنیا کی مثالیں فراہم کریں۔

3. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں والڈورف سٹینر کے طریقہ کار اور Reggio Emilia کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کریں۔ یہ طریقے کس طرح مجموعی ترقی، تخلیقی صلاحیتوں اور ماحول کے کردار کو ترجیح دیتے ہیں۔

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

- Brown, A.H., & Green T.D., (2015). The essentials of instructional design: Connecting fundamental principles with process and practice. Routledge.
- Cook, Henry Caldwell. The Play Way; an Essay in Educational Method, by H. Caldwell Cook. Frederick A. Stokes company, 1917, 1917.
- Early childhood education - Asha Maa Foundation". 19 July 2023. Archived from the original on 19 July 2023. Retrieved 19 July 2023
- United Nations Convention on the Rights of the Child (NZ ratified in 1993)

اکائی 4۔ابتدائی بچپن کی تعلیم کی تکنیکیں

(Techniques of Early Childhood Education)

اکائی کے اجزا

4.0 تمہید(Introduction)

4.1 مقاصد(Objectives)

4.2 تقلید،ڈرل،اور مشق(Imitation, Drill and Practice)

4.2.1 تقلید: تصور،فطرت اور تنظیم (Concept, Nature and organization of Imitation)

4.2.2 ڈرل اور مشق کا تصور، نوعیت اور تنظیم

(Concept, Nature and organization of Drill and Practice)

4.3 سعی و خطا کے ذریعے سیکھنا (Learning through Trial and Error)

4.4 تربیتی تجربات(براہ راست اور بالواسطہ(Training Experiences (Direct and Indirect)

4.5 دریافت(Discovery)

4.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

4.7 فرہنگ(Glossary)

4.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

4.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

4.0 تمہید(Introduction)

ابتدائی بچپن کی تعلیم زندگی بھر سیکھنے کی بنیاد رکھتی ہے۔استعمال کی جانے والی بے شمار تکنیکوں میں سے، تقلید،ڈرل،اور مشق نوجوان ذہنوں کو تشکیل دینے میں بہت اہم ہیں۔ یہ تکنیکیں محض طریقے نہیں ہیں بلکہ یہ سیکھنے کے پیچیدہ منظر نامے کے ذریعے بچوں کی رہنمائی کرنے والے راستے ہیں۔

تقلید، طرز عمل کی تقلید کا فن، سماجی کاری کو فروغ دیتا ہے اور مہارتوں کے حصول میں مدد کرتا ہے۔ ڈرل اور مشق دہرانے سے مہارت کو فروغ اور فہم کو تقویت ملتی ہے۔ اجتماعی طور پر، وہ اس بنیاد کو تشکیل دیتے ہیں جس پر علمی، سماجی اور جذباتی ترقی پروان چڑھتی ہے۔

اس اکائی میں ہم ابتدائی بچپن کی تعلیم کے دائرے میں ان تکنیکوں کی اہمیت کا جائزہ لیں گے۔ نوجوان سیکھنے والوں کی نشوونما پر ان کے اثرات کو دریافت کرتے ہوئے، ہم ان اہم طریقوں کو جاننے کی کوشش کریں گے جن میں تقلید، ڈرل، اور مشق اکتساب کے کثیر جہتی عمل میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- تقلید، ڈرل، اور مشق کے تصور اور نوعیت کو واضح کر سکیں۔
- ابتدائی بچپن کے سیکھنے کے ماحول میں ساختی مشق اور دہرائی جانے والی مشق میں مشغول ہو کر ان مہارتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔
- سیکھنے کے سعی و خطا نظریے کا تعلیم میں اطلاق کر سکیں۔
- براہ راست تربیت کے تجربات اور بالواسطہ تربیتی تجربات کی خصوصیات کو بیان کر سکیں۔
- چھوٹے بچوں میں مہارت کے حصول میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ڈرل اور مشق کی تکنیکوں کی تاثیر کی پیائش اور اس کا جائزہ لے سکیں۔

4.2 تقلید، ڈرل، اور مشق (Imitation, Drill and Practice)

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم ایک بچے کے تاحیات سیکھنے کی بنیاد رکھتا ہے، جس میں اہم ترقیاتی مراحل شامل ہوتے ہیں اور اس میں مختلف تکنیکیں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ ان تکنیکوں میں، تقلید، ڈرل اور مشق نوجوان ذہنوں کو پروان چڑھانے میں بنیاد کے طور پر کام کرتی ہے۔ تقلید، بنیادی طریقہ جس کے ذریعے بچے اپنے ارد گرد سے معلومات حاصل کرتے ہیں، انہیں طرز عمل، زبان اور سماجی اصولوں کو جذب کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ساتھ ہی، ڈرل اور پریکٹس منظم، بار بار مشقیں پیش کرتے ہیں جو مہارت میں مہارت اور علمی ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کے دائرے میں، ان تکنیکوں کی ایک جامع سمجھ ضروری ہے، کیونکہ یہ بچے کی اہم مہارتوں کو حاصل کرنے اور اپنے ماحول کو نیویگیٹ کرنے کی صلاحیت کو نمایاں طور پر متاثر کرتی ہیں۔ اس اکائی میں ہم ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں تقلید، ڈرل اور مشق کے پیچیدہ طریقہ کار کا تجزیہ کریں گے، جو چھوٹے بچوں کی تعلیم اور نشوونما پر ان کے گہرے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔

4.2.1 تقلید: تصور، فطرت اور تنظیم (Concept, Nature, and organization of Imitation)

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کے تناظر میں بچوں کی ابتدائی نشو و نما میں تقلید بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ آیئے اس کے تصور، نوعیت اور ساخت کا تجزیہ کرتے ہیں۔

تقلید کا تصور

تعریف: تقلید سے مراد دوسروں میں مشاہدہ کیے جانے والے طرز عمل، اعمال، یا تاثرات کو دیکھنے اور نقل کرنے کا عمل ہے۔ ECCE میں، تقلید ایک اہم طریقہ کار ہے جس کے ذریعے چھوٹے بچے نئی مہارتیں، طرز عمل، زبان اور سماجی اصول سیکھتے اور حاصل کرتے ہیں۔

نشوونما میں تقلید کا کردار: تقلید ان بنیادی طریقوں میں سے ایک ہے جس کے ذریعے بچے اپنے ماحول کے ساتھ تعامل کرتے ہیں اور نگہداشت کرنے والوں، ساتھیوں اور اپنے آس پاس کی دنیا سے سیکھتے ہیں۔ یہ ایک فطری صلاحیت ہے جو انہیں اپنے سماجی اور ثقافتی تناظر میں سمجھنے اور اس میں ضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔

تقلید کی نوعیت(Nature of Imitation)

قدرتی سیکھنے کا طریقہ کار: بچے فطری طور پر اپنے ماحول میں بالغوں یا دوسرے بچوں کے اعمال اور طرز عمل کی نقل کرتے ہیں۔ یہ پیدائشی عمل شیر خوارگی میں شروع ہوتا ہے اور ابتدائی بچپن تک جاری رہتا ہے۔

a) **مشاہداتی اکتساب(Observational Learning):** بچے اپنے ارد گرد کے لوگوں کے اشارے،، چہرے کے تاثرات، زبان، کھیل، اور متنوع اعمال کو دیکھتے اور نقل کرتے ہیں، جو ان کی ذاتی سمجھ بوجھ اور مہارتوں کے حصول کی بنیاد بناتے ہیں۔

b) **سماجی اور جذباتی نشوونما(Social and Emotional Development):** ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں تقلید صرف اعمال کی نقل کرنے کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ سماجی مہارتوں، جذباتی ضابطوں اور ہم احساسی کی نشوونما میں فعال طور پر تعاون کرتا ہے۔ بچے دوسروں کے باہمی روابط کی نقل کرتے ہوئے ان طریقوں کی تقلید میں مناسب سماجی رویہ سیکھتے ہیں۔

تقلید کی تنظیم(Organization of Imitation)

- **ساختی اکتسابی ماحول:** ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں، معلمین اور نگہداشت کرنے والے ایسا ماحول قائم کرتے ہیں جو مناسب رول ماڈل، مواد اور سرگرمیوں کی فراہمی کے ذریعے مثبت تقلید کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ بچوں کی تقلید کے لیے مثالیں قائم کرنے کے لیے طرز عمل اور اعمال کا نمونہ بناتے ہیں۔
- **تعاون اور رہنمائی:** ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کی ترتیبات میں، بالغ افراد تعاون، رہنمائی اور حوصلہ افزائی فراہم کر کے تقلید کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ مؤثر طریقے سے سیکھنے کے لیے تقلید کے عمل کو بہتر اور مضبوط بنانے میں مدد کرتا ہے۔
- **تقلید کے مواقع میں تنوع:** ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کی ترتیبات میں، تقلید کے لیے بہت سے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، جس میں ساختی سرگرمیوں سے لے کر کھیل تک، بچوں کو طرز عمل اور اعمال کی ایک وسیع صف کی نقل کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔

- **نصاب میں شمولیت:** تقلید کو نصاب میں ایسی سرگرمیوں اور اسباق کی شکل دے کر ضم کیا جاتا ہے جو بچوں کو مشاہدہ کرنے، نقل کرنے اور مشق کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، جس سے ہمہ گیر ترقی کو فروغ ملتا ہے۔ مختصراً، تقلید محض نقل نہیں ہے۔ یہ ایک پیچیدہ علمی، سماجی، اور جذباتی عمل ہے جو ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم کی ترتیب میں بچے کے سیکھنے اور ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تقلید کے تصور، فطرت اور تنظیم کو سمجھنا اساتذہ اور نگہداشت کرنے والوں کے لیے ایسے افزودہ ماحول تیار کرنے میں بہت اہم ہے جو بچوں کے سیکھنے کے تجربات کو بڑھاتے ہیں۔

4.2.2 ڈرل اور مشق کا تصور، نوعیت اور تنظیم

(Concept, Nature and organization of Drill and Practice)

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE) میں ڈرل اور مشق کی سرگرمیاں سیکھنے اور مہارت کے حصول کو تقویت دینے کے لیے ڈیزائن کردہ ساختی اور دہرائی جانے والی مشقوں کے گرد گھومتی ہیں۔ ای سی سی ای میں ان کے تصور، نوعیت، اور تنظیمی مطابقت کا تفصیلی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

ڈرل اور مشق کا تصور: (Concept of Drill and Practice)

1. ساختی تکرار: (Structured Repetition)

ڈرل اور مشق میں منظم اور دہرائی جانے والی مشقیں شامل ہیں جن کا مقصد مخصوص مہارتوں یا علم کے شعبوں کو تقویت دینا ہے۔ وہ چھوٹے بچوں کو نئی حاصل کی گئی صلاحیتوں پر عمل کرنے اور مضبوط کرنے کا ایک منظم طریقہ فراہم کرتے ہیں۔

2. مہارت کو تقویت: (Skill Reinforcement)

یہ سرگرمیاں بار بار مشغولیت کے ذریعے سیکھنے کے نتائج کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں-اس میں یادداشت برقرار رکھنے اور مہارتوں کو بڑھانے کے لیے تکرار پر زور دیا جاتا ہے۔

3. انفرادی اکتساب: (Personalized Learning)

ڈرل اور مشق کی سرگرمیوں کو ہر بچے کی سیکھنے کی رفتار کے مطابق ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے، جس سے اساتذہ کو بچے کی ترقی کے مطابق چیلنج کی سطح کو تبدیل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ سرگرمیاں سیکھنے کے مختلف طریقے فراہم کرتی ہیں، سیکھنے کے مختلف انداز کو پورا کرتی ہیں تاکہ فہم کو مضبوط کرنے میں مدد مل سکے۔

ڈرل اور مشق کی نوعیت (Nature of Drill and Practice)

1. فعال اکتساب: (Proactive Learning)

سرگرمیاں باہمی تعاون پر مبنی ہوتی ہیں، بچوں کو جسمانی یا ذہنی طور پر مشغول کرتی ہیں۔ ان میں کھیل، پہیلیاں، یا کام شامل ہو سکتے ہیں جو فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

2. سیاق وسباق کی مطابقت: (Contextual Relevance)

ڈرل اور مشق کی سرگرمیاں چھوٹے بچوں کے نصاب اور سیکھنے کے اہداف سے میل کھاتی ہیں۔ وہ وسیع تر تعلیمی موضوع یا مخصوص سیکھنے کے شعبوں جیسے زبان، ریاضی، یا سماجی مہارتوں سے منسلک ہوتی ہیں۔

3. بتدریج ترقی: (Incremental Progression)

یہ سرگرمیاں آسان کاموں سے شروع ہوتی ہیں اور بتدریج بچوں کے بہتر ہونے کے ساتھ مزید چیلنجنگ بن جاتی ہیں۔ یہ بتدریج ترقی مسلسل سیکھنے اور مہارت کی نشوونما میں مدد کرتی ہے۔

ای سی سی ای میں ڈرل اور مشق کی تنظیم: (Organization of Drill and Practice in ECCE)

1. ساختی سبق کے منصوبے: (Structured Lesson Plans)

اساتذہ منظم سبق کے منصوبے بناتے ہیں جو سیکھنے کے مقاصد کو تقویت دینے کے لیے ڈرل اور مشق کے عناصر کو شامل کرتے ہیں۔ سرگرمیاں منظم طریقے سے روزانہ یا ہفتہ وار نظام الاوقات کے مطابق ترتیب دی جاتی ہیں۔

2. کھیلوں کے ساتھ انضمام: (Integration with Play)

ECCE میں، ڈرل اور مشق کو چنچل سرگرمیوں میں ضم کیا جا سکتا ہے، جس سے سیکھنے کو زیادہ پرلطف اور چھوٹے بچوں کے لیے پرکشش بنایا جا سکتا ہے۔ کھیل، گانے، یا تعاونی مشقیں اکثر ان تکنیکوں کو بغیر کسی رکاوٹ کے شامل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

3. تشخیص اور موافقت: (Assessment and Adaptation)

اساتذہ بچوں کی ترقی کا اندازہ لگانے اور اس کے مطابق ڈرل اور مشق کی سرگرمیوں کو اپنانے کے لیے تشخیصی آلات کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ انفرادی یا گروہی اکتساب کی ضروریات کی بنیاد پر رفتار، سطح، یا سرگرمیوں کی قسم کا انتخاب اور انعقاد کرتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں، ڈرل اور مشق کی تکنیکیں بنیادی مہارتوں کو مستحکم کرنے، سیکھنے کو برقرار رکھنے کو فروغ دینے، اور ترقی کے مختلف شعبوں میں ضروری تصورات کو حاصل کرنے اور ان میں مہارت حاصل کرنے میں بچوں کی مدد کرنے کے لیے قیمتی آلات کے طور پر کام کرتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)
سوال: تقلید کی نوعیت بیان کیجیے؟ سوال: ای سی سی ای میں ڈرل اور مشق کی تنظیم کو واضح کیجیے؟

4.3 سعی و خطا کے ذریعے سیکھنا (Learning through Trial and Error)

سعی و خطا کے ذریعے سیکھنا ابتدائی بچپن کی نشو و نما اور تعلیم کا ایک بنیادی پہلو ہے۔ ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم (ECCE) کے تناظر میں، اس طریقہ کار سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے بچے اپنے ماحول کو سمجھنے، مسائل کو حل کرنے اور نئی مہارتیں حاصل کرنے کے لیے مختلف حرکات اور طرز عمل کا تجربہ کرتے ہیں۔

آزمائش کے ذریعے سیکھنے کے اہم عناصر (Key Elements of Learning through Trial)

1. دریافت اور تجسس: بچے فطری طور پر اپنے ارد گرد کے ماحول کو تلاش کرنے کا ایک فطری تجسس رکھتے ہیں۔ سعی و خطا انہیں اشیاء، حالات اور لوگوں کے ساتھ تعامل کرنے کی اجازت دیتی ہے، جس سے علت و معلول کے تعلقات کو سمجھنا ممکن ہو جاتا ہے۔
2. مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں: سعی و خطا کے ذریعے، بچے مسائل کو حل کرتے ہیں۔ وہ مختلف طریقوں کی جانچ کرتے ہیں جب تک کہ وہ کامیاب حل تلاش نہ کریں۔
3. استقامت اور لچک: یہ سیکھنے کا طریقہ لچک کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بچے یہ بھی سیکھتے ہیں کہ کامیابی اور ناکامی سیکھنے کے عمل کا ہی حصہ ہیں۔ اس سے بچوں میں استقامت کو فروغ ملتا ہے کیونکہ وہ کسی ناکامی کے باوجود مسئلے کا حل تلاش کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔
4. خود کی دریافت اور خود مختاری: سیکھنے کے عمل میں سعی و خطا بچوں کو اپنی صلاحیتوں اور ان کی حدود کو آزادانہ طور پر سمجھنے کا پورا اختیار دیتی ہے۔ یہ انہیں انتخاب کرنے، نتائج کا اندازہ لگانے اور خود کو درست کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، جس سے ان میں خود مختاری اور اعتماد کو فروغ ملتا ہے۔
5. تجرباتی تعلیم: بچے اپنے تجربات سے سیکھتے ہیں۔ سعی و خطا کا عمل براہ راست تجربہ پیش کرتا ہے، جس سے بچے کسی چیز کو دیر تک یاد رکھ پاتے ہیں اور ان کی سمجھ میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
6. تنقیدی سوچ کی ترقی: یہ نقطہ نظر تنقیدی سوچ کی مہارت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بچے نتائج کا تجزیہ کرتے ہیں، حالات کا اندازہ لگاتے ہیں، اور اپنے مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر باخبر فیصلے کرتے ہیں۔
7. جذباتی ضابطہ: جب بچوں کی کوششیں مطلوبہ نتائج نہیں دیتی ہیں تو وہ مایوسی جیسے جذبات پر قابو پانا سیکھتے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے جذباتی ضابطے کی مہارت کو مزید مستحکم کرتے ہیں۔

سعی و خطا کا اطلاق (Application of Trial and Error)

- پلے بیسڈ لرننگ: کھیل کود کے ماحول میں سعی و خطا کے مواقع بھرپور ہوتے ہیں۔ چاہے وہ بلاکس کے ساتھ کھیلنا ہو، پہیلیاں حل کرنا ہو، یا سماجی مر بنی کھیل ہو، کھیل بچوں کو تجربہ کرنے اور سیکھنے کا موقع دیتا ہے۔
- تجرباتی سر گرمیاں: اساتذہ اور نگہداشت کرنے والے ایسی سر گرمیاں بھی ڈیزائن کر سکتے ہیں جو سعی و خطا کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، جیسے سائنس کے تجربات، آرٹ پروجیکٹس، یا مسئلہ حل کرنے کے کام، جہاں بچے امکانات تلاش کرتے ہیں اور نتائج سے سیکھتے ہیں۔

- گائیڈڈ سپورٹ: بالغ افراد رہنمائی اور مدد فراہم کر سکتے ہیں، بچوں کو اپنے تجربات پر غور کرنے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں، بچوں کے استقامت کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں،اور ضرورت پڑنے پر انھیں تجاویز فراہم کر سکتے ہیں۔
- اہم سعی وخطا: علمی ترقی: سعی وخطا علمی مہارتوں کو فروغ دیتی ہے جیسے استدلال، منطق اور مسئلہ حل کرنا۔
- اعتماد اور آزادی: یہ بچوں کو یہ سکھا کر خود اعتمادی، آزادی اور ترقی کی ذہنیت کو پروان چڑھاتا ہے کہ غلطیاں سیکھنے کا حصہ ہیں۔
- لچک اور موافقت: بچے زندگی کے مختلف حالات میں چیلنجوں کو نیویگیٹ کرنے میں اہم مہارتوں کو اپنانا اور اختراع کرنا سیکھتے ہیں۔

ECCE میں، سعی وخطا کے ذریعے سیکھنے کو قبول کرنا بچوں کو ان کے تجربات سے دریافت کرنے اور سیکھنے کی آزادی کی اجازت دینے کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے، جو زندگی بھر سیکھنے اور ترقی کے لیے ایک مضبوط بنیاد کو فروغ دیتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)
سوال: آزمائش کے ذریعے سیکھنے کے اہم عناصر کون کون سے ہیں؟ بیان کیجیے۔

4.4 تربیتی تجربات (براہ راست اور بالواسطہ)

(Training Experiences (Direct and Indirect))

تربیتی تجربات (براہ راست اور بالواسطہ) "ان مختلف طریقوں پر مبنی تجربات ہیں جن کے ذریعے چھوٹے بچے علم حاصل کرتے ہیں اور مہارات اور طرز عمل سیکھتے ہیں۔

براہ راست تربیت کے تجربات (Direct Training Experiences)

براہ راست تربیت کے تجربات میں ایک معلم یا نگہداشت کرنے والے کی طرف سے فراہم کردہ واضح ہدایات شامل ہوتی ہیں۔ یہ طریقہ بچوں کو براہ راست تعلیم، رہنمائی، اور مہارت یا علم کے مظاہرے پر زور دیتا ہے۔

براہ راست تربیتی تجربات کی خصوصیات (Characteristics of Direct Training Experiences:)

- براہ راست تربیتی تجربات بچوں کو مخصوص تصورات، ہنر یا طرز عمل سکھاتے ہیں۔
- اساتذہ کی زیر قیادت سرگرمیاں: ایسی سرگرمیاں جہاں اساتذہ بچوں کو سیکھنے کے کاموں میں فعال طور پر مشغول کرتے ہیں۔
- مظاہرہ اور ماڈلنگ: اساتذہ تقلید پر مبنی تربیت فراہم کرتے ہیں مثال کے طور پر اساتذہ کام کرنے کے لیے بچوں کو کاموں، طرز عمل، یا مہارتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- فوری تاثرات: بچے سیکھنے کے عمل کے دوران اساتذہ سے فوری رائے اور رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

بالواسطہ تربیتی تجربات(Indirect Training Experiences)

بالواسطہ تربیت کے تجربات میں ایسے اکتساب شامل ہوتے ہیں جو ماحول، سرگرمیوں، اور تجربات کے ذریعے بالغوں کی طرف سے روایتی تعلیم سے الگ ہوتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر دریافت، مشاہدہ، اور واقعاتی نمائش کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔

بالواسطہ تربیتی تجربات کی خصوصیات(Characteristics Indirect Training Experiences)

- ماحول پر مبنی تعلیم: بچے اپنے ماحول، مواد اور ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کر کے سیکھتے ہیں۔
- چائلڈ لیڈ ایکسپلوریشن(Child-led exploration): یہ بالغوں کی براہ راست ہدایت کے بغیر خود کی دریافت اور مسئلہ حل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- اتفاقی تعلیم: ہنر یا علم بالواسطہ طور پر روزمرہ کے تجربات سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- دریافت پر مبنی نقطہ نظر: بچے اپنی کھوج اور تجسس کے ذریعے تصورات کو واضح کرتے ہیں اور اپنی مہارتوں کو پروان چڑھاتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی تعلیم میں انضمام(Integration in Early Childhood Education)

بالواسطہ اور بالواسطہ دونوں طرح کے تربیتی تجربات ایک جامع ابتدائی بچپن کی تعلیم کے نقطہ نظر کے لازمی اجزاء ہیں۔ وہ بچوں کو سیکھنے کا ایک اچھا ماحول فراہم کرنے کے لیے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

- متوازن نقطہ نظر: اساتذہ اکثر سیکھنے کے مختلف انداز اور ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے براہ راست ہدایات کو تلاش اور دریافت کے مواقع کے ساتھ جوڑ کر تعلیم فراہم کرتے ہیں۔
- انفرادی تعلیم: دونوں طریقوں کا استعمال اساتذہ کو ہر بچے کی متنوع ضروریات اور سیکھنے کی رفتار کو پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

بالواسطہ اور بالواسطہ دونوں طرح کے تربیتی تجربات کو شامل کر کے، ابتدائی بچپن کے معلمین ایک بھرپور اور متنوع سیکھنے کا ماحول تعمیر کرتے ہیں جو بچوں کی مجموعی نشوونما میں معاون ہوتا ہے، نہ صرف تعلیمی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے بلکہ سماجی، جذباتی، اور علمی ترقی کو بھی فروغ دیتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)
سوال: براہ راست تربیتی تجربات کی خصوصیات بیان کیجیے؟

4.5 دریافت(Discovery)

درس وتدریس کا "دریافت" طریقہ ایک ایسا نقطہ نظر ہے جو طلبا مرکوز طریقہ ہے۔ یہ فعال تفتیش، انکوائری، اور سیکھنے کے تجربات پر زور دیتا ہے جس میں طلبا کی براہ راست شرکت ہوتی ہے۔ بچوں کو براہ راست ہدایات فراہم کرنے کے بجائے، یہ طریقہ گائیڈڈ سہولت کے

ذریعے علم، تصورات اور صلاحیتوں کی ان کی اپنی دریافت میں سہولت فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے یا انہیں خود یہ چیزیں تلاش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

دریافت کی تکنیک کے اہم عناصر(Key Elements of the Discovery Technique)

- بچوں کی زیر قیادت تعلیم: دریافت کی تکنیک بچوں کو اپنے سیکھنے کے عمل میں آگے بڑھنے کا اختیار دیتی ہے۔ یہ تجسس، تنقیدی سوچ، اور مسائل کو حل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تاکہ وہ ان کی دلچسپی کے موضوعات کو تلاش کر سکیں۔
- ہینڈز آن ایکسپلوریشن: اس میں مختلف مواد، ٹولز اور ماحول فراہم کرنا شامل ہے جو تجسس اور ریسرچ کو متحرک کرتے ہیں۔ یہ حسی سرگرمیوں، فطری ماحول کی سیر، یا زیادہ سے زیادہ حواس کو مشغول کرنے والے تجربات کے ذریعے ہو سکتا ہے۔
- تجرباتی تعلیم: بچے کر کے سیکھتے ہیں۔ یہ تکنیک تجرباتی سیکھنے پر مرکوز ہے جہاں بچے ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں جو سعی و خطا، مفروضے کی جانچ، اور اپنے تجربات کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔
- آسان رہنمائی: اگرچہ یہ نقطہ نظر طلبا مرکوز ہے، اساتذہ یا نگہداشت کرنے والے بچوں کی تعلیم کی تسہیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ بچوں کو سپورٹ کرتے ہیں، سوالات پوچھتے ہیں، اور کسی سخت ڈھانچے کو طلبا پر مسلط کیے بغیر ان کی سمجھ کو بڑھانے کے لیے وسائل فراہم کرتے ہیں۔
- تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا: دریافت پر مبنی تعلیم بچوں کو ان کے اپنے منفرد طریقوں سے مسائل اور چیلنجوں تک پہنچنے کی اجازت دے کر تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔ یہ مختلف سوچ اور اختراعی حل کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔
- حقیقی زندگی سے ربط: سرگرمیاں اکثر حقیقی زندگی کے حالات یا مظاہر سے مربوط ہونے کے لیے ڈیزائن کی جاتی ہیں، جو بچوں کو اپنی دریافتوں کو اپنے ارد گرد کی دنیا سے منسلک کرنے کے قابل بناتی ہیں۔

دریافت کی تکنیک کے فوائد(Benefits of the Discovery Technique)

دریافت کی تکنیک کے فوائد درج ذیل ہیں۔

- تجسس کو فروغ دیتا ہے: بچوں میں فطری تجسس اور سیکھنے کی اندرونی ترغیب کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- تنقیدی سوچ کو بڑھاتا ہے: مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے اور بچوں کو تجزیاتی اور تخلیقی طور پر سوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔
- آزادی کو فروغ دیتا ہے: سیکھنے کے عمل پر آزادی اور ملکیت کا احساس پیدا کرتا ہے۔
- طویل مدتی برقراری: دریافت کے ذریعے سیکھنا زیادہ یادگار ہوتا ہے، کیونکہ یہ ذاتی تجربات اور فعال مصروفیت پر مبنی ہوتا ہے۔
- کلی ترقی: علمی، سماجی، جذباتی، اور جسمانی پہلوؤں سمیت مختلف مہارتوں کی نشوونما کی حمایت کرتا ہے۔

ECCEمیں اطلاق(Implementation in ECCE Settings)

مندرجہ ذیل طریقے سے ہم ECCE میں دریافت کی تکنیک کو نافذ کر سکتے ہیں۔

- سیکھنے کے ماحول کو ڈیزائن کرنا: ایسے ماحول کی تخلیق جو سوچ سمجھ کر منتخب کردہ مواد اور سرگرمیوں کے ذریعے دریافت کو تحریک دیتی ہے۔
- مشاہدہ اور دستاویزی: اساتذہ بچوں کی دلچسپیوں اور دریافتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں، ان کی پیشرفت اور بصیرت کی دستاویز کرتے ہوئے مزید سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہیں۔
- لچکدار نصاب: دریافت کی تکنیک کو نصاب میں ضم کرنا، بچوں کی دلچسپیوں اور سیکھنے کے انداز کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے لچک پیدا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

مجموعی طور پر، دریافت کی تکنیک بچوں کو اپنے سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر مشغول ہونے کی ترغیب دیتی ہے، ان کے فطری تجسس اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتے ہوئے سیکھنے کے لیے زندگی بھر کی محبت کو فروغ دیتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ تقلید، مشق اور ان کا امتزاج، سعی و خطا کے ذریعے سیکھنا، بالواسطہ اور بالواسطہ تربیت کے تجربات، اور دریافت کا جذبہ ابتدائی بچپن کی تعلیم کی بنیاد رکھتا ہے۔ یہ تکنیکیں، ہر ایک اپنے الگ ذائقے اور شراکت کے ساتھ، ابھرتے ہوئے ذہنوں کے لیے سیکھنے کے تجربات کا ایک بہترین امتزاج پیدا کرتی ہے۔ وہ نہ صرف علم، بلکہ چیلنجوں کا سامنا کرنے کی لچک، غیر یقینی صورتحال کو نیویگیٹ کرنے کی موافقت، اور امکانات کا تصور کرنے کی تخلیقی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ وہ ایک ساتھ مل کر تعلیم کے لیے ایک جامع نقطہ نظر تشکیل دیتے ہیں، جو نہ صرف علمی صلاحیتوں کی پرورش کرتے ہیں بلکہ جذباتی ذہانت اور سماجی مہارت کو بھی فروغ دیتے ہیں۔

بچپن کی ابتدائی تعلیم کی حکمت عملیوں کے بارے میں اس اکائی کے اختتام پر یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ سیکھنا ایک متحرک اور ہمیشہ بدلنے والا عمل ہے۔ یہ تمام تکنیکیں صرف ایک آلہ بھر نہیں ہیں بلکہ یہ ہر بچے کے اندر فطری صلاحیت کو کھولنے کے راستے ہیں۔ ان طریقوں کے تنوع کو اپنانا معلمین اور نگہداشت کرنے والوں کو ایک ورسٹائل ٹول کٹ سے لیس کرتا ہے، جو انہیں ہر طلبا کی منفرد ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بااختیار بناتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (progress Check your)
سوال: دریافت کی تکنیک کے فوائد بیان کیجیے؟ __________ __________

4.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم ایک بچے کے تاحیات سیکھنے کی بنیاد رکھتا ہے، جس میں اہم ترقیاتی مراحل شامل ہوتے ہیں اور اس میں مختلف تکنیکیں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ ان تکنیکوں میں، تقلید، ڈرل اور مشق نوجوان ذہنوں کو پروان چڑھانے میں بنیاد کے طور پر کام کرتی ہے۔
- تقلید سے مراد دوسروں میں مشاہدہ کیے جانے والے طرز عمل، اعمال، یا تاثرات کو دیکھنے اور نقل کرنے کا عمل ہے۔ ECCE میں، تقلید ایک اہم طریقہ کار ہے جس کے ذریعے چھوٹے بچے نئی مہارتیں، طرز عمل، زبان اور سماجی اصول سیکھتے اور حاصل کرتے ہیں۔
- اساتذہ بچوں کی ترقی کا اندازہ لگانے اور اس کے مطابق ڈرل اور مشق کی سرگرمیوں کو اپنانے کے لیے تشخیصی آلات کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ انفرادی یا گروہی اکتساب کی ضروریات کی بنیاد پر رفتار، سطح، یا سرگرمیوں کی قسم کا انتخاب اور انعقاد کرتے ہیں۔
- ECCE میں، سعی و خطا کے ذریعے سیکھنے کو قبول کرنا بچوں کو ان کے تجربات سے دریافت کرنے اور سیکھنے کی آزادی کی اجازت دینے کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے، جو زندگی بھر سیکھنے اور ترقی کے لیے ایک مضبوط بنیاد کو فروغ دیتا ہے۔
- بالواسطہ تربیت کے تجربات میں ایسے اکتساب شامل ہوتے ہیں جو ماحول، سرگرمیوں، اور تجربات کے ذریعے بالغوں کی طرف سے روایتی تعلیم سے الگ ہوتے ہیں۔
- درس وتدریس کا "دریافت" طریقہ ایک ایسا نقطہ نظر ہے جو طلبا مرکوز طریقہ ہے۔ یہ فعال تفتیش، انکوائری، اور سیکھنے کے تجربات پر زور دیتا ہے جس میں طلبا کی براہ راست شرکت ہوتی ہے۔
- تقلید، مشق اور ان کا امتزاج، سعی و خطا کے ذریعے سیکھنا، بالواسطہ اور بالواسطہ تربیت کے تجربات، اور دریافت کا جذبہ ابتدائی بچپن کی تعلیم کی بنیاد رکھتا ہے۔

4.7 فرہنگ (Glossary)

تقلید	کسی اور کے اعمال یا رویے کی نقل کرنا۔
ڈرل اور مشق	مہارت کو بہتر بنانے کے لیے کسی سرگرمی یا کام کو دہرانا۔
سعی و خطا سیکھنا	بار بار کوششوں کے ذریعے صحیح حل تلاش کرنا اور غلطیوں سے سیکھنا۔
براہ راست تربیت کے تجربات	خود ہدایت یا رہنمائی کے ذریعے سیکھنا۔
بالواسطہ تربیتی تجربات	مشاہدے کے ذریعے سیکھنا یا دوسروں کے اعمال یا تجربات کی نمائش۔
دریافت پر مبنی تعلیم	اپنے طور پر چیزوں کی کھوج اور ان کا پتہ لگا کر سیکھنا۔

مہارت کا حصول	نئی صلاحیتوں یا مہارت کو تیار کرنا اور حاصل کرنا۔
مجموعی ترقی	زندگی کے تمام پہلوؤں میں نشوونما اور بہتری، بشمول جسمانی، ذہنی اور جذباتی بہبود۔
لچک	واپس اچھالنے اور چیلنجوں یا ناکامیوں سے باز آنے کی صلاحیت۔

4.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. ابتدائی بچپن کی تعلیم کی کونسی تکنیک میں سیکھنے کو تقویت دینے کے لیے دہرائی جانے والی مشقیں شامل ہیں؟

(a) سعی و خطا (b) دریافت پر مبنی اکتساب

(c) ڈرل اور پریکٹس (d) تقلید

2. سیکھنے کا کون سا طریقہ ہے جس میں بچے مشاہدہ شدہ رویے کی نقل تیار کرتے ہیں؟

(a) سعی و خطا (b) تقلید

(c) براہ راست تربیت (d) بالواسطہ تربیت

3. کونسی تکنیک تجربات کے ذریعے بچوں میں لچک اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے؟

(a) ڈرل اور پریکٹس (b) سعی و خطا

(c) دریافت پر مبنی اکتساب (d) تقلید

4. سیکھنے کے کون سے تجربے میں مشاہدے اور کھوج کے ذریعے بالواسطہ سیکھنا شامل ہے؟

(a) براہ راست تربیت (b) سعی و خطا

(c) تقلید (d) بالواسطہ تربیت

5. مشق اور تکرار کے ذریعے نئی صلاحیتیں حاصل کرنے کا عمل کیا ہے؟

(a) سماجی کاری (b) مہارت کا حصول

(c) تنقیدی سوچ (d) کلی ترقی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں 'تقلید' کی تعریف بیان کریں۔

2. چھوٹے بچوں کے لیے 'Discovery-based Learning' کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

3. براہ راست تربیت' اور 'بالواسطہ تربیت' کے تجربات میں فرق واضح کریں۔

4. ڈرل اینڈ پریکٹس 'مہارت کی نشوونما میں کس طرح تعاون کرتی ہے؟

5. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں سعی وخطا کے تصور کی وضاحت کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں 'تقلید، مشق اور تجربات کے کردار کی وضاحت کریں، سیکھنے کے نتائج پر ان کے اثرات کو اجاگر کریں۔
2. چھوٹے بچوں میں علمی اور سماجی ترقی کو فروغ دینے کے لیے سعی وخطا اور 'ڈسکوری بیسڈ لرننگ' کے فوائد پر تبادلہ خیال کریں۔
3. کس طرح مختلف تکنیکوں کا انضمام (نقل، ڈرل، مشق، سعی و خطا، براہ راست اور بالواسطہ تربیت، اور دریافت) نوجوان سیکھنے والوں کے لیے سیکھنے کا ایک جامع ماحول بنا سکتا ہے؟
4. ابتدائی بچپن کی تعلیم کی تکنیکوں کے اطلاق سے متعلق تدریسی طریقوں میں موافقت کی اہمیت کو بیان کریں، سیکھنے کے متنوع طرزوں اور انفرادی ضروریات پر اس کے اثرات پر بھی زور دیں۔

4.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

- Berk, L. E. (2017). Child Development (10th ed.). Pearson.
- Epstein, A. S. (2015). The intentional teacher: Choosing the best strategies for young children's learning. National Association for the Education of Young Children (NAEYC).
- Garcia, M. L., & Johnson, P. W. (2021). The impact of discovery-based learning on critical thinking in young children. Journal of Research in Childhood Education, 35(2), 156-170.
- Henniger, M. L. (2017). Teaching young children: An introduction. Pearson.
- Mooney, C. G. (2013). Theories of childhood: An introduction to Dewey, Montessori, Erikson, Piaget, and Vygotsky. Redleaf Press.
- Patel, K., & Williams, S. R. (2020). Drill and practice techniques in enhancing early childhood learning outcomes. Early Education Journal, 18(3), 45-60.

- Smith, A. L., & Johnson, B. R. (2019). The role of imitation in early childhood education. Journal of Early Childhood Education, 25(2), 87-102.
- Thompson, J. R., & Smith, K. A. (2018). The effectiveness of direct and indirect training experiences in early childhood education. Early Education Quarterly, 22(4), 301-318.

اکائی 5۔ مشغولیت کی حکمت عملیاں

(Engagement Strategies)

اکائی کے اجزا

5.0 تمہید(Introduction)

5.1 مقاصد (Objectives)

5.2 خوداظہار کو فروغ دینے کی سرگرمیاں(Activities for Fostering Self-Expression)

5.3 تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے سرگرمیاں۔ زبانیں

(Activities for Fostering Academic Skills- Languages):

5.4 تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے سرگرمیاں-اعداد:

(Activities for Fostering Academic Skills-Numeracy)

5.5 تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے سرگرمیاں۔ماحولیاتی سائنس

(Activities For Fostering Academic Skills-Environmental Science):

5.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

5.7 فرہنگ(Glossary)

5.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

5.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

5.0 تمہید (Introduction)

حکمت عملی ہمیشہ کامیابیوں کو سر کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔اسی طرح ماقبل تحتانوی کے بچوں کو تعلیم سے جوڑنے،ان کی نشو نما اور اکتسابی عمل کے اِرتقاء میں کلیدی رول ادا کرتی ہے۔ یہ بچے اپنے عمر کے ابتدائی سالوں میں حد درجہ متجسس، پر جوش اور دریافتی جبلتوں سے پُر ہوتے ہیں۔اِن ارتقاء پذیر ذہنوں کو بامعنی انداز میں بامعنی سرگرمیوں کے ذریعے درس واکتساب کے عمل میں شامل کرنا ضروری ہے۔ یہ عمل نہ صرف انہیں علمی صلاحیتوں سے فیض یاب کرواتا ہے بلکہ اُن کی سماجی، جذباتی، جسمانی اور روحانی صلاحیتوں کو بھی بڑھاتا ہے۔ مستقبل کی کامیابی کی مضبوط ضمانت اِن طلباء کی حکمت پر مبنی ماقبل تحتانوی تعلیم پر مبنی ہوتی ہیں۔ماقبل کے بچوں کے لیے مصروفیت بطور حکمت عملی نہ

صرف انہیں مصروف رکھنے یا تفریح میں رکھنے کا عمل ہے بلکہ اُس کی وسعت اس سے بھی آگے ہے۔ان میں ارتقائی ذہنوں کی فعال شرکت، تجسس اور حوصلہ افزائی کے لیے منصوبہ بند اور تجویز شدہ کوششیں شامل ہونی چاہیئے۔ مختلف تکنیکوں کو بروئے کار لاکر کار، اساتذہ اُن کی انفرادی ضروریات اور دلچسپیوں کو پورا کر سکتے ہیں، سیکھنے اکتساب کی جانب دلچسپی تجسس اور محبت کو فروغ دے سکتے ہیں اور ضروری مہارتیں جیسے کہ مسئلہ حل کرنا تخلیقی صلاحیتوں، تنقیدی سوچ اور ابلاغی مہارتوں کو فروغ دیا جا سکتا ہیں۔

اس مضمون میں، ہم مشغولیت کی حکمت عملیتوں کی ایک حد کو تلاش کریں گے جو خاص طور پر پری اسکول کے بچوں کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ہم سیکھنے کے تجربات، حسی سے بھرپور سرگرمیوں، کھیل پر مبنی نقطہ نظر، ٹیکنالوجی کے انضمام، اور سماجی تعاملات کی اہمیت کا جائزہ لیں گے۔مزید برآں، ہم سیکھنے کے ماحول، مواد، اور زیادہ سے زیادہ مشغولیت اور مجموعی ترقی کو فروغ دینے میں معاون تعلقات کے کردار پر تبادلہ خیال کریں گے۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ؛

- خود اظہار کو فروغ دینے کی سرگرمیوں کی شناخت کر سکیں۔
- خود اظہار کو فروغ دینے کی سرگرمیوں کی اسکول میں تیاری کو یقینی بنا سکیں۔
- تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے سرگرمیوں میں زبان کا استعمال فعال انداز میں کر سکیں۔
- زبان اور مواصلات کی مہارت کو فروغ دے سکیں۔
- تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے اعداد پر مبنی سرگرمیوں کا انعقاد کر سکیں۔
- تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے میں معاون ماحولیاتی سائنس کے رول پر روشنی ڈال سکیں۔

5.2 خود اظہار کو فروغ دینے والی سرگرمیاں (Activities For Fostering Self-Expression)

ہماری روزمرہ کی گفتگو کا ایک مقبول حصہ ہیں۔ایموجیز وہ رنگین Emojis۔اور شاید اسی لیے "ایک تصویر ہزار الفاظ کے برابر ہوتی ہے"

نے ہمارے اظہار کے انداز میں Emojis علامتیں ہیں جو ہم سوشل میڈیا سائٹس پر اکثر و بیشتر دیکھتے ہیں۔آج کے ٹیکنالوجی کے دور میں، انقلاب برپا کر دیا ہے۔17 جولائی ایموجی کا عالمی دن ہے۔اس دن کو ہم بچوں کے اظہار خیال کے حمایت کے دن کے طور پر بھی تسلیم کر سکتے ہیں۔ابتدائی بچپن میں بچوں کے اظہار خیال کو اہمیت حاصل ہیں خاص طور پر جب وہ ابھی ارتقائی ذہن کے ہوں۔بچوں کو خود اظہار خیال کے بارے میں سکھانا ان کی نشوونما کے لیے اقدامات ولائحہ عمل تیار کرنا ضروری عمل ہیں۔اپنے بچوں کو اظہار خیال کرنے کی ترغیب دے کر، آپ ان منفی مسائل کو دور کر سکتے ہیں اور اپنے بچوں کو خود اعتمادی، خود مختاری، تخلیقی صلاحیتوں اور خود وکالت کو فروغ دینے میں مدد

کر سکتے ہیں۔خوداظہار خیال کوفروغ دیناآپ کے بچوں کوکامیابی کے لیے تیار کرے گا۔اب سوال یہ بھی آتاہے کہ ہم اپنے بچوں کواظہار خیال کرنے میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟اس سوال کے جواب میں درج ذیل نکات کو برتری حاصل ہیں۔

5.2.1 فنون لطیفہ: Fine Art

فنون لطیفہ کے ذریعے بچے' بغیر ایک لفظ کہے اپنے جذبات کا اظہار بہ آسانی کر سکتے ہے۔آرٹ تھراپی بچوں اور بڑوں کے لیے بھی انتہائی کار آمد ہے جو اِن میں بھی تخلیقی سوچ کو فروغ دیتی ہیں۔ ساتھ ہی جسمانی، ذہنی، اور جذباتی بہبود کو بہتر بنانے میں مددگار ہوتی ہے۔ یہ صرف روایتی ڈرائنگ یا پینٹنگ تک ہی محدود نہیں ہے۔آرٹ میں موسیقی، رقص اور دیگر مظاہراتی فنون/کارکردگی شامل ہیں۔ہم ان بچوں کو آرٹ کی مختلف شکلیں آزمانے اور ان کی پسندیدہ فنکارانہ ہنر دریافت کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔خوداظہار کی ترویج میں فن موسیقی کئی طریقوں سے اپنے آپ کا اظہار کرنے کا مواقع فراہم کرتی ہے۔اس طرح ان فنون کے ذریعے ہم بچوں میں فکری، جسمانی، جذباتی، روحانی صلاحیتوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔درحقیقت بحیثیت انسان ہم کچھ اظہار کرنا چاہتے ہیں اس کا اظہار موسیقی کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔موسیقی دراصل اندرونی نفس کے اظہار کا جھروکہ ہے۔آپ کے اندرونی نفس کو بیرونی دنیا سے جوڑنے کے لیے ایک وسیلہ ہے۔

فیشن ڈیزائنر مارک جیکبز نے ایک بار کہا''میرے نزدیک، لباس خوداظہار کی ایک شکل ہے۔لباس سے اس بات کے اشارے ملتے ہیں کہ آپ جو پہنتے ہیں اس میں آپ کون ہیں؟'' یہ بات آپ کے بچوں کے لئے بھی سچ ہے ! اپنے بچوں کو ان کے لباس منتخب کرنے دیں۔چاہے وہ کچھ عجیب سے ہی کیوں نہ ہو اس طرح وہ خوداظہار کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔وہ جہاں کہیں بھی جائیں انہیں پر اعتماد اور منفرد محسوس کرنے میں مدد ملے گی۔اگرانہیں ہر میدان میں انتخاب کا موقع فراہم کیا جائے تو اُن میں فیصلہ سازی، تعین قدر اور معیار طئے کرنے کی صلاحیت پیدا کی جا سکتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آہستہ آہستہ اپنے بچوں کو انتخاب کے تصور سے متعارف کروائیں۔ چھوٹے بچوں کے طور پر، انہیں سونے کے وقت کے لیے کتاب یا کھیلنے کے لیے کوئی خاص کھلونا لینے کا اختیار دیں۔جب آپ کے بچے تھوڑے بڑے ہو جائیں تو انہیں اپنے کمرے کو سجانے، یا بالوں کے اسٹائل کا انتخاب کرنے کی اجازت دے کر مزید آزادی دیں۔انتخاب کے تصور کو متعارف کروانے سے، آپ کے بچے سیکھیں گے کہ وہ کیا پسند کرتے ہیں اور کیا پسند نہیں کرتے۔اس طرح یہ عمل انہیں بلوغت کے دور میں خود فیصلہ سازی، خود فہمی اور حالات کے لحاظ سے معیار کو طئے کرنے کی سمجھ کو تشکیل کرتا ہے۔

https://www.nurseryworld.co.uk/features/article/eyfs-best-practice-in-schools-in-the-picture

وہ بچّے جو ابھی پختگی سے بہت دور ہیں اور مطابقت یا مقابلہ آرائی کا اُنہیں کوئی تجربہ نہیں۔اس طرح بچوں میں اظہار خیال کو فروغ دینا ایک انتہائی ثمر آور عمل ہے۔ مطابقت اکثر بچوں کو حوصلہ مند بناتی ہیں۔ جبکہ اظہار خیال کی قربانی اِن بچوں میں خود اعتمادی کی کمی، افسردگی اور کمزور ذہنی صحت کو پیدا کرتی ہے۔اِن بچوں کو اگر صحیح وقت پر، صحیح طریقہ سے اپنے اظہار خیال کرنے کی ترغیب حاصل ہو تو وہ مندرجہ بالا منفی مسائل سے دور ہو سکتے ہیں۔ جب ایک بچہ اپنے خیالات، جذبات یا تصورات کو خیال کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔اُس وقت وہ اپنے آپ کو خود مختار، خود اعتماد اور تخلیقی صلاحیتوں کا حامل بناتا ہے۔ یہ بچہ آگے چل کر مشکل اور پیچیدہ ماحول میں خود کی وکالت کر سکتا ہے۔اسطرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ خود اظہار خیال بچوں کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔اِس طریقے سے وہ اپنے میں موجود میں موجود سوچ، تذبذب، بے چینی اور موجودہ پیچیدگیوں کو منظرِ عام پر لا سکتا ہے۔اس عمر میں اُن کی جذباتی نشو و نما نہایت اہمیت کی حاصل ہوتی ہے۔ جذباتی ضروریات بہت سی ہوتی ہیں۔ساتھ ہی اُن ترجیح میں حالات کے مناسبت سے فرق ہوتا ہے مندرجہ ذیل چند جذباتی ضروریات کو تحریر کیا گیا ہے جو اپنا مقام رکھتی ہے۔

Cared about- کے بارے میں خیال کرنا	Believed in میں بھروسہ رکھنا	Accepted-تسلیم شدہ
Safe-محفوظ	Loved -محبت کی جائے	Forgiven- معاف کیا ہوا
Understood-جنہیں سمجھا گیا ہو	Trusted-بھروسے کے لائق	Supported- تعاون

اگر ان جذباتی کیفیت کو ایک ارتقائی ذہن محسوس کرتا ہے تو ضروری ھیکہ وہ اُس احساسات کو بیان بھی کر سکے۔اور اُن کا اظہار اُسے جذباتی ہیجان سے نکالتا ہے اس لحاظ سے بچوں کے اظہار خیال کرنے کی ترغیب اُن بچوں کو اُن کے منفی مسائل سے دور کرتی ہیں۔اسطرح بچوں میں خود اعتمادی، خود مختاری، تخلیقی صلاحیت اور خود وکالت کو فروغ دینے میں مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔ وہ کون سے ذرائع و وسائل ہیں جو بچوں

کو اظہار خیال کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں؟ یا ہم اِن بچوں میں اظہار خیال کی صلاحیت کو کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟ آیئے چند اقدامات /سرگرمیاں و طریقہ کار سے ہم اِن بچوں کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں ان پر بات چیت کرے۔

1فنون لطیفہ: موسیقی و منظم حرکات(Fine Art: Music & Movement)

جمالیاتی حس کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں: موسیقی، مصوری، شاعری، سنگ تراشی اور رقص۔

2)مظاہراتی فنون: ڈرامہ: Performing Art: Dramatization

اسے نو خیز بچوں میں اگر مناسب انداز میں متعارف کروایا جائے تو وہ اپنی پوشیدہ خوبیوں سے خود واقف ہو جاتے ہیں۔ آج کل بچوں کو کیمپس یا دیگر سرگرمیوں میں والدین اپنی مرضی سے داخل کرواتے ہیں۔ اِس کی بجائے اگر اُن کی دلچسپیوں کو دریافت کرے۔ اُن کی منتخب شدہ کھیل، سرگرمی، آرٹ یا مشغلہ اُن کے جذبات اور مہارت دونوں کی بہتر ترجمانی کرتا ہے۔ معلم والدین کے ساتھ مل کر ان بچوں کے لئیے بہترین منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے ٹاسک، کھیل یا پروجیکٹ اُن کی دلچسپی کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب اِس بات کی تصدیق ہو جائے کہ فلاں بچہ بانسری بجانے یا ڈرائنگ کرنے کی جانب دلچسپی اور رجان رکھتا ہے تو اِس صورت میں اُسے وہی ٹاسک دیا جائے۔ اس طرح بچّے رقص (کتھ کلی، بھارت ناٹیم، کوچی پوڑی، لاونی یا بیلے) کے ذریعے اپنی مہارت کا لوہا منواتے ہیں، ساتھ ہی اُس میدان میں اپنا مقام حاصل کرتے ہیں۔

ڈرامہ :۔ ڈرامہ دراصل یونانی لفظ ""ڈراو" سے ماخوذ ہے جس کے معنی عمل کر کے دکھانا ہے۔ ادب میں یہ اصطلاح کسی مکمل کہانی کو کرداروں کے حرکات و سکنات اور مکالمے کے ذریعے اسٹیج پر پیش کرنے سے منسوب ہے۔ ڈرامے بنیادی کرداروں کے باہمی تصادم اور کشمکش میں مضمر ہوتی ہے۔ اگر اس کا استعمال معلم بچوں کی تدریس و اکتساب کے عمل میں کرے تو وہ اپنے جذبات کی بہتر غمازی کر سکتے ہیں۔

آرٹ و کرافٹ :۔ ابتدائی بچپن میں بچّے خود کا اظہار کرنا پسند کرتے ہیں۔ اُن کا انداز مختلف ہوتا ہے جیسے کوئی بچّہ موم کے رنگوں سے شکلیں /ڈیزائن /منظر بنا کر کرتا ہے۔ تو کوئی رنگین کاغذوں کو کاٹ کر اسے پھول، پرندے، گھر یا کسی فرد کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ ساتھ ہی انہیں بناتے یا چپکاتے وقت کہتا ہے "یہ میری بلی ہے" "یہ میرا گھر ہے" "یہ میری امّی ہے" یا مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔ آسان سے کاغذ، کینچی، گوند یا موم سے کسی معصوم کے اندر موجود جذبات کو ہم بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔

رنگوں اور مناسب استعمال کے ساتھ تجربہ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ٹیکسچر یہ بچّے بنیادی خاکے یا اشکال سے شروع کر، یہ عمل اُن کی آمادگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اکتساب کامیابی سے ہوتا ہے۔ اِن شکلوں سے وہ مختلف ساخت جیسے دائرہ، مثلث، مربع، مستطیل وغیرہ میں فرق بھی سیکھ جاتے ہے ساتھ ہی اُن کی حسّی حرکی نشو و نما بھی ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے آپ اُنھیں مٹی کے گھر وندے بنانے دے، ریت کے قلعے اور موم سے مورتیں یا اشیاء، یہ اُن کے خود اظہار کے بہتر راستے ہیں۔ اُنہیں کھیلنے دیں، لہلانے دیں، اُنھیں اپنی پسند کی وادیوں میں گنگنا دے۔ تب ہی جا کر ایک جامع شخصیت مستقبل میں ممکن ہو پائے گی ورنہ ہم صرف طوطے ہی تیار کریں گے۔ دوسرا اہم پہلو ہے وقت کا انصرام۔ وقت کا انصرام وہ عمل ہے جس میں منصوبہ بندی اور تنظیم کے ذریعے وقت کا موثر انصرام کیا جاتا ہے

جس کا اصل مقصد کسی مخصوص سرگرمی، مرحلے یا پروجیکٹ کو پورا کرنا ہوتا ہے۔اس بناء پر وقت کی تنظیم وانصرام وہ مہارت ہے جس کی بناء پر کسی فرد کی موثریت کو حد درجہ بڑھایا جاسکتا ہے۔ساتھ ہی بچوں میں ثمر آوری اور کامیابی حاصل کرنے کے جذبے کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

بطور والدین آپ کا کردار:

بچوں میں خود اظہار کے فروغ میں جتنے اُستاد/معلم کلیدی رول ادا کرتے ہیں اتنے ہی والدین بھی اس صلاحیت کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔بحیثیت والدین ہم اپنے بچوں کے سب سے بڑے رول ماڈل ہوتے ہیں۔اس لئے ہمیں اپنے جذبات،احساسات،خوشی،ناراضگی اور ضرورت پڑنے پر اعتدال والا غصہّ بھی بچوں پر ظاہر کرنا چاہیے۔ایک صحت مندانہ اظہار ایک صحت مند تعلق کو پیدا کرتا ہے۔اس طرح جب بچےّ اپنے والدین کو اظہار کرتے دیکھتے ہیں تو وہ بھی اُن سے ترغیب پاتے ہے اور اپنے احساسات،جذبات،غلطیوں،خامیوں،کامیابیوں اور خوف وڈر کو بغیر ہچکچائے ظاہر کرتے ہیں۔ایک معلم کے پانچ ستارے اُس بچےّ کے ہاتھ/گال پر اسے وہ احساسات دیتے ہیں مانوں اُس نے دنیا جیت لی۔

آج ایموجی کا زمانہ ہے اِس کا استعمال بھی والدین انہیں حوصلہ دینے میں کر سکتے ہیں۔مقصد صرف یہی ہے کہ انہیں اپنے خول سے باہر لایا جائے۔انہیں خود کو سمجھنے اور خود کی ذات کو دوسرے کو سمجھانے کے قابل بنایا جائے۔والدین کے ذریعے فراہم کردہ مثبت ماحول ہی اُنہیں پر اعتماد، تخلیقی اور جذباتی ذہانت والا بناتا ہے۔آیئے ہم آپ مل کر عہد کرتے ہیںکہ ہم اپنے بچوں کو خود اظہار خیال کا موقع فراہم کریں گے، اُس کی مشق لینے میں مدد کرینگے۔کیا آپ یہ کرتے آئے ہیں ؟ اگر ہاں تو بہت خوب! اور اگر نہیں تو آج سے اب سے شروع کرے۔آپ اُنہیں ایک وژن اور مشن کے ساتھ تیار کریے۔چاہے مستقبل کا کوئی بھی میدان ہو وہ کبھی مایوس نہیں ہوں گے نہ کبھی ہار مانیں گے۔

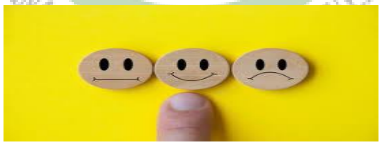

5.2.2 بچوں میں تیاری کو فروغ دینے والی سرگرمیاں

(Activities for fostering Readiness in Children)

ایڈورڈ۔آئی۔تھارن ڈائیک Adward I. Thorndike نے اکتساب کے لیے تیاری کا قانون پیش کیا۔

''اکتساب اُس وقت ہی ہوتا ہے جب سیکھنے والے سیکھنے کے لئے تیار وآمادہ ہوں''

اس سے مراد وہ مرحلہ جب بچہ پختگی کے ساتھ سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے جہاں ادراکی یا جذباتی دباو/بوجھ نہیں ہوتا اور جب وہ اکتساب حاصل کرلیتا ہے تو اطمینان محسوس کرتا ہے۔اور جب سیکھنے والا تیار ہو تو وہ بہتر انداز میں سیکھتا ہے۔اس میں سیکھنے کے دوران اور بعد اکتساب اطمینان ہوتا ہے۔آیئے! ان سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہیں جو تعلیم اور تفریح کا حسین امتزاج رکھتے ہیں اور تیاری کو فروغ دیتے ہیں۔

1) کھیل اور معمہ: Games & Puzzles

2) کہانی گوئی۔کٹھ پتلی یا کسی پروپس کے استعمال سے: Storytelling using Props or Puppets

3) باآواز بلند پڑھنا/بلند خوانی: Read aloud sessions

4) اعداد اور اشیاء کی گنتی: Numbers and counting chronicles

5) سائنس کی کھوج Science Exploration

اس کے علاوہ این سی آر ٹی نے ''Readiness Activities for Beginners'' نام کی سرگرمی کی کتاب شائع کی شعبہ برائے تحتانوی تعلیم ہے جہاں مختلف سرگرمیوں کا ذکر ہے، یہ حسی اکتساب کہلاتی ہیں۔ذیل میں اس کی چند مثالیں درج ہیں۔۔

1۔طلباء کو ورک شیٹ دی جاتی ہے جس کے وسط میں دائرہ بنا ہوتا ہے۔اب بچّے کو کہا جاتا ہے کہ آپ اس دائرے کو کس شکل میں دیکھ کر بولنے کے لیے محرکہ فراہم کرے رہے ہیں، اُسے بنائیں، ادراک بنانے کے بعد بچہ کو اس کے بارے میں

2۔بچوں کو کہا جائے کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو یا انگلیوں کے پوروں کو رنگ میں ڈبوئے اور اُسے سفید کاغذ پر چھاپے۔

3۔Match birds or animals پرندوں یا جانوروں کی جوڑیاں بنانا۔

4۔خط بنانا۔خط کی کس سے مشابہت ہے وہ بچوں سے پوچھنا جیسے کھڑے خط کو بارش کی بوندوں سا بچے بتلاتے ہے وغیرہ بچوں کو سیدھی، ترچھی، کمان نما خط بنانے کو کہنا، گھر بنانا، ساخت، جسامت، رنگوں کی جوڑی تیار کرنا، تصویر کو مکمل کرنا وغیرہ۔کارڈس کو صحیح ترتیب میں لگانا۔

Source: https://www.freepik.com/premium-vector/connect-dots-draw-ball-dot-dot-number-game-kids-learning-circle-shape-activity_25698822.htm

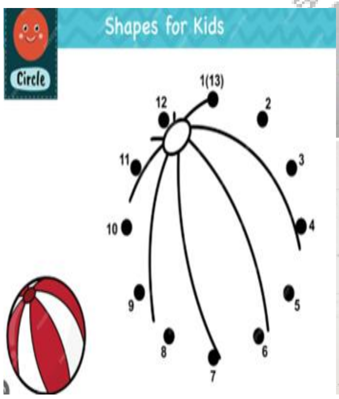

اس طرح کی سرگرمیاں بچوں میں حسی صلاحیتیں پیدا کرتی ہے جو حسی اکتساب کہلاتی ہیں اور یہ بصری ادراکیت کو فروغ دیتی ہے۔

حرکی مہارت Motor Skills :

کسی بچے کی نشو و نما اُس کے ذہنی، جذباتی اور حرکی شعبوں کی یکساں نمو اور نشو نما پر مبنی ہوتی ہے۔ بچوں میں حرکی صلاحیتوں کو فروغ دینا ضروری ہے اور اُن کی اکتساب میں آمادگی کے لیے بھی حرکی صلاحیتوں میں ارتقاء ضروری ہیں۔ اِس مقصد کے تحت مندرجہ ذیل سرگرمیوں کو معلم اپنے کمرہ جماعت میں انجام دیں۔

تعلیمی مہارت: 1)پینسل کو تھامنے / پکڑنے کی مہارت (لکیریں کھیچنا، رنگ بھرنا، ڈرائنگ کرنا یا لکھنا / تحریر کرنا۔

کینچی کا استعمال (کاٹنا)۔

کھیل: ریل کی پٹریاں بنانا، Puzzle یا مینار بنانا وغیرہ

گڑیوں کو نِت نئے لباس خود تیار کرنا یا موجودہ لباس میں ردوبدل / ترمیم کرنا۔

خودکا خیال: 1)خود لباس پہننا۔ 2)اپنے جوتے کے تسمے باندھنا۔ بٹن، بیلٹ یا زِپ خود لگانا۔ 3) اپنا کھانا چمچے اور کانٹے کی مدد سے کھانا۔

صاف ستھرائی: دانت صاف کرنا، بال بنانا، طہارت کرنا۔ وغیرہ

مندرجہ بالا حرکی مہارتوں سے بچے خود کو کسی پر منحصر نہیں محسوس کرتے۔ اس طرح اُن میں خود محرکہ پیدا ہوتا ہے ساتھ زندگی کی مہارتوں کو وہ کھیل کھیل میں سیکھ جاتے ہیں۔ آپ کے بچے اس وقت تک پر اعتماد، تخلیقی افراد نہیں بنیں گے جب تک کہ آپ انہیں ایسا ماحول نہ دیں گے۔ اپنے بچوں کو خود اظہار خیال کی مشق کرنے میں مدد کر کے، آپ انہیں تیار کر رہے ہیں کہ وہ بڑے ہوتے ہی خود کا بہترین ورژن بنائیں۔

Source: www.nipccd.nic.in/file/cmu/ECCE/pse.pdf

بچوں میں تیاری کو فروغ دینے کی سرگرمیاں: Activities for fostering Readiness in Children

حسی تعلیم (Sensorial Learning):

کاٹنا اور چسپاں کرنا: جیومیٹرک شکلوں کو کاٹنے اور تصویریں بنانے کے لیے گتے کا استعمال کریں۔۔

ڈرائنگ: نقل کرنے کے لیے ایک ماڈل فراہم کریں یا ایک وقت میں ایک ہی شکل بتائیں تاکہ بچے کاپی کر سکیں۔

رنگ کاری: پنسل کنڑول کی حوصلہ افزائی کرنے اور پنسل کی مہارت کو بہتر بنانے کے لیے چھوٹی شکلوں کو رنگ دیں۔

Mazes : یہ پنسل کی مہارتوں میں مشغول ہونے کا ایک تفریحی طریقہ ہے۔

حرکی مہارتMotor Skills

تیراکی پورے جسم کی سرگرمی ہے جس سے قوت اور برداشت پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ ساتھ ہی حرکی نشوونما ہوں گی۔اس کے علاوہ رقص، کھیل،ڈرامہ اور ورزش ان کی حرکی مہارتوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

نتیجہ: خوداظہار کے علاوہ، مذکورہ سرگرمیاں بچوں کو مسائل حل کرنے اور سماجی وجذباتی مہارتوں، مثبت ذہنی صحت، عمدہ موٹر مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔خوداظہار کی دوسری شکلیں رقص، کہانی سنانا، موسیقی، آٹے کے ساتھ کھیلنا وغیرہ ہیں۔

Source: https://www.whitelodge.education/blog/music-and-movement

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your Progress)
سوال نمبر 1۔بچوں میں اظہار خیال کے تصور کو بیان کیجیے۔
سوال نمبر 2۔بچوں میں اظہار خیال کو کس طرح فروغ دیا جاسکتا ہے؟

5.3 تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے سرگرمیاں۔زبانیں

(Activities For Fostering Academic Skills-Languages)

والدین اپنے بچے کی زبان کی نشوونما میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ زیادہ تر بچے پیدائش سے لے کر گریڈ 3 تک سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی بنیادی مہارتیں سیکھتے ہیں۔ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی بچپن میں جن بچوں کو باقاعدگی سے پڑھنا اور بولنا سکھایا جاتا ہے ان کے پاس الفاظ کا ذخیرہ وسیع ہوتا ہیں۔ اور مجموعی طور پر خواندگی کی مہارتیں ان بچوں کی نسبتاً زیادہ ہوتی ہیں۔ مزید برآں' بہت ساری تفریحی اور آسان سرگرمیاں ہیں جو والدین اپنے بچے کے ساتھ ضروری بات چیت اور زبان کی مہارتوں کی نشوونما اور معاونت کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سرگرمیاں بچوں میں تعلیمی مہارتوں کو فروغ دیتی ہے جس کا ذریعہ زبان ہے۔

کہانی سنانا:۔کہانی سنانا ایک قدیم اور عظیم سرگرمی ہے جو ہر خاندان میں رائج ہے۔ ہاں البتہ اُس کی کثرت میں فرق ضرور ہوتا ہے۔یہ زبان کی نشوونما کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور نئے الفاظ کو متعارف کرواتی ہے۔ والدین اور معلم کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ مل کر کہانیاں بنائیں جن میں کردار، تنازعہ اور خوشگوار انجام شامل ہوں۔ خاندانی تصاویر دیکھنے کے لیے گھر میں سب مل کر بیٹھیں، اس بارے میں بات کریں کہ تصویر میں کون ہے، وہ کیا کررہے تھے، اور وہ کہاں تھے؟ تصویر کب اور کیوں لی گئی؟ اپنے بچے سے کہانیاں دوبارہ سنانے کو کہیں اور باقاعدگی

سے کہانی پڑھنے کے لیے وقت مختص کریں۔آپ روزہ مرہ کے کام جیسے پودوں کو پانی دینا، کھانے کی میز تیار کرنا، پالتو جانور کی خوبیاں وغیرہ بھی آپ اپنے بچوں سے کہانی کی شکل میں بیان کرنے کہیں۔ "اُن کا خیالی جہاں، خیالی مٹھائی یا خوابوں کا گھر" وغیرہ پر بھی بولنے کے مواقع فراہم کرے۔اس طرح اِن بچوں میں تخلیقی سوچ، ادراکیت اور لسانی مہارتوں کو فروغ حاصل ہوگا۔اس کے ساتھ سب سے اہم اُن میں سیکھنے کے لئیے آمادگی اور دلچسپی دونوں بھی پروان چڑھے گی۔

Source: https://www.womensweb.in/articles/women-in-unusual-occupations-storytelling/

لیبل لگانے کا کھیل:Labeling Game

طلباء/بچوں کو اس طرح کی سرگرمیاں فراہم کی جائے جہاں انہیں اپنے کھلونوں، سامان یا سرگرمیوں کو نام زد/نشان لگانے یا لیبل لگانے کا موقع ملے۔اپنے اطراف کے ماحول میں موجود عام اشیاء کے بارے میں بیان کرنا یا اُن کے بارے میں ایک لفظ کہنا، لکھنا یا لیبل کے ذریعے کسی شکل کے ساتھ منسوب کرنااُن میں تیاری و آمادگی برائے اکتساب کی شرح کو بڑھاتا ہے۔والدین یا معلم یا دونوں ہی ماحول کی اشیا جو گھریلو اشیا بھی ہو سکتی ہیں، اُن کی شناخت کرا ایک کارڈبورڈ پر لکھیے اور بچوں کو اُس کی صفات بیان کرنے کہے۔اس طرح بچوں کو لسانی مہارتیں حاصل ہونگی۔ساتھ ہی وہ خود اظہار کے لیے بھی کافی حد تک مواقع حاصل کرتے ہیں۔کچھ پودوں یا پالتو جانور اُن کے اختیار یا انکے نگرانی میں دے اور کہے کہ یہ آپ کا ہے، جس کی بناء پر ان میں اپنایت پیدا ہوں گی ساتھ ہی وہ اپنی ذمہ داریوں کو بھی خوشی خوشی قبول کر لیں گے۔

خود کا نام پودوں پر لکھا دیکھ کر وہ پڑھنا بھی سیکھ جاتے ہیں ساتھ ہی احساس ذمہ داری اور بڑے ہونے کا فخر بھی انہیں حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح بچوں میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل سرگرمیوں کو کمرہ جماعت میں منظم کیا جاسکتا ہے۔

1) نظموں کو ترنم سے پڑھنا: بچوں کو کمرہ جماعت میں نیم دائرے میں بٹھائے۔ معلم نظم کی بلند خوانی ترنم کے ساتھ کرے ساتھ ہی حرکات و سکنات کے ساتھ نظم کی تفہیم بھی کرتا جائے۔ بچے نظم کو بغور سُنے۔اس طرح بچوں میں تفہیم، سماعت اور اظہار ر خیال کی مہارت حاصل ہوگی۔

2) تصویر سے الفاظ کی شناخت :۔ دو حرفی، تین یا چار حرفی الفاظ کی تصویر پر مبنی فہرست /کارڈ/ تیار کرے یا تختہ سیاہ پر تحریر کرے۔ اب ان لکھے گئے الفاظ بچوں کو بولنے لگائے۔ بچے تصویر دیکھ کر اسے شناخت کرتے ہے۔ اُس طرح وہ بولنے کی صلاحیت سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ اُن لفظوں کو جملوں میں استعمال کروانے سے اُن کی تحریری صلاحیت، اظہار خیال جیسی صلاحیتوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

3) حرف کے ساخت سے آہنگی :۔ کمرہ جماعت کے ایک گوشے میں مختلف رنگ کے انک پیڈ (کچے رنگ والے) کاغذ و مار کر رکھے۔ کاغذ پر بڑے جسامت میں حرف بنائیں۔ طلباء کو موقع دیا جائے کہ وہ انگلیوں کے سروں کو انک پیڈ پر دبائیں اور حرف کے اطراف ان سے نشان بناتے جائیں۔ اس طرح اُن میں حرف کی مختلف بناوٹ کی شناخت بھی ہو نگی، مختلف رنگوں کی پہچان، حسی حرکی مہارت اور ساتھ ہی قلم پکڑنے اور قلم چلانے میں مدد حاصل ہوں گی۔

لیبلنگ گیم: گتے کے کاغذ کے ٹکڑے کاٹیں اور گھر کے ارد گرد پائی جانے والی عام اشیاء کے لیے الفاظ لکھیں۔ ان میں فرنیچر، باتھ روم کی اشیاء، اور بچوں کے کھلونے جیسی چیزیں شامل ہو سکتی ہے۔ ہر لفظ کو بلند آواز میں پڑھیں اور اپنے بچے سے کہیں کہ وہ اسے صحیح چیز کے اوپر رکھیں۔ آہستہ آہستہ آپ گھریلو اشیاء کو بیان کرنے کے لیے صفتوں کے لیے الفاظ لکھنا شروع کر سکتے ہیں۔

تصویری کتاب کے نشانات:

اپنے بچے کے ساتھ تصویری کتابیں پڑھیں اور تصویروں کو دیکھنے اور ان پر بحث کرنے کے لیے رکیں۔ تصویروں میں کیا ہو رہا ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہانی میں جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اسے دہرائیں۔ اپنے بچے سے یہ پوچھ کر تبصرے کرنے کی ترغیب دیں کہ وہ اور کیا دیکھ سکتا ہے، جیسے ''آدم نے اپنی سرخ قمیض پہن رکھی ہے! اس نے اپنے پیروں میں کیا پہن رکھا ہے؟'' شہزادی باغ میں بیٹھی ہے۔ ہم باغ میں اور کیا دیکھ سکتے ہیں؟''

لفظی سلسلہ: لفظوں کی زنجیر:۔ آپ کا بچہ جو الفاظ اور زبان پہلے سے استعمال کرتا ہے اس کی مدد سے زبان کی مزید تعمیر کی مہارت کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ گتے کے کاغذ کے ٹکڑے کاٹیں اور مختلف اسم اور فعل کے الفاظ اُس پر لکھیں جن سے آپ کا بچہ واقف ہے۔ پھر مختلف صفتوں اور فعل کے لیے الفاظ لکھیں۔ اپنے بچے کی مدد کریں کہ وہ ایک اسم یا فعل اور زیادہ سے زیادہ صفتیں اور فعل استعمال کرتے ہوئے 'الفاظ کی زنجیر' بنائیں۔ مثال کے طور پر، اگر لفظ کار ہے، تو آپ الفاظ کا سلسلہ بنانے کے لیے 'بڑا' ، تیز، سرخ، چمکدار یا شور، جیسے الفاظ منتخب کر سکتے ہیں۔ اس طرح بچے تیز کار شور کر رہی ہے یا سرخ چمکدار کار کھڑی ہے۔ یا بڑا شور ہے 'سرخ کار، وغیرہ جملے بناتا ہے۔ تعمیری زبان کو روز مرہ کے حالات میں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ کا بچہ لفظ 'بلی' کہتا ہے، تو آپ کہہ سکتے ہیں، نرم بلی ، یا سوئی ہوئی بلی۔

کردار ادا کرنا: کردار ادا کرنا آپ کے بچے کے تخیل کو وسعت دینے اور متعلقہ زبان اور الفاظ کو متعارف کرانے کا ایک پر لطف اور طاقتور طریقہ ہے۔ ملبوسات اور سہارے (یا خیالی!) کا استعمال کرتے ہوئے، آپ کردار ادا کرنے کے منظر نامے بنا سکتے ہیں جس میں متعلقہ الفاظ متعارف کرانے اور آپ کے بچے کی تخیلاتی کھیل کی مہارتوں کو بڑھانے کے لیے مختلف کردار شامل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور آپ بچے سے کہے کہ

آپ اب ٹیچر ہوں۔اب بطور ٹیچر' کلاس روم میں موجود اشیاء جیسے تختہ سیاہ، کتابیں، لکھناپڑھنا وغیرہ کو لیکر ٹیچر کے کردار کو نبھائے۔اس طرح بچےؔ اظہار خیال، تنقیدی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں سے واقف ہوتے ہیں۔

Source: https://www.thebetterindia.com/298277/nep-early-childhood-care-and-education-play-based-learning-india/

Writing Skill Among Children/بچوں میں تحریری مہارت کا فروغ:

بچوں کے تخیلات ہمیشہ دلچسپ تصورات، خیالات اور کہانیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔لیکن بچوں کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اُن خیالات، تصورات یا تخیل کی دُنیا کو آپ کے سامنے ٹھوس شکل میں پیش کر سکے۔اس طرح یہ بھی صدفی صد صحیح ہے کہ لکھنے سے بچوں کو بہتر مصنف اور پڑھنے سے بچوں کو بہتر قاری بننے میں مدد ملتی ہے۔آپ کے بچے کی تحریری صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی میں مدد کے لیے آپ گھر پر بھی بہت سی سہولیات و مواقع فراہم کر سکتے ہے۔

1۔تحریری سامان: رنگ، ڈرائنگ کی اشیاء وغیرہ بچوں کی پہنچ میں رکھے تاکہ بچے اپنے خیالات اور تصور کو کاغذ پر لانے کے مواقع نہ کھوئیں۔

2۔ڈائری لکھنے کی حوصلہ افزائی کریں: اُن کی تحریری میز پر لکھنے اور پڑھنے والی اشیاء کے ساتھ ساتھ ایک آواز ریکارڈ بھی رکھے تاکہ وہ اپنے خیالات کو اگر لکھ نہ پائے تو کم سے کم ریکارڈ کرے۔اپنے بچے کے لیے ایک جریدہ ضرور خریدیں تاکہ انہیں مطالعہ کی عادت ہوں۔ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے دن کے بارے میں روزانہ مختصر اندراج کریں۔یہ اندراج چھوٹے جملے، تصویر یا کارٹون کسی بھی شکل میں ہو سکتا ہے، والدین اور اساتذہ ان سے اس بارے میں بات کریں کہ انہیں کیا کرنا اچھا لگا اور ان کی سوچ کی حوصلہ افزائی کے لیے سوالات پوچھیں۔ ہجے پر زیادہ زور نہ دیں، ساتھ ہی اگر بچہ رازداری کی درخواست کرتا ہے تو ان کی رازداری کا احترام کریں، اور انہیں یہ محسوس کرنے دیں کہ یہ ان کے لیے بغیر کسی ڈر کے لکھنے کے لیے محفوظ جگہ ہے۔ساتھ ہی خیالات کو ساجھا کرنے کا بھی قابل بھروسہ ذریعہ ہے۔

3-چاک بورڈ یا فیملی میسیج بورڈ استعمال کریں: بچوں کو لکھنے کی افادیت سے روشناس کروایئے۔گھر میں چاک بورڈ فیملی میسیج بورڈ کا اہتمام کرے ۔جہاں بچے اور والدین دونوں ہی مختصر پیغامات لکھا کرے۔گھر کے لئے ضروری اشیاء کی خریداری کی فہرست بنانے میں بچوں کی مدد لیں ۔بچوں کے تعاون کو گھر کے نظام کا حصہؔ بنائے تاکہ وہ بھی ایک ذمہ دار فرد کا رول نبھا سکے۔اس طرح بچے لکھنے، تفہیم کرنے اور فیصلہ کرنے جیسے صلاحیتوں سے لیس ہو سکتے ہیں۔

4-خطوط لکھیں۔اگر آپ دوستوں اور خاندان کے اراکین کو باقاعدہ گریٹنگ کارڈ، خطوط یا ای میلز بھیجتے ہیں، تو اپنے بچے کو اپنے پیغامات لکھنے اور رشتہ داروں کو بھیجنے کی دعوت دیں۔ چھوٹے چھوٹے پیامات جیسے بھائی۔آپ سب سے اچھے بھائی ہو! امیؔ میری پیاری امیؔ! ابوّ آپ کا تحفے کے لیے شکریہ! جیسے پیامات بھی بچوں کو آگے خط لکھنے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

5-تحریری اشارے فراہم کرنا: بچوں کے لیے تخلیقی تحریر مشکل ہو سکتی ہے اس کا طریقہ یہ ھیکہ ہم اپنے بچے کو لکھنے کے لیے ایک موضوع یا تھیم دیں' یہ اکثر مدد گار ثابت ہوتا ہے آپ سادہ اشارے بنا سکتے ہیں اور اپنے بچے کو باقی حصّے کو مکمل کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں۔مثال کے طور پر، اگر میں جانور بننے کا انتخاب کرتا تو میں۔۔۔۔بنتا، یا میں نے جو سب سے بہادری کام کیا وہ۔۔۔۔۔ہے/تھا۔ سب سے پیارا ۔۔۔۔۔۔ہے کیونکہ۔۔۔۔۔

6-ایک اسٹوری بورڈ بنائیں۔اسٹوری بورڈ دراصل تصویروں کا ایک سلسلہ ہے جو خود کہانی سناتا ہے اور مزاحیہ حصّہ بھی رکھتا ہے۔اسٹوری بورڈ بنانا آپ کے بچے کے لیے اپنی کہانی کی منصوبہ بندی کرنے اور تصویریں کھینچنے اور انہیں سلسلہ وار لگانے کا ایک تفریحی اور مددگار طریقہ ہے جس کی مدد سے بچے واضح طور پر اس بات کا تصور پیش کر سکتے ہیں کہ کیا ہوا؟ اور کہانی میں اب کیا ہوگا؟۔

7-لکھنے سے پہلے پڑھیں ۔ قلم کو کاغذ پر مرتب کرنے سے پہلے کہانی کی کتاب پڑھنا آپ کے بچے کو کہانی کی ساخت سے واقف ہونے میں مدد کرتا ہے۔روایتی کہانی کی کتابیں جو ابتدائی، درمیانی کتاب ہو، ان کا انتخاب کریں اور وضاحت کریں کہ کہانی کی تشکیل اس سے پہلے کہ وہ خود بنائیں۔اعلیٰ معیار والی کتابوں کا انتخاب بچوں کی عمر اور ان کی لیاقت و پسند کے لحاظ سے کرے۔اچھی کتابوں کو پڑھنے یا سننے کے بعد وہ کہانی کی تشکیل کرنے اور اسے سنانے/تحریر کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

8-تخیلاتی کھیل کے ذریعے لکھنے کی ترغیب:۔ چھوٹے بچوں کو لکھنے میں دلچسپی لینے کی ترغیب دینے کے لیے یہ ایک اچھا خیال ہے۔آپ بطور پوسٹ آفس میں کام کرنے کا رول ادا کرے۔اور اپنے بچے سے پوسٹ آفس میں خط ڈالنے کا عمل کروائے۔یا پھر، کسی ریستواں میں آپ بطور گاہک ہونے کا رول کریں اور اپنے بچے سے آرڈر لینے کے لیئے کہیں، اس طرح اُن میں لکھنے، بولنے اور سلیقہ مندی کی خوبیوں کا اطلاق ہوگا۔

9-محرکہ کا منبع بننا:۔بچوں کے لیے ہمیشہ مثبت رائے پیش کریں اور اپنے بچے کے ہر عمل میں دلچسپی لیں۔نئے الفاظ لکھنے پر بولنے یا پڑھنے پر ان کی تعریف کریں اور انہیں دکھائیں کہ مشکل الفاظ کو کیسے ہجے کرنا ہے جس کے وہ صحیح ہجے نہیں کر سکتے ہیں۔اُن کی عزت نفس کی حفاظت واحترام دونوں کریں تاکہ مستقبل میں وہ ہمہ جہت شخصیت کے طور پر سماج میں اپنا مقام لے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your Progress)

سوال نمبر 1۔بچوں میں لسانی مہارت کو فروغ دینے میں معاون سرگرمیاں بیان کرے۔

سوال نمبر 2۔بچوں میں سننے اور بولنے کو کس طرح فروغ دیا جاسکتا ہے؟

سوال نمبر 3۔بچوں میں تحریر کے جانب دلچسپی کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے؟

5.4 تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے سر گرمیاں-عدد کا استعمال

(Activities For Fostering Academic Skills- Numeracy)

تصورات جیسے جسامت شکل، لمبائی، اونچائی، وزن حجم، مقدار وغیرہ کو اعداد کی زبان میں بچے تمام زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ھیکہ بچے سارا دن ریاضی کا استعمال کرتے ہیں! کیسے؟ جیسے اگر ہم بچوں کو بطور سر گرمی ان کے چڑھنے والے قدموں کو گننے سے لے کر، بلاکس کو چھانٹنے اور یہ بتانے تک کہ سرخ بلاک زیادہ ہیں"-یا گوشت خوروں کو سبزی خوروں سے الگ کرنے تک (دانتوں کی تعداد اور قسم کے بناء پر) بچے ریاضی کا استعمال کرتے ہیں۔ ریاضی کی ان مہارتوں کو جاننا اور بچوں کے سیکھنے کے انداز پر مبنی انہیں سکھانے کے لیے تیار کیا گیا عمل/ سر گرمی/ مواد تخلیق و تنظیم اہمیت کی حامل ہے۔ اس طرح آپ کو اپنے نصاب اور پورے کلاس روم میں ریاضی کی تدریس کی منصوبہ بندی کرنے میں مدد ملے گی۔

پری اسکول میں ریاضی کے 16 بنیادی تصورات کو سکھانا ضروری ہیں جو درج ذیل ہیں۔۔۔

Mathematical Language ریاضیاتی زبان	Problem Solving مسئلہ حل کرنا	Observation مشاہدہ
One to One Correspondence ایک سے ایک کی مطابقت	اعدادی شعور Number sense	شکلیں Shapes
ordering / Seriation ترتیب/سلسلہ بندی	Spatial Sense مکانی احساس	پیٹرننگ
Numbers and symbols اعداد اور علامات	Graphing ترسیمی	Comparing موازنہ کرنا
Parts and wholes کل اور اجزاء	Measurement پیمائش.	Counting گننا
Sets and classifying. سیٹ اور درجہ بندی		

1. مشاہدہ: حواس کا استعمال: مشاہدہ معلومات کو جمع کرنے کا اور منظم کرنے کا پہلا قدم ہے۔ بچے اپنے تمام حواس کو مشاہدہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جب اشیاء کا مجموعہ دیا جاتا ہے (مثال کے طور پر سیب) تو بچے اپنے حواس کا استعمال کرتے ہوئے رنگ، سائز، میٹھا / کھٹا، ساخت، اور نرم/ کرنچی جیسی صفات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس طرح ریاضیاتی تصورات بچے اپنے ادراکیت میں سموتے ہیں۔

2. مسئلہ حل کرنا: مرکوز مسئلہ حل کرنا کسی کے ذہن میں معلومات کے انفرادی حصوّں کو اکٹھا کرنے اور کسی مسئلے کے واحد حل تک پہنچنے کی صلاحیت ہے۔ مختلف مسائل کا حل معلومات کے بہت سے حصوں کو جمع کرنے اور کسی مسئلے کے ممکنہ حل کی ایک سب سے بہترین قسم پر

غور کرنے کی صلاحیت ہے۔ طلباء کو اس طرح کی سر گرمی کروائی جائے جہاں وہ ریاضیاتی سوال/حالات کا ممکنہ واحد حل پیش کر سکے جیسے اعداد کو دوسرے عدد سے ضرب دینا وغیرہ۔

3. ریاضیاتی زبان: اسکول میں معلم کو چاہیے کہ وہ سر گرمیوں کے دوران ریاضی کی زبان استعمال کریں۔ سر گرمیوں کے ساتھ نئے الفاظ و علامت متعارف کروائیں۔ ریاضی کی زبان کی دیگر مثالیں جو ہم پری اسکول میں استعمال کرتے ہیں وہ ہیں۔ بھاری ہلکی، لمبا، چھوٹا، گول، مستطیل، شامل کرنا، خارج کرنا وغیرہ

4- ون ٹو ون خط و کتابت: ایک سے ایک کی مطابقت: یہ وہ عمل ہے جہاں بچے ایک گروپ میں موجود آئٹمز کو دوسرے گروپ میں موجود آئٹمز کے ساتھ مطابقت کی بناء پر جوڑتے ہیں۔

5. اعدادی شعور: نمبر سینس، سمجھنے کا تصور ہے۔ اس سے بچوں کو مقدار، گنتی، زیادہ، کم وغیرہ کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ کاپی میں ایک جانب 5 گیندیں بنی ہو اور دوسری جانب 5 لکھا ہو، تو بچہ اُس کا صحیح جوڑ لگاتا ہے۔

6. شکلیں: اشکال کو ابتدائی جیومیٹری بھی کہا جاتا ہے یا جیومیٹری اشکال کا مطالعہ ہے اس عمر میں بچّے قطر اور محیط کے فارمولوں کے ساتھ کام نہیں کرتے۔ بلکہ بنیادی شکل کے ناموں کی شناخت اور موازنہ، ترتیب، درجہ بندی اور انہیں بنانے کا عمل انجام دیتے ہیں۔

7. مکانی احساس: مکانی احساس ایک منطقی ڈیزائن یا پیٹرن کا استعمال کرتے ہوئے اشیاء کو صحیح جگہ یا جگہوں پر رکھنے کی صلاحیت ہے۔ مثال کے طور، ہم اس صلاحیت کو اس وقت دیکھتے ہیں جب بچے پزل/پرابلم حل کر رہے ہوں۔

8. سیٹ اور درجہ بندی: سیٹ بنانا، منطقی انداز میں اشیاء کے گروپ بنانے کی صلاحیت ہے۔ اس کے لیے درجہ بندی کی مہارت درکار ہوتی ہے ۔درجہ بندی موازنہ کے مقابلے میں اعلیٰ سطح کی مہارت ہے۔ مشاہدہ اور موازنہ کرنے کے بعد، بچے سیکھی گئی معلومات کو گروہ میں درجہ بند کر سکتے ہیں اور یکساں کو ایک سیٹ میں رکھ سکتے ہیں۔

مثلاً بچے سیب کو پتوں اور ڈنٹھل کے ساتھ اور بغیر ڈنٹھل، سائز، رنگ وغیرہ کے لحاظ سے الگ کر سکتے ہیں۔

9. ترتیب/سلسلہ بندی: ترتیب/سلسلہ بندی موازنہ کرنے کے مقابلے میں ایک اور اعلیٰ سطحی مہارت ہے۔ آئٹم کو ترتیب دینے یا سلسلہ بند کرتے وقت، بچہ دو سے زیادہ آئٹمز یا گروپس کا موازنہ کرتا ہے اور آئٹمز کو منطقی ترتیب میں رکھتا ہے۔ وہ سائز یا شکل کی بنیاد پر اشیاء کو ترتیب سے رکھتا ہیں (جیسے پھل کو چھوٹے سے بڑے تک ترتیب میں رکھنا) یا وہ آئٹمز کو پہلے سے آخری کی بنیاد پر ترتیب دے سکتے ہیں (جیسے کہ تصویروں کو فلالین بورڈ پر کہانی کے لحاظ سے ترتیب میں لگانا وغیرہ)۔

10. موازنہ کرنا: موازنہ اشیاء یا گروہوں میں مماثلت کی شناخت کرنے کی صلاحیت ہے۔ ایک بار جب بچوں کو اشیاء تلاش کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے، تو وہ موازنہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ مماثلت کے ساتھ ساتھ فرق جیسے خصوصیت کا فہم پاتے ہیں مثلاً ایک جیسے اور مختلف رنگ، وزن اور سائز کو بھی محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

11. پیٹرننگ /طرز: پیٹرن میں جہاں بلاکس کو پیلا، نیلا، پیلا، نیلا طرز پر تیار AB پیٹرن یا طرز اشیاء کو ایک مخصوص ترتیب میں رکھنے کی صلاحیت ہے جو دہراتی ہے۔

کرنا۔ بچوں کو ایک لائن میں پیٹرن کرنا۔ لڑکا، لڑکی، لڑکا، لڑکی وغیرہ۔۔۔

12. گنتی: گنتی کی 2 قسمیں ہیں۔

یاداشت پر مبنی گنتی (Rote Counting) یاداشت سے ترتیب وار نمبروں کو دہرانا۔

ایک گروپ میں اشیاء کی گنتی اور پھر یہ سمجھنا کہ آخری نمبر بتائی گئی سیٹ کے لیے رقم ہے۔ (Rational Counting) ناطق گنتی

سرگرمیوں کی نوعیت یا یاداشت اور ناطق گنتی کی خصوصیات کو مدنظر رکھ کر کروائی جائے۔

13. پیمائش: پیمائش میں بہت سے حصّے شامل ہیں جیسے حجم، وزن، لمبائی، اونچائی، درجہ حرارت اور وقت وغیرہ۔ معلم چھوٹی چھوٹی اور آسان سرگرمیاں جیسے دھاگے سے پنسل کو ناپنا اور پھر دھاگے کو فٹ پٹی پر رکھ کر پیمائش کرنا۔ بالشت سے فرش کو گننا یا ترازو میں کسی شئے کو وزن کرنا وغیرہ۔

14. کل اور اجزاء: کل اور اجزاء کا تصور کسر کی ابتدائی سیڑھی ہے۔ معلم اس عمر میں بچوں کو کل اور اُس کے حصّوں (آدھا، پاو، پونا) وغیرہ سے متعارف کروایئے، جیسے اگر روٹی کو بیچ میں سے کاٹے تو دو مساوی حصّے ہوتے ہیں جسے نصف کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس عمر میں، بچے حصوں اور مکمل کی بنیادی باتیں سیکھتے ہیں۔

اعداد اور علامات: اعداد اور علامات کی تفہیم بچوں میں ضروری ہے۔ اعداد کو چھانٹنا، ترتیب وار لگانا اُن اعداد میں موجود علامتوں کی بناء پر اُن پر عمل کرنا جیسے جمع تفریق ضرب وغیرہ۔ اس طرح بچے علامت اور اعداد کے فہم سے ریاضیاتی سوالات کو حل کر سکتے ہیں۔

16. ترسیمی عمل: گرافک مشاہدات اور ڈیٹا کو ریکارڈ کرنے ترسیل کرنے کا ایک طریقہ ہے جو بچوں کو سکھانا ضروری ہے۔ بچے بہت چھوٹی عمر میں ہی ترسیمی عمل۔ ریاضی کی مہارت کو سیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بچے بھی وجہ اور اثر کے تصور کو سمجھتے ہے جیسے اس کھلونے کو دبانے پر شور کرتا ہے کیونکہ اس میں سیٹی لگی ہے یا بچے کھلونے کی درجہ بندی کرتے ہے جیسے یہ کھلونے زمین پر گھومتے ہے کیونکہ اِن میں پہیے لگے ہیں جبکہ گڑیا یا بلاکس نہیں چل سکتے کیونکہ اُن میں پہیے نہیں ہیں۔ ان سالوں کے دوران، بچے نمونوں کو پہچانتے ہیں، اشیاء کو چھانٹنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اشیاء کو گروپس میں درجہ بندی کرتے ہیں جیسے اس کی کاریں چھوٹی ہیں، اور میرے ٹرک بڑے ہیں۔

نیشنل ایسوسی ایشن فار دی ایجوکیشن آف ینگ چلڈرن پوزیشن اسٹیٹمنٹ آن ارلی چائلڈ ہڈ میتھے میٹکس کے مطابق، "ریاضی بچوں کو اسکول سے باہر اپنی دنیا کا احساس دلانے اور اسکول میں کامیابی کے لیے ایک مضبوط بنیاد بنانے میں مدد کرتی ہے۔" بچوں کی ریاضی میں فطری اور بے ساختہ دلچسپی ہوتی ہے کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ کون سی چیزیں بڑی ہیں اور قسم کے لحاظ سے مختلف کھلونوں کو چھانٹتے ہیں۔ مزید برآں، گھر میں والدین اور گلشن اطفال میں بچوں کی عددی مہارتوں (ترتیب کاری، درجہ بندی) کا اندازہ لگانے میں فراہم کردہ عددی تجربات مدد فراہم کرتے ہیں۔

تحتانوی اسکول کے بچوں میں مکانی تصورات (شکلیں، پیمائش) اور مسائل کو ترتیب دینے، درجہ بندی کرنے اور حل کرنے کی صلاحیت کی سمجھ پیدا کی جاسکتی ہیں۔

اساتذہ روزمرہ کی سرگرمیوں کو منصوبہ بند انداز میں تیار کر کے کلاس روم میں اُس کا اطلاق کرے جس سے ریاضی کو فروغ حاصل ہو گا۔ کلاس روم اور گھر میں بچوں کے ساتھ ایسی اشیاء کا استعمال کریں جو ریاضی کی سوچ کو فروغ دیتی ہیں، جیسے پیمائشی ٹیپ، ترازو وغیرہ۔ بچے ان تجربات میں حصہ لے کر ریاضی میں دلچسپی حاصل کرتے ہیں۔ بچوں کے لیے ریاضی کے تصورات پر مرکوز ریاضیاتی زبان سننا بھی ضروری ہے۔ ریاضی کے تجربات میں مشغول ہونے سے بچوں کو پیشن گوئیاں کرنے، مسائل حل کرنے، سوچنے، استدلال کرنے اور ان کی دنیا کے ساتھ صحیح ربط قائم کرنے کی صلاحیتیں حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your Progress)
سوال نمبر 1۔ بچوں میں اعدادی مہارت کو فروغ دینے میں معاون سرگرمیاں بیان کیجیے۔
سوال نمبر 2۔ بچوں میں ساخت اور جسامت کے تصور کو کس طرح فروغ دیا جاسکتا ہے؟
سوال نمبر 3۔ بچوں میں ریاضیاتی عمل کے جانب دلچسپی کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے؟

5.5 تعلیمی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے سرگرمیاں۔ ماحولیاتی سائنس

(Activities for Fostering Academic Skills-Environmental Science)

آب وہوا میں ہونے والی منفی تبدیلیاں اس بات پر زور دیتی ہے کہ ہم بچوں کو ماحولیات کے حوالے سے باشعور بنائے اور انہیں بچپن سے ہی بقاء اور پائیداری کے بارے میں سکھائے۔ اردگرد کے ماحول کی دیکھ بھال اور حفاظت کرنے عادت کو اپناتے ہوئے ماحولیات کے تئیں مثبت رویہ پیدا کرنا تعلیم کا اٹوٹ حصہ بن گیا ہے۔ فہم کے ساتھ پڑھنے کی مہارت کے لیے قومی پہل، جسے بھارت کے نام سے جانا جاتا ہے۔NIPUN

یہ بنیادی خواندگی اور اعداد و شمار پر ایک قومی مشن ہے، جو بنیادی سیکھنے کے عمل کے نتائج کو تین ترقیاتی اہداف میں تقسیم کرتا ہے۔ بچے سیکھنے کے عمل میں شامل ہوں اور اپنے فوری ماحول سے جڑیں۔ آنگن واڑی مراکز پر یہ تعلق مختلف موضوعات، جیسے پودے اور درخت، جانور، ہوا، پانی، پھل، سبزیاں، پھول اور پرندے کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے۔

ابتدائی بچپن کی تعلیم بچے کی مجموعی ترقی کے عمل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ملک بھر میں آنگن واڑی مراکز پبلک پری اسکول کے طور پر کام کرتے ہیں جہاں آنگن واڑی اساتذہ صرف پری اسکول کے بچوں کی غذائی ضروریات کا خیال رکھتی ہیں بلکہ ان کی نفسیاتی، جسمانی اور سماجی نشو ونما کا بھی خیال رکھتی ہیں۔

میں اور میرا ماحول: ابتدائی سالوں میں بچے اپنے قریبی ماحول سے آسانی سے جوڑے جاسکتے ہیں۔ لہذا، مختلف سرگرمیوں کے ذریعے، جیسے نیچر واک، فیلڈ وزٹ وغیرہ، آنگن واڑی اساتذہ ایسے مواقع پیدا کرتے ہیں جن کے ذریعے بچے مقامی رہائش گاہوں کا مشاہدہ اور دریافت کرنے کے

قابل ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ماحولیاتی بیداری کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ایسی سرگرمیاں جو ماحول کے تئیں احساسیت پیدا کرتی ہیں۔اُن کا فروغ ضروری ہیں۔

ایکشن گانے اور کہانی:

بچوں کو ان کے بزرگوں کی بتائی گئی کہانیوں سے ماحول کا جلد پتہ چلتا ہے، جن میں عام طور پر جانور مرکزی کردار ہوتے ہیں۔آنگن واڑی ٹیچر ابتدائی سالوں میں پڑھانے کے ایک اہم طریقہ کے طور پر گانوں اور کہانیوں کا استعمال کرتی ہیں۔بچے جانوروں کی مختلف خصوصیات اور رویے، ان کی رہائش گاہوں اور کھانے کی عادات کو سیکھتے ہیں جو قدرتی دنیا کو مزید دریافت کرنے کے لیے ان کا تجسس بڑھاتا ہے۔

فطرت کی سیر اور فیلڈ وزٹ:

کسی خاص موضوع پر منحصر فطرت کی سیر اور فیلڈ وزٹ کا اہتمام بچوں کو ماحول سے ہمکنار کرتا ہے استاد بچوں کو قریبی کھیتوں، مویشیوں کے رہنے کی جگہ جیسے گھوڑوں کا اصطبل، باڑہ، مرغیوں کا فارم، پارک وغیرہ کا دورہ کرنے کے لیے لے جاتے ہے تاکہ انہیں ایک مخصوص موضوع پر تجربہ فراہم کیا جاسکے۔جس کا مقصد بچوں کو اُس کے متعلق فہم پیدا کرنا ہوتا ہے۔مثال کے طور پر، استاد بیج سے پودے کی نشوونما کے مختلف مراحل پر بحث کرنے کے بجائے، بچے قدرتی طور پر قریب کے کسی فارم کا دورہ کرکے یہ دیکھتے ہیں کہ کسانوں کے ذریعہ اناج یا سبزیاں کیسے اگائی جاتی ہیں۔فیلڈ ٹرپ کے دوران بچے اپنی کمیونٹی کے بزرگوں کے ساتھ بات چیت سے بھی سیکھتے ہیں۔اساتذہ بچوں کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ پودوں سے پھول یا پتے نہ توڑیں، جانوروں وغیرہ پر پتھر نہ پھینکیں۔جس سے ان کی ماحولیاتی آگاہی اور احساسیت میں اضافہ ہوتا ہے۔فطرت کی چہل قدمی بچوں میں خوشی و مسرت کا احساس پیدا کرتی ہے، ان کے تجسس کو بڑھاتی ہے اور بہت سے تفتیش سے پر سوالات کو جنم دیتی ہے جو وہ اپنے استاد سے پوچھتے ہیں۔لہٰذا فطرت کی سیر انہیں کچھ نیا سیکھنے کے بہت سے مواقع فراہم کرتی ہے۔بچے مختلف اشکال اور سائز کے پودے اور درخت بھی دیکھتے ہیں، جس سے وہ فطرت میں موجود تنوع کی تعریف کرتے ہیں۔

کچن گارڈن:

پوشن ابھیان پہل کے ایک حصے کے طور پر، خواتین اور بچوں کی بہبود کا محکمہ آنگن واڑی مراکز کو کچن گارڈن رکھنے کی ترغیب دے رہا ہے جس میں احاطے میں سبزی اور پھل والے درخت لگائے گئے ہیں۔بچے سب سے بہتر وہاں سیکھتے ہیں جب وہ خود کام کرتے ہیں۔کچن گارڈن بنانے میں بچوں کو شامل کرنے سے انہیں پودوں کی پرورش، ذمہ داری لینے اور ان کی دیکھ بھال میں مدد ملتی ہے۔استاد بچوں کو یہ سمجھانے کے لیے ایک سرگرمی کا انعقاد کرتا ہے کہ پودا کیسے بڑھتا ہے۔وہ بچوں کو بتاتی ہے کہ وہ زمین میں ایک چھوٹا سا بیج ہیں۔ہر ایک سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو گیند کی طرح گھمائیں۔اس کے بعد وہ کہتی ہیں کہ بارش ہو رہی ہے اس کے بعد سورج چمک رہا ہے۔جب بھی وہ بتاتی ہے کہ بارش ہو رہی ہے بچوں کو کہا جاتا ہے کہ وہ تھوڑا سا حرکت کریں اور آہستہ آہستہ خود کو کھولیں۔اس کے بعد وہ بچوں سے یہ کہتے ہوئے سر اٹھانے کو کہتی ہے کہ بیج اگنے لگا ہے، اور وہ اب ایک چھوٹا سا پودا ہے جو زمین سے نکل رہا ہے۔ابتدائی سالوں میں اپنی فطری دنیا کے ساتھ تعامل کرنے بچوں کو اپنے ارد گرد کے ماحول سے تعلق قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔جو کچھ وہ روزانہ دیکھتے ہیں اس سے سیکھنا ان کے لیے جو کچھ سیکھا ہے اس سے منسلک ہونا اور اسے برقرار رکھنا آسان بناتا ہے۔وہ دوسرے بچوں، اساتذہ اور والدین کے ساتھ جو کچھ دیکھتے ہیں اس کے بارے

میں بات کرنے سے ان کی سماجی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔جب وہ مختلف پودوں اور جانوروں اور ان کے حصوں کے نام سیکھتے ہیں تو اس سے ان کی ذخیرہ الفاظ میں وسعت آتی ہے اور ان کی زبان کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔اپنے آس پاس کی چیزوں کا مشاہدہ کرنے کا یہ ہنر اس بات کی پیشن گوئی ہے کہ وہ پرائمری کلاسوں میں کسی چیز کے بارے میں مزید گہرائی سے سیکھیں گے۔ماحولیاتی بیداری پیدا کرنا اور بچوں کو ان کے ابتدائی سالوں میں ماحول کے تحفظ میں حصہ لینے کے لیے شامل کرنا زندگی بھر اثر پیدا کرتا ہے۔

https://www.allthatgrows.in/blogs/posts/school-kitchen-garden

https://repository.education.gov.in/mdm-components/garden/

صحت اور حفظان صحت: اچھی عادات

پری اسکول کے بچوں میں صفائی اور حفظانِ صحت کے لیے معلم بچوں کو اچھی عادات اپنانے جیسے صبح اور رات دونوں وقت دانت صاف کرنا،اپنے دیں جو اُنہیں محرکہ فراہم کرتی ہے۔سب سے صاف ستھرا آنے(Star)ناخن ہر ہفتے کاٹنا،روز نہانا اور روز اسکول آنا وغیرہ پر اُنہیں تمغہ والے بچے کو سال کے اختتام میں ”سب سے صاف ستھرے بچے“ کا لقب اور انعامات دے۔ساتھ ہی صفائی اور حفظانِ صحت پر چھوٹے چھوٹے کارٹون سریز یا فلم دکھائی جائے۔ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب گھر اور اسکول کے روز مرہ کے معمول پر مشق کے ذریعہ کروائی جائے۔

Source: https://www.youtube.com/watch?v=xOHuOFQTby4

پری اسکول کے بچوں میں کمیونٹی ورکرز کی آگاہی:

Community Workers Awareness Among Preschool Children:

کمیونٹی ہیلپرز کے ساتھ روز مرہ کی بات چیت اور ربط ایک ضروری عمل ہے۔اِن سماجی خدمت کار میں سے بہت سے قابل بھروسہ اور پختہ ذہن والے افراد ہیں جو آپ کے بچے کی ایسے وقت میں مدد کر سکتے ہیں جب ماں اور والداُن کے آس پاس نہ ہوں۔اس کی تیاری میں ہم

کہانی کی کتابیں، گڑیا کے ساتھ کردار ادا کرنا اور عمر کے لحاظ سے دیگر سرگرمیاں اس عمل میں مدد کر سکتی ہیں۔ اپنے بچے کو سکھائیں کہ اگر وہ کسی عوامی مقام پر گم ہو جائے تو کس سے بات کرنی ہے۔ مثال کے طور پر یونیفارم کے ذریعے شناخت کروایئے۔ سیکورٹی آفیسر، ڈاکٹر، پولیس وغیرہ یا اگر وہ کسی ایسی جگہ ہو جیسے مال، کسی دفتر میں، ہوٹل میں تو دفتر میں کلرک سے اور دیگر جگہ استقبالیہ سے ربط کریں۔ یقینی بنائیں کہ آپ کا بچہ اپنے والد والدہ کے مکمل نام اور فون نمبر سے واقف ہوں۔ کھو جانے کی صورت میں یہ تیاری ایک بہت بڑے حادثے کو ٹال سکتی ہے۔

ایک بار جب آپ کا بچہ فون استعمال کرنے کے لائق ہو جائے تو اسے سکھائیں کہ کس طرح ہنگامی صورت حال میں مدد کے لیے کسے کال کرنا ہے، جیسے کہ آگ لگنا یا شدید چوٹ پر کسے کال کرے۔ اور کس طرح حالات کی تفصیل بتائے۔ اپنے بچے کو یہ بیان کرنے میں مدد کریں کہ وہ ڈاکٹر کے جانچ کے دوران کیسا محسوس کرتا ہے۔ معلم اور والدین دونوں بھی بچوں کو نوعیت کے لحاظ سے جیسے لائبریری یا اسٹور میں کسی چیز کی تلاش کرنے میں اُن کی مدد مانگنے ساتھ ہی انہیں اشیاء کو کس طرح ڈھونڈنا ہے اُس کی مشق کروائے۔

Source: https://in.pinterest.com/pin/727472146029159272/

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your Progress)

سوال نمبر 1۔ بچوں میں تعلیمی مہارت کو فروغ دینے میں معاون ماحولیاتی سرگرمیاں بیان کرے۔

سوال نمبر 2۔ بچوں میں "میں اور میرا ماحول" کو کس طرح فروغ دیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر 3۔ بچوں میں صحت اور حفظان صحت کے جانب دلچسپی کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے؟

5.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- ابتدائی بچپن میں بچوں کے اظہار خیال کو اہمیت حاصل ہیں خاص طور پر جب وہ ابھی ارتقائی ذہن کے ہوں۔
- بچوں کو اظہار خیال کرنے کی ترغیب دے کر، آپ ان منفی مسائل کو دور کر سکتے ہیں اور اپنے بچوں کو خود اعتمادی، خود مختاری، تخلیقی صلاحیتوں اور خود وکالت کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔
- ایک صحت مندانہ اظہار ایک صحت مند تعلق کو پیدا کرتا ہے۔

- کسی بچے کی نشو ونمااس کے ذہنی، جذباتی اور حرکی شعبوں کی یکساں نمواور نشو نماپر مبنی ہوتی ہے۔ بچوں میں حرکی صلاحیتوں کو فروغ دیناضروری ہے اور اُن کی اکتساب میں آمادگی کے لیے بھی حرکی صلاحیتوں میں ارتقاء ضروری ہیں۔
- والدین اپنے بچے کی زبان کی نشو ونما میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ زیادہ بچے پیدائش سے لے کر گریڈ 3 تک سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی بنیادی مہارتیں سیکھتے ہیں۔
- بچوں کے تخیلات ہمیشہ دلچسپ تصورات اور کہانیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس بناء پر اس طرح کی سرگرمیاں ان کی نمو و نشو نما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
- سیکھنے کی طرف مثبت رویہ اکتساب کے عمل کو آسان کرتا ہے۔
- اسکول اور مستقبل کی تعلیمی کامیابی کے لیے تیاری تحتانوی سطح پر ہونی چاہیے۔

5.7 فرہنگ (Glossary)

فعال سیکھنا: ایک ایسا نقطہ نظر جو بچوں کو فعال طور پر حصہ لینے اور سیکھنے کے عمل میں بذات خود کی گئی سرگرمیوں، تلاش اور مسائل کے حل کے ذریعے شامل ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔

انکوائری پر مبنی سیکھنا: ایک تدریسی طریقہ جو بچوں کو سوالات پوچھنے، تحقیق کرنے اور دلچسپی کے موضوعات کو دریافت کرنے کی ترغیب دیتا ہے یہ تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے کی مہارت، اور تجسس کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔

تعاون پر مبنی سیکھنا: ایک حکمت عملی جو بچوں کے درمیان تعاون پر مبنی بات چیت کو فروغ دیتی ہے، انہیں ایک ساتھ کام کرنے، خیالات کا اشتراک کرنے اور ایک ٹیم کے طور پر مسائل کو حل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ تعاون، سماجی مہارتوں، مواصلات اور ہمدردی کو بڑھاتا ہے۔

کہانی سنانے کا عمل: بچوں کے تخیل، زبان کی مہارت، اور فہم کو شامل کرنے کے لیے حکایات اور کہانیوں کو بانٹنے کا عمل۔ کہانی سنانا فعال سننے، الفاظ کی نشو ونما اور بیانیہ کی تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔

بیرونی اور فطرت پر مبنی تعلیم: وہ تجربات جو قدرتی ماحول میں ہوتے ہیں، جیسے پارک، باغات، یا فطرت کے ذخائر، جسمانی سرگرمی، اور قدرتی دنیا کی تعریف کو فروغ دینے کے لیے۔

موسیقی اور تحریک: موسیقی، تال اور تحریک کی سرگرمیوں کو شامل کرنے سے پری اسکول کے بچوں میں ہم آہنگی، جسمانی بیداری، زبان کی نشو ونما کو بڑھاتی ہے۔

آوٹ ڈور پلے: بیرونی ماحول میں غیر منظم کھیل جو جسمانی سرگرمی، تلاش اور مجموعی موٹر مہارتوں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بیرونی کھیل بچوں کی فلاح و بہبود، تخلیقی صلاحیتوں اور فطرت کے ساتھ تعلق کو سہارا دیتا ہے۔

5.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔پری اسکول میں ریاضی کے۔۔۔بنیادی تصورات کو سکھانا ضروری ہے۔

12(a 16(b 18(c 13(d

2۔__________ جذبات اور مہارت دونوں کی بہتر ترجمانی کرتا ہے۔

a)سرگرمی b)آرٹ c)مشغلہ d)تمام

3۔بچوں کو خوداعتمادی،خودمختاری، تخلیقی صلاحیتوں اور خودوکالت کو۔۔۔۔فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔

a)خوداظہار b)تقریر c)اعتماد d)شرمندگی

4۔لفظوں کو جملوں میں استعمال کروانے سے بچوں کی۔۔۔۔،اظہار خیال جیسی صلاحیتوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

a)خوداظہار b)تحریری c)موسیقی d)سننے

5۔_________ کے ذریعے بچے 'بغیر ایک لفظ کہے اپنے جذبات کا اظہار باآسانی کرسکتے ہیں۔

a)فنون لطیفہ b)تحریر c)خاموشی d)سننے

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

(1)پری اسکول کے بچوں کے لیے مصروفیت کی چند کارگر حکمت عملی پیش کریں؟

(2)ابتدائی بچپن کی تعلیم میں کھیل پر مبنی سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

(3)حسی کھوج کی سرگرمیاں پری اسکول کے بچوں کی تعلیم کو کیسے فائدہ پہنچا سکتی ہیں؟

(4)پری اسکول کے بچوں کو شامل کرنے میں ٹیکنالوجی کے انضمام کا کیا کردار ہے؟

(5)کہانی سنانے سے چھوٹے بچوں میں مشغولیت اور زبان کی نشوونما کیسے ہوتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

(1) پری اسکول کے بچوں میں ماحولیاتی تعلیم کو بڑھاوا کیسے دیا جاسکتا ہے؟مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

(2) پری اسکول کے بچوں میں ریاضی کی تعلیم میں دلچسپی کیسے پیدا کی جاسکتی ہے؟تفصیل میں بیان کیجیے۔

(3) ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں والدین اور خاندانی مشغولیت کیوں اہم ہے؟تنقیدی جائزہ لیجیے۔

(4) ابتدائی بچپن میں ماحولیاتی آگاہی کی اہمیت بیان کیجیے۔

5.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Akkaya, M. (2007). The evaluation of family involvement activities implemented in the preschool institutions based on teachers and parents' opinions (Publication No. 211682) [Master's thesis, Anadolu University]. Council of Higher Education Thesis Centre.
2. Carol Garhart Mooney .Theories of Childhood: An Introduction to Dewey, Montessori, Erikson, Piaget & Vygotsky.
3. Dame Trister Dodg .The Creative Curriculum for Preschool.
4. Erika Christakis .The Power of Play : Learning What Young Children Really Need from Grownups.
5. J.C. Aggarwal and S. Gupta. Early Childhood Care and Education, Principles & Practices۔
6. National Early Childhood Care and Education (Ecce) Curriculum Framework https://wcd.nic.in/sites/default/files/national_ecce_curr_framework_final_03022014%20%282%29_1.pdf
7. NRC. Eager to learn: Educating our preschoolers. Washington, DC: National Academy Press; 2001.
8. Theme Based Early Childhood Care and Education programme A Resource Book https://ncert.nic.in/dee/pdf/deethemebased.pdf

اکائی 6۔ پروگرام کی منصوبہ بندی

(Program Planning)

اکائی کے اجزا

6.0 تمہید (Introduction)

6.1 مقاصد (Objectives)

6.2 منصوبہ بندی کا تصور (Concept of Planning)

6.3 پروگرام کی منصوبہ بندی (Programme Planning)

6.4 پروگرام کی منصوبہ بندی کی ضرورت اور اہمیت (Need &Importance of Programme Planning)

6.5 پروگرام کی منصوبہ بندی کی وسعت (Scope of Programme Planning)

6.6 پروگرام کی منصوبہ بندی کے اصول (Principles of Programme Planning)

6.7 طویل مدتی منصوبہ بندی (Long Term Planning)

6.7.1 منصوبہ بندی

6.7.2 طویل مدتی منصوبہ بندی میں ترمیم

6.7.3 طویل منصوبہ بندی کا جائزہ

6.7.4 سالانہ منصوبہ بندی

6.7.5 ٹرم پلان/خصوصی مدتی منصوبہ

6.7.6 ماہانہ منصوبہ بندی

6.8 قلیل مدتی منصوبہ بندی (Short Term Planning)

6.8.1 منصوبہ بندی

6.8.2 قلیل مدتی منصوبہ بندی میں ترمیم

6.8.3 قلیل مدتی منصوبہ بندی کا جائزہ

6.8.4 ہفتہ وار منصوبہ

6.8.5 یومیہ/روزانہ منصوبہ

6.8.5.2 عنوانی یا ذیلی عنوان کی شناخت
6.8.5.2 تدریس واکتسابی سرگرمیوں تجربہ کے لیے سرگرمیوں کا انتخاب
6.8.5.3 سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے معاون اشیاء کی نشاندہی اور تیاری
6.9 یادرکھنے کے نکات (Points to Remember)
6.10 فرہنگ (Glossary)
6.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)
6.12 سفارش کردہ کتابیں/ (Suggested Learning Resources)

0.6 تمہید (Introduction)

انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے منصوبہ بندی ضروری ہے۔ تعلیمی پروگرام میں منصوبہ بندی، تدریس واکتساب کے عمل کو منظم بنا دیتی ہے، جس کی وجہ سے متوقع مقاصد کو باآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ این۔ سی۔ای۔ کے نصاب میں تمام ایسی سرگرمیوں کو شامل کیا گیاہے، جن کا تعلق بچوں میں جسمانی، ادراکی، لسانی، سماجی اور جذباتی نشوونما سے ہے، جس کے حصول کے لیے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ تدریس کو منظم، موثر اور کامیابی کے ساتھ انجام دینے کے لیے معلم کو اپنے مضمون پر عبور اور تدریسی مہارتوں کے ساتھ -ساتھ منصوبہ بندی کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ اس سبق میں آپ منصوبہ بندی اور پروگرام منصوبہ بندی کے معنی، اس کی ضرورت، اہمیت اور وسعت کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ اس سبق کے مطالعہ سے آپ کو پروگرام منصوبہ بندی کے اصولوں، منصوبہ بندی کے مختلف اقسام کے بارے میں معلومات حاصل ہوگی۔ طلباء سالانہ، خصوصی مدّتی، ماہانہ، ہفتہ وار اور روزانہ منصوبوں سے واقف ہوسکیں گے۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ؛

- پروگرام کی منصوبہ بندی کے معنی، وسعت اور اس کی اہمیت وضرورت کی وضاحت کرسکیں۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی کے اصولوں کی وضاحت کرسکیں اور اس پر عمل کرسکیں۔
- طویل مدّتی اور قلیل مدّتی منصوبہ بندی کے تصوّر کو بیان کرسکیں۔
- مختلف اقسام کے منصوبوں (سالانہ، ٹرم ماہانہ، ہفتہ وار اور روزانہ) کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں۔
- سالانہ اور روزانہ منصوبوں کو تیار کرسکیں۔

6.2 منصوبہ بندی کاتصّور(Concept of Planning):

ہم سبھی جانتے ہے کہ کسی بھی کام کو کامیابی کے ساتھ کرنے کے لیے منصوبہ بندی بہت ضروری ہے۔اسی طرح تعلیم کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیےایک معلم کے لیے منصوبہ بندی پر عمل کرنابہت ضروری ہو جاتاہے،کیونکہ یہ تعلیم کے مقاصد کے حصول میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔بچے کے ابتدائی تربیتی پروگرام کواس طرح سے ترتیب دیاجائے کہ اس کی جسمانی،ذہنی،سماجی،جذباتی نشوونما کے ساتھ ساتھ اس میں صحت مند عادات،مثبت رویہ اور سماجی مہارت پیداہو سکے۔

گریگوری(Gregory)کے مطابق عام طور پر منصوبہ کی تعریف ایک ایسی کوشش کے طور پر کی جاسکتی ہے،جس سے وسائل کو اس طرح منظم کیاجاسکے کہ متعین مقاصد کو حاصل کیاجاسکے۔دوسرے الفاظ میں،منصوبہ ایک بامقصد عمل ہے۔

پلاننگ کمیشن(Planning Commission)کے مطابق منصوبہ ایک ایساطریقہ ہے جس میں مقاصد کے حصول کے لیے وسائل مختص کیے جاتے ہیں۔ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم میں، معلم اسکولوں کے مختلف وسائل کااستعمال کرتے ہوئے مختلف سرگرمیوں کو کراتے ہیں اوراس سطحی تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک منصوبہ تیار کرتے ہے۔کسی بھی کام کے صحیح اور بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے منصوبہ بندی ضروری ہے۔کسی بھی قسم کی منصوبہ بندی یہ اندازہ لگانے کی کوشش ہے کہ دستیاب وسائل سے ممکنہ حدتک فائدہ کیسے اٹھایاجائے؟

ایڈم کرٹِک(Adam Curtic)کے مطابق منصوبہ بندی ایک منظم،باشعور مسلسل کاوش ہے تاکہ مخصوص اہداف حاصل کرنے کے لیے دستیاب متبادل طریقوں میں سے بہترین طریقے منتخب کیے جائیں۔

فائیل(Fayel)کے مطابق منصوبہ بندی مستقبل کا مطالعہ اورایکشن پروگرام ہے۔

https://businessjargons.com/planning.html:Source

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check Your Progress)

سوال:1-منصوبہ بندی سے کیامراد ہے؟

سوال:2-منصوبہ بندی کی کوئی ایک تعریف لکھیے۔

6.3 پروگرام کی منصوبہ بندی (Program Planning)

پروگرام کی منصوبہ بندی دو الفاظ؛ پروگرام اور منصوبہ بندی سے مل کر بنا ہے۔

پروگرام کی منصوبہ بندی کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی کام کو کرنے کا ایسا طریقہ جس میں کوئی بھی کام منظم طریقے سے کیا جا سکے۔ ایسا منصوبہ جس میں کسی کام کے تعلق سے پہلے سے طے ہو کہ کس طرح کے کام کیے جائیں گے؟ کب کرنا ہے؟ کس طرح کرنا ہے؟ وغیرہ۔ اسکول میں ہونے والے تمام کاموں کو منظم طریقے سے کرنا منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔ کسی بھی پروگرام کے پہلے سے طے شدہ مقاصد کی تکمیل کے لیے تمام سرگرمیوں کو منظم طریقے سے انجام دینے کے لیے جو منصوبہ تیار کیا جاتا ہے اسے پروگرام کی منصوبہ بندی کہتے ہیں۔

پروگرام کی منصوبہ بندی میں، بچوں، والدین اور طلباء کی دلچسپی اور شمولیت پر توجہ دی جاتی ہے۔ اسکول کی کامیابی پروگرام کی منصوبہ بندی اور اس کے نفاذ پر منحصر ہے۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کو ایک ایسے عمل کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے، جس میں پروگرام کے اہداف کا تعین، سرگرمیوں کی تشکیل، وسائل کا استعمال، ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

Source: https://www.dcp.edu.gov.on.ca/en/program-planning/considerations-for-program-planning

6.4 پروگرام کی منصوبہ بندی کی ضرورت اور اہمیت

(Need and Importance of Program Planning)

تعلیمی میدان میں پروگرام کی منصوبہ بندی بہت ضروری ہے۔ ابتدائی بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم میں منصوبہ بندی کی اہمیت و ضرورت درجِ ذیل وجوہات رکھتی ہے:

- پروگرام کی منصوبہ بندی میں پورے تعلیمی سال میں کرائی جانے والی سرگرمیوں کی تفصیلات ہوتی ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کب اور کس طرح کی سرگرمیاں کرائی جائیں گی۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی، نصاب کی تکمیل، مقصد کے حصول اور کمرہ جماعت میں کرائے جانے والے کام میں رہنمائی کرتی ہے اور پروگرام کو کامیاب بناتی ہے۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی سے وقت اور محنت کی بچت ہوتی ہے۔

- پروگرام کی منصوبہ بندی میں طلباء کی دلچسپیوں اور ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے اور صلاحیتوں کے مطابق سرگرمیاں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔
- تمام لوگ اپنی ذمہ داریوں کو جانتے ہیں اور مل جل کر کام کرتے ہیں، جس کی وجہ سے نظم وضبط سے کام کرنے کی عادت کی نشوونما ہوتی ہے۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی کے ذریعے، معلمین نصاب میں ایسی سرگرمیاں شامل کر سکتے ہیں جو بچے کی ہمہ جہت نشوونما کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی کے ذریعے تعلیمی اداروں میں انسانی اور مادی وسائل کا صحیح استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- بچے کی عمر، ذہنی سطح اور شخصیت کے مطابق منصوبہ بندی کی جائے تو بچوں میں بہت سی مثبت تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی، نوعیت میں لچک دار ہوتی ہے۔ معلم وقت اور ضرورت کے لحاظ سے کچھ تبدیلیاں کر سکتا ہے اور طلباء کو آزادانہ طور پر کام کرنے کا مواقع فراہم کر سکتا ہے اور انکی رہنمائی کر سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check Your Progress)

سوال 1۔ پروگرام کی منصوبہ بندی سے کیا سمجھتے ہے؟

سوال 2۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کیوں ضروری ہے؟ کوئی دو وجوہات بتائیں۔

6.5 پروگرام کی منصوبہ بندی کی وسعت (Scope of Programme Planning)

پروگرام کی منصوبہ بندی کی وسعت سے مراد اس کے دائرہ کار اور پھیلاؤ سے ہے، جو کہ کافی وسیع ہے۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کے وسعت میں درجِ ذیل باتیں شامل ہیں۔

- پروگرام کی منصوبہ بندی میں پروگرام کے مقاصد کی حصولیابی۔
- پروگرام میں شامل سرگرمیوں کی منصوبہ بندی۔
- سالانہ منصوبہ بندی، خصوصی مدّتی منصوبہ بندی، ماہانہ منصوبہ بندی، ہفتہ وار اور روزانہ کی منصوبہ بندی۔
- پروگرام کے مقاصد کے حصول کے لیے تعین قدر۔
- پروگرام کے لیے تدریسی اور اکتسابی تجربات، نصابی اور ہم نصابی سرگرمیاں۔
- تدریس و اکتساب کے لیے استعمال کیے جانے والے وسائل اور اشیاء وغیرہ۔

6.6 پروگرام کی منصوبہ بندی کے اصول (Principles of Program Planning)

پروگرام کی منصوبہ بندی کے کچھ بنیادی اصول ہیں، منصوبہ بندی کے دوران، ان اصولوں پر عمل کیا جانا چاہیے۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کے کچھ اہم اصول ہیں جو درج ذیل ہے۔

- پروگرام کی منصوبہ بندی میں شامل کی جانے والی تمام سرگرمیاں بچے کی عمر اور ذہنی استعداد پر مبنی ہونی چاہیئے۔ سرگرمیاں ایسی ہونی چاہیے جو طلباء کے ہمہ جہت نشوونما کے مواقع فراہم کرتی ہوں۔
- منصوبہ میں ہر طرح کی سرگرمیاں شامل کی جائیں۔ کچھ سرگرمیاں منظم اور غیر منظم، کچھ انفرادی اور گروہی، کچھ داخلی (انڈور) اور خارجی (آؤٹ ڈور)، کچھ سرگرمیاں چھوٹے گروہ میں کچھ بڑے گروہ میں اور کچھ آزادانہ طور پر اور کچھ ہدایت کے ساتھ کرائی جانی چاہیے۔
- ایسی سرگرمیاں کرائی جائیں جو روزمرہ کی زندگی پر مبنی ہوں، تاکہ وہ تجربہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں کارآمد ہو، جیساکہ اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا کیوں ضروری ہے؟ ہم ماحول کی حفاظت کیسے کریں؟ خود کو بیماریوں سے کیسے بچایا جائے؟ پانی صاف کیسے کریں؟
- چھوٹی عمر کے بچے کسی بھی تدریسی سرگرمی میں 15- 20 منٹ سے زیادہ وقت تک اپنی توجہ مرکوز نہیں کر پاتے ہیں، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بھی قسم کی سرگرمی کا وقت 20 منٹ سے زیادہ نہیں رکھنا چاہیے۔
- ای۔سی۔سی۔ای۔(ECCE) پروگرام کی منصوبہ بندی لچکدار ہونی چاہیے، جس سے ضرورت کے مطابق منصوبہ میں تبدیلی کی جا سکے۔
- تدریس واکتسابی تجربات آسان سے مشکل اور آسان سے پیچیدہ کے اصولوں پر مبنی ہونے چاہیئے۔
- اکتسابی تجربات طلباء کی حقیقی زندگی سے تعلق رکھتے ہوں اور تدریس واکتساب کے لیے ماحول خوشگوار ہو۔ روزانہ کے پروگرام ایک مقررہ معمول کے ساتھ ہونے چاہیئے۔
- ابتدائی اسکول پروگرام 3 سے 4 گھنٹے کا ہونا چاہیئے اور اگر پروگرام کا وقت زیادہ ہو تو طلباء کو درمیان میں آرام کے لیے کچھ وقت دیا جائے۔
- بچے کے لیے تعلیم کی زبان اس کی مادری زبان ہونی چاہیے اور اسکول میں بولی جانے والی زبان کو دھیرے دھیرے سکھانا چاہیئے۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی کرتے وقت بچوں کی دلچسپی پر توجہ دی جائے۔ جو کام یا سرگرمی بچوں کی دلچسپی کے مطابق ہو، وہ کام آسانی سے ہو جاتا ہے اور اس کا اثر بچوں کے دل ودماغ پر کافی وقت تک رہتا ہے۔

- بچے اپنے ارد گرد کے ماحول سے بہت کچھ سیکھتے ہیں، اسی لیے پروگرام کی منصوبہ بندی کرتے وقت ماحول کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ بچے، جب اپنے ماحول سے سیکھتے ہیں تو ان کے تجربات بہت حقیقی اور دلچسپ اور پائندہ ہوتے ہیں مثلاً گاؤں میں رہنے والے بچوں کے لیے علم کا تعلق گاؤں کے ماحول سے ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر، مٹی کی مختلف اقسام، مختلف فصلوں کے بارے میں بتانا۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی میں مقاصد کی حصولیابی کا تعین قدر کیا جانا چاہئیے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check Your Progress)
سوال 1: پروگرام کی منصوبہ بندی کی وسعت کو مختصراً بیان کریں۔
سوال 2: پروگرام کی منصوبہ بندی کے چند اصول بتائیں۔

6.7 طویل مدّتی منصوبہ بندی (Long Term Planning):

وہ منصوبہ بندی جو پروگرام کے مقاصد یا نصاب کو تعلیمی سال میں پورا کرنے کے لیے کی جاتی ہے اور جس میں کافی وقت لگتا ہے، اسے طویل مدّتی منصوبہ بندی کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر، سالانہ کیلنڈر یا سالانہ منصوبہ، خصوصی مدّتی منصوبہ، ماہانہ منصوبہ وغیرہ طویل مدّتی منصوبہ بندی کی تیاری کے درجِ ذیل اقدامات ہیں۔

6.7.1 منصوبہ بندی(Planning):

طویل مدّتی منصوبہ بندی میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اسکے مقاصد کی تکمیل کے لیے کس طرح کے منصوبے تیار کرنے ہوں گے جیسے سالانہ منصوبہ، خصوصی مدّتی منصوبہ اور ماہانہ منصوبہ۔ منصوبہ کی تیاری میں سبھی تدریسی و اکتسابی سر گرمیوں، ہم نصابی سر گرمیوں، دستیاب سہولیات اور دیگر ضروریات کی تفصیلات دی گئی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیا گیا ہوتا ہے کہ کون سی سر گرمی، کب، کیسے، کہاں اور کس لیے کی جائے گی۔

6.7.2 طویل مدّتی منصوبہ بندی میں ترمیم(Editing in Long Term Planning):

طویل مدّتی منصوبہ بندی جس میں سالانہ منصوبہ بندی، ٹرم پلان یا ماہانہ منصوبہ شامل ہے۔ اس قسم کی منصوبہ بندی میں پورے سال/خصوصی مدت/ماہانہ کے منصوبوں میں اس بات کی تفصیل رہتی ہے کہ بچوں کو کس قسم کے سیکھنے کے تجربات دیے جائیں گے اور تدریس اور اکتساب میں کونسی چیزیں شامل ہوں گی اور اس کے لیے کون کون سے اقدامات اختیار کیے جائیں گے۔ اس میں متعین تعلیمی مقاصد ہوتے ہیں، ان مقاصد کی حصولیابی کے لیے مختلف طرح کی سر گرمیوں کو منتخب کرنا ہوتا ہے اور ان کو منظم طریقے سے انجام بھی دینا ہوتا ہے۔ ایسے میں وقت اور حالات کے تئیں پہلے سے طے کیے گئے منصوبہ میں تبدیلی بھی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے منصوبہ بندی کی

نوعیت لچک دار ہوتی ہے، تاکہ وقت، حالات اور ضرورت کے مطابق اس میں ترمیم کی جاسکے یا کچھ تبدیلیاں کی جاسکیں، جس سے منصوبہ کے مقاصد کو کامیابی کے ساتھ حاصل کیا جاسکے۔

6.7.3 طویل منصوبہ بندی کا جائزہ (Review of Long Term Planning) :

طویل مدّتی منصوبہ بندی جس میں سالانہ منصوبہ بندی، ٹرم پلان یا ماہانہ منصوبہ شامل ہے۔ان تمام قسم کی منصوبوں کا وقتاً فوقتاً اس تعلق سے جائزہ لیا جانا چاہیے کہ تدریس اور اکتسابی تجربات کس حد تک قابل رسا ہیں اور بچوں نے کس حد تک دلچسپی سے سیکھا ہے۔اس بات کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ ہر قسم کی منصوبہ بندی میں طے شدہ مقاصد اور تمام کام کو وقت پر مکمل کر لیا گیا ہے یا نہیں۔اسی طرح طے شدہ اہداف کس حد تک حاصل ہوئے ہیں، اس کا بھی اندازہ لگایا جاتا ہے۔اگر کسی قسم کی مشکلات یا رکاوٹیں درپیش آتی ہیں تو ان کو حل کیا جاتا ہے یا دور کیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check Your Progress)
سوال 1: طویل مدّتی منصوبہ بندی کی وضاحت کیجئے۔
سوال 2: منصوبہ بندی میں ترمیم اور اس کا جائزہ کیوں ضروری ہے۔

6.7.4 سالانہ منصوبہ (Year Plan):

سالانہ منصوبہ سے مراد ایسے منصوبہ سے ہے، جس میں اسکول میں پورے سال میں کرائی جانے والی تدریس اور اکتسابی سرگرمیوں کی تفصیل ہوتی ہے۔اس میں تمام جماعت کے تمام نصاب کی بروقت تکمیل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔یہ منصوبہ سال کے شروع میں ہی طے کر لیا جاتا ہے، جس میں آنے والے سال یعنی 12 ماہ میں کرائی جانے والی سرگرمیوں کا، پڑھائے جانے والے مضامین کا انتخاب، نظام الاوقات متوقع مضامین پر سرگرمیوں کا کیلنڈر طے کرنا، تدریسی سرگرمیوں کے انتظامات، آلات، کھیلوں کے سامان کے انتظامات، بنیادی سہولیات کو دستیاب کرانے کے لیے کتنا بجٹ درکار ہے، یہ سبھی باتیں شامل ہوتی ہیں۔سالانہ منصوبہ میں پورے سال کی ماہ وار تفصیل ہوتی ہے، جس میں پورے سال کے تعلیمی اہداف اور ان کو مکمل کرنے کے مقاصد، تعلیمی سال کے ہر مہینے میں مکمل ہونے والی اکائیاں، ان اکائیوں کی تکمیل کے لیے درکار وقفوں کی تعداد، کمرہ جماعت میں کرائی جانے والی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کی تفصیلات، امتحانات اور دیگر قدرپیمائش کی تفصیلات بھی شامل ہیں۔سالانہ منصوبہ کا خاکہ درجِ ذیل ہے:

سالانہ منصوبہ کا خاکہ

مہینہ	تعلیمی مقاصد کی تفصیل	اکائی جس کی تکمیل کی جانی ہے	درکار وقفوں کی تعداد	کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کی تفصیلات	ہم نصابی سرگرمیاں اور مشق	تدریس کے لیے دستیاب تعلیمی وسائل	امتحانات، مختلف جانچ اور دیگر قدر پیمائش
جنوری							
فروری							

دسمبر							

6.7.5 ٹرم پلان/خصوصی مدّتی منصوبہ(Term Plan):

ٹرم پلان یا خصوصی مدّتی منصوبہ کے معنی ایک مخصوص مدّت کے لیے بنائے گئے منصوبہ سے ہے۔ طویل مدّتی منصوبہ بندی کے بعد مختلف مضامین کے عنوانات کی تدریس کے تعین کے لیے ٹرم پلان اور ماہانہ منصوبہ کی ضرورت ہے۔اس میں پورے تعلیمی سال کے کام کو تین مدّتوں میں تقسیم کرکے جیسے ٹرم-1، ٹرم-2 اور ٹرم-3، ہر مدّت کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے جس میں یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ ٹرم-1، ٹرم-2 اور ٹرم-3 میں نصاب کا کتنا-کتنا حصّہ پورا کرنا ہے اور کس قسم کی تدریسی حکمت عملی کا استعمال کرنا ہے۔کیا پڑھایا جائے گا؟ کون سی سرگرمیاں کرنی ہیں؟ اور سیکھنے کے تجربات کو مسلسل جانچنے کے طریقے کیا ہونگے؟ ان سب کی پلاننگ ہر ٹرم کے لیے کرنی پڑتی ہے اور ہر ٹرم میں جو بھی پلاننگ کی گئی ہو اسے صحیح طریقے سے نافذ کیا جاتا ہے۔سالانہ منصوبہ کے مقاصد کو ٹرم پلان کے ذریعہ، ٹرم پلان کو ماہانہ منصوبہ کی مدد سے پورا کیا جاتا ہے۔ٹرم پلان کی مدد سے پورے سال کے کام کی ایک خاص رفتار برقرار رکھی جاتی ہے اور سالانہ منصوبہ بندی کی پیش رفت کو جانچا جا سکتا ہے۔ٹرم پلان اور ماہانہ پلان سے معلوم ہوتا ہے کہ سال کے ہر ٹرم اور ہر مہینے میں کتنا کام کرنا ہے جس کی وجہ سے نصاب آسانی سے اور وقت پر مکمل ہو جاتا ہے۔

6.7.6 ماہانہ منصوبہ(Monthly Plan):

یہ منصوبہ ایک مہینے پر مبنی ہوتا ہے۔ جس میں اس بات کے لیے منصوبہ بنایا جاتا ہے کہ نصاب کے کتنے عنوانات ایک مہینے کے اندر مکمل ہونے ہیں اور ان کو کس طرح سے پڑھانا ہے، کس قسم کی سرگرمیاں کرنی ہیں، یہ سبھی باتیں شامل ہوتی ہے۔ٹرم پلان میں بیان کردہ نصاب کو پورا کرنے کے لیے ماہانہ منصوبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ماہانہ منصوبہ کے ذریعے سے ٹرم پلان میں طے شدہ مقاصد کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔اس کے ذریعے ٹرم پلان کی پیش رفت کو جانچا جا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check Your Progress)

سوال 1: سالانہ منصوبہ اور ماہانہ منصوبہ میں کیا فرق ہے۔

سوال 2: ٹرم پلان / خصوصی مدّتی منصوبہ کی وضاحت کیجئے۔

6.8 قلیل مدّتی منصوبہ بندی (Short Term Planning)

قلیل مدّتی منصوبہ بندی سے مراد ایسی منصوبہ بندی سے ہے، جو مختصر مدّت کے لیے کی جاتی ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں طے شدہ مقاصد کس حد تک پورے ہو رہے ہیں۔ قلیل مدّتی منصوبہ بندی میں ہفتہ وار منصوبہ اور روزآنہ منصوبے شامل ہیں۔ اس میں منصوبہ، طویل مدّت کے اور درمیانی مدّت کے مقابلے زیادہ اہم اور خاص ہوتا ہے۔ یہ منصوبہ بندی، بچوں کی انفرادی دلچسپیوں اور ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ بچوں سے بات کر کے یا ان کی باتیں سن کر یا یہ دیکھ کر کہ وہ کس طرح کی سرگرمیوں میں جوش و خروش اور دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ اس طرح ان سرگرمیوں کو روزانہ کی منصوبہ بندی میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ منصوبہ ان خصوصی بچوں پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے جنہیں اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ قلیل مدّتی منصوبہ بندی میں اس بات پر توجہ دی جانی چاہیے کہ بچوں کے لیے کون سی سرگرمیاں کرائی جائیں، کس وقت کرائی جائیں، اس میں کس کا کردار کیا ہوگا؟ سیکھنے کی جانچ کیسے کریں گے؟ قلیل مدتی منصوبہ بندی ہفتہ وار اور یومیہ منصوبہ کے پروگرام میں نظام الاوقات کے لحاظ سے بہت سی باتوں پر توجہ دینی ہوتی ہے۔

6.8.1 منصوبہ بندی (Planning):

قلیل مدّتی منصوبہ بندی کرنے میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اسکے مقاصد کی تکمیل کے لیے کس۔کس طرح کا منصوبہ تیار کرنا ہوگا۔ قلیل مدتی منصوبہ بندی میں ہفتہ وار اور یومیہ / روزانہ کا منصوبہ شامل ہے۔ منصوبہ کی تیاری میں سبھی تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں، ہم نصابی سرگرمیوں، دستیاب سہولیات اور دیگر ضروریات کی تفصیلات دی گئی ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیا گیا ہوتا ہے کہ کون سی سرگرمی، کب، کیسے، کہاں اور کس لیے کی جائے گی۔ ان منصوبوں کی مدد سے ہی طویل مدّتی منصوبہ کے مقاصد کی تکمیل کی جا سکتی ہے۔

6.8.2 قلیل مدّتی منصوبہ بندی میں ترمیم (Editing in Long Term Planning)

قلیل مدّتی منصوبہ بندی جس میں ہفتہ وار اور یومیہ / روزانہ کی منصوبہ بندی شامل ہے۔ اس قسم کی منصوبہ بندی میں ہفتہ وار اور روزانہ کے منصوبوں میں اس بات کی تفصیل رہتی ہے کہ بچوں کو ہفتے میں کن عنوانات کو پڑھانا ہے اور انکو روزانہ منصوبہ کے ذریعہ کیسے پورا

کرنا ہے۔ان منصوبوں میں اس بات کی پوری تفصیلات ہوتی ہے کہ بچوں کو کمرہ جماعت میں کس قسم کے سیکھنے کے تجربات دیے جائیں گے اور تدریس اور اکتساب میں کون سی اشیاء اور وسائل شامل ہوں گے اور اس کے لیے کون۔کون سے اقدامات اختیار کیے جائیں گے۔اس میں تعلیمی مقاصد بہت ہی خصوصی ہوتے ہیں ان مقاصد کی حصولیابی کے لیے مختلف طرح کی سر گرمیوں کو منتخب کرنا ہوتا ہے اور ان کو منظم طریقے سے انجام بھی دینا ہوتا ہے۔آخر میں ان مقاصد کی حصولیابی کا تعین قدر بھی کرنا ہوتا ہے۔کبھی کبھی معلم کو وقت اور حالات کے مطابق اپنے منصوبے میں تبدیلی بھی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔چونکہ منصوبہ بندی کی نوعیت لچک دار ہوتی ہے،اس لیے وقت، حالات اور ضرورت کے مطابق اس میں ترمیم کرنے کی سہولت رہتی ہے۔

6.8.3 قلیل مدّتی منصوبہ بندی کا جائزہ(Review of Long Term Planning):

قلیل مدّتی منصوبہ بندی جس میں ہفتہ وار اور یومیہ/روزانہ کا منصوبہ شامل ہے۔ان منصوبوں میں خاص طور پر روزانہ کے منصوبہ میں اس تعلق سے جائزہ لیا جاتا ہے کہ کمرہ جماعت میں کی جانے والی تدریس اور اکتسابی تجربات کے مقاصد کس حد تک حاصل ہوئیں ہیں۔ بچوں نے کس تدریس میں کس حد تک دلچسپی سے سیکھا ہے۔اس بات کا جائزہ لیناضروری ہے کہ ہر قسم کی منصوبہ بندی میں طے شدہ مقاصد اور تمام کاموں کو وقت پر مکمل کر لیا گیا ہے یا نہیں۔تدریس کے دوران آنے والی مسائل کو کس طرح سے حل کیا گیا۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check Your Progress)

سوال 1: قلیل مدّتی منصوبہ بندی سے آپ کیا سمجھتے ہے؟

____

سوال2:منصوبہ بندی کا جائزہ کیوں کیا جاتا ہے؟

____

6.8.4 ہفتہ وار منصوبہ (Weekly Plan):

ہفتہ وار منصوبہ قلیل مدّتی منصوبہ بندی کی ایک قسم ہے۔کسی بھی عنواں کے لیے ایک ہفتہ سے زیادہ کی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے،اس لیے بہتر ہو گا کہ ذیلی عنوان کو مختلف دنوں کے لیے نشان زد کیا جائے اور پھر ان ذیلی عنوانات کے مختلف پہلوؤں کو پڑھانے کے لیے روزانہ کے منصوبہ میں مختلف سر گرمیوں کے ذریعہ سے کرایا جائے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ منصوبہ کی صحیح تیاری اور تدریس کا مثبت اندازنہ صرف سیکھنے کو آسان اور دلچسپ بناتا ہے بلکہ بچوں کو بنیادی تصورات کو سمجھنے کے قابل بھی بناتا ہے۔ہفتہ وار منصوبہ تیار کرنے میں درجِ ذیل اقدامات اپنائے جانے چاہیے۔

- ہفتے کے لیے عنوانات کا انتخاب۔
- عنوانات سے متعلق سر گرمیوں کی فہرست بنانا۔

- عنوانات سے متعلق کرائی جانے والی سر گرمیوں کے لیے نظام الاوقات تیار کرنا، جس میں اس بات کی تفصیلات دی ہوں کہ پہلے دن کس طرح کی سر گرمیاں کرائی جائیں گی، دوسرے اور تیسرے دن کیا کیا جائے گا وغیرہ۔
- سبھی سر گرمیوں کو منظم طریقے سے کرانے کے لیے ضروری مواد اور وسائل کا انتظام اور تیاری۔
- عنوانات، منتخب سر گرمیوں اور دستیاب وسائل کے مطابق کلاس روم کے ماحول کو منظم، دلچسپ، مؤثر بنانا۔

6.8.5 یومیہ/روزانہ منصوبہ (Daily Plan):

روزانہ منصوبہ سے مراد ایسے منصوبہ سے ہے جسے معلم اپنی روز مرہ کی تدریسی اور اکتسابی سر گرمیوں کو انجام دینے کے لیے تیار کرتے ہیں تاکہ وہ جو بھی سبق پڑھانے جارہے ہوں، مناسب رہنمائی حاصل ہوسکے۔ یہ کمرہ جماعت میں ہونے والی دن بھر کی سر گرمیوں پر مشتمل ہے، جو ایک منظم طریقے سے منعقد کی جاسکتی ہیں۔ روزانہ منصوبہ کی تیاری میں بہت ساری باتوں پر توجہ دی جاتی ہے، جیسے مختلف قسم کی سر گرمیاں جو کمرہ جماعت کے باہر اور اندر کی جاتی ہیں انکی تفصیلات اور ان سر گرمیوں کے لیے مختص کیا گیا وقت، تدریس میں استعمال کے لیے وسائل کا انتظام، بچوں کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی انتظامات وغیرہ۔ یومیہ/روزانہ منصوبہ میں وہ تمام تعلیمی سر گرمیاں اور مشاغل شامل ہیں جو معلم اس خصوصی دن پر کمرہ جماعت میں کرنا چاہتا ہے۔ معلم روزانہ منصوبہ میں درجِ ذیل باتوں کو شامل کرتا ہے:

6.8.5.1 عنوان یا ذیلی عنوان کی شناخت:

روزانہ کے منصوبہ میں معلم کمرہ جماعت میں جانے سے پہلے اس عنوان یا ذیلی عنوان کی شناخت کرتا ہے جسے وہ کمرہ جماعت میں پڑھانا چاہتا ہے۔ اس کے بعد وہ سبق پڑھنے والے بچوں کی عمر کے مطابق مواد، تدریسی اشیاء، طریقہ تدریس اور سر گرمیوں کا انتخاب کرتا ہے۔ مثال کے طور پر بچے کو 'پانی کی اہمیت اور استعمال' موضوع کو پڑھانا ہے، جس کا مقصد بچوں کو زندگی میں پانی کی اہمیت اور اسکا استعمال سے واقف کرانا ہے۔

6.8.5.2 تدریس اور اکتسابی تجربہ کے لیے سر گرمیوں کا انتخاب:

عنوان یا ذیلی عنوان کی شناخت کے بعد معلم کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران اپنائی جانے والی اکتسابی سر گرمیوں کی پہچان کرتا ہے جو بچوں سے متعلق ہو، ان کی اکتسابی ضرورتوں کو پورا کرتا ہو۔ سر گرمیاں ایسی ہو کہ عمر اور سیکھنے کی ترقی کے لیے مناسب ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر منتخب کیے گئے عنوان 'پانی کی اہمیت اور اس کا استعمال' ہے تو معلم اس کے لیے کئی طرح کی سر گرمیوں کا انتخاب کر سکتا ہے، جیسے پانی کی اہمیت کے بارے میں بچوں سے بات کرنا، پانی کی اہمیت اور استعمال سے متعلق نظم، گیت یا کہانی سنانا، گھر میں پانی کا استعمال کہاں ہوتا ہے، اس بارے میں بچوں سے پوچھنا اور درجہ بندی کرانا، پانی کے وسائل اور اس کے استعمال کے مشاہدہ کے لیے انہیں آس-پاس کی کمیونٹی کی سیر کرانا، پانی کے مختلف وسائل کی تصویر دکھانا، بچوں سے پانی پر مبنی کسی کہانی پر رول پلے کروانا، پانی کے وسائل، اور اس کے استعمال پر ڈرائنگ بنوانا وغیرہ۔

6.8.5.3 سر گرمیوں کے انعقاد کے لیے معاون اشیاء کی نشان دہی اور تیاری:

معلم عنوان سے متعلق سر گرمیوں کے انعقاد کے لیے درکار تمام ضروری سامان کا بندوبست کرتا ہے، جس سے سبق کو بچے دلچسپی کے ساتھ پڑھ سکیں۔ مثال کے طور پر 'پانی کی اہمیت اور اسکا استعمال' کے عنوان پر سر گرمی کروانے کے لیے معلم کو پانی کی اہمیت اور استعمال پر مبنی کہانی، گیت اور نظم کی تلاش کرنا، پانی کے مختلف وسائل کی تصویر جمع کرنا، رول پلے کے لیے اور ڈرائنگ کے لیے ضروری سامان کا انتظام کرنا۔

نمونہ: روزانہ منصوبہ (Sample of Daily Plan): درجہ ذیل میں روزانہ منصوبہ کا نمونہ دیا گیا ہے۔

روزانہ منصوبہ کا نمونہ (صبح 9.00 بجے سے دوپہر 1.00 بجے تک - کل 4 گھنٹے)		
وقت		سر گرمیاں
9.00 بجے	9.30 بجے	بچوں کا خیر مقدم کرنا اور بچوں کی خیریت معلوم کرنا۔ عمر کے لحاظ سے بچوں کی صحت کے لیے کچھ ورزش کرانا۔ بچوں کی صاف-صفائی کا معائنہ کرنا۔ اسمبلی (جس میں دعا، نظم، گیت اور بچوں سے گفتگو بھی شامل ہے)
9.30 بجے	10.00 بجے	کمرہ جماعت میں بچوں کو لے جانا اور ان کو صحیح طریقے سے بٹھانا۔ حاضری لگانا اور یہ معلوم کرنا کہ کون کون سے بچے نہیں آئے ہیں، کیوں نہیں آئے، اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے معلوم کرنا۔ بچوں کی لسانی نشوونما کے لیے عمر اور سطح کے لحاظ سے زبان پر مبنی سر گرمیاں کرانا۔ بچوں سے آزادانہ گفتگو کرنا اور گفتگو کے دوران ہدایات اور رہنمائی کرنا۔
10.00 بجے	10.30 بجے	بچوں کو بیرونی یا خارجی یا آؤٹ ڈور سر گرمیاں کرانا؛ جیسے جھولے اور سلائیڈز پر جھولنا اور پھسلنا، ریت اور پانی کے کھیل کھیلنا، کھلونے سے کھیلنا اور ٹرائی سائیکل چلانا۔
10.30 بجے	11.00 بجے	ہاتھ دھو کر صاف کرنا اور ناشتہ کرنا۔
11.00 بجے	11.30 بجے	نظمیں، کہانیاں اور گیت سننا۔
11.30 بجے	12.00 بجے	ادراکی مہارت کے لیے عنوان پر مبنی مختلف سر گرمیاں کرانا اور اس پر بات چیت کرنا۔
12.00 بجے	12.30 بجے	بچوں کو چھوٹے- چھوٹے گروہوں میں ان ڈور سر گرمیاں کروانا؛ جیسے بلاکس پر مبنی کھیل، گڑیا، کھلونے، پہیلیاں اور تخلیقی آلات پر مبنی کھیل کھلانا۔
12.30 بجے	1.00 بجے	بچوں کی سماجی و جذباتی نشوونما کے لیے سر گرمیاں کروانا، جیسے کہ کہانی، رول پلے جس

		میں وہ مختلف کردار ادا کرتے ہیں، انہیں ہم آہنگی پر مبنی سرگرمیاں کروانا۔
1.00 بجے		چھٹی کا وقت

یہاں پر مثالوں کے ذریعہ یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ معلم 3 سے 6 سال کے بچوں کو کس طرح پڑھائے گا۔ اگر معلم کو 'پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال' کے عنوان کو 3 سے 4 سال تک کی عمر کے بچوں کو پڑھانا ہو اور اسی عنوان کو 4 سے 6 سال تک کی عمر کے بچوں کو پڑھانا ہو تو کس طرح کی سرگرمیاں کرائی جاسکتی ہے۔

ذیلی عنوان: 'پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال' پر 3 سے 4 سال یا 4 سے 6 سال کی عمر کے بچوں کے لیے کس طرح کی سرگرمیاں کرائی جائیں گی۔

مقصد: بچوں کو پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے واقف کرانا۔

وقت: کم از کم دو دن (کم عمر کے بچوں کو اپنے سے بڑی عمر کے بچوں سے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے)

اشیاء: کم قیمت میں معلم کے ذریعہ بنائی گئی کم لاگت سے تیار اشیاء

3 سے 4 سال کی عمر کے بچوں کے لیے اس عنوان کے تعلق سے کرائی جانے والی سرگرمیاں:

آزادانہ طور پر کی جانے والی بات چیت: معلم پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال پر بچوں کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے۔

- کمرہ جماعت کے تمام بچوں کو پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال کے بارے میں بولنے کا موقع فراہم کرے گا۔
- اگر ای سی سی ای سینٹر میں کوئی پالتو جانور ہے، تو بچوں کو اسے پینے کے لیے پانی دینے کی ہدایت دی جاسکتی ہے اور بچوں سے جانوروں کے پانی پینے کا مشاہدہ کرنے کو کہا جاسکتا ہے۔
- بچوں کو پانی کے استعمال سے متعلق گیت اور نظمیں سنانا اور ساتھ میں بولنا جس سے بچوں کی لسانی نشوونما کو فروغ دیا جائے۔
- موسیقی پر مبنی، مختلف تخلیقی اور جمالیاتی سرگرمیاں کروانا۔
- بچوں کو باغ کے پودوں کو پانی دیتے ہوئے دکھانا، سینٹر کے معاونین کو فرش صاف کرتے ہوئے دکھانا، اسکول کے واش روم میں ہاتھ دھونے کے لیے، اسکول کے کچن میں پانی سے برتن دھوتے، چائے بناتے ہوئے دکھانا، جس سے بچے پانی کے استعمال کو سمجھ سکیں۔
- بچوں کو پانی کے چھوٹے ٹب کے ساتھ مختلف شکل اور سائز کے کنٹینرز کے ساتھ آزادانہ طور پر کھیلنے دینا۔
- بچوں کو تالاب یا جھیل کا مشاہدہ کرنے کے لیے آس-پاس باہر فیلڈ ٹرپ پر لے جائے۔

4 سے 6 سال کی عمر کے بچوں کے لیے اس عنوان کے تعلق سے کرائی جانے والی سرگرمیاں:

- آڈیو-ویڈیو اشیاء کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کو پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال کی تصاویر کو دکھانا اور ان سے اس پر بات چیت کرنا۔
- بچوں کو پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال کے لیے تصویری کتابیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

- بچوں کو پانی کے استعمال کے بارے میں سوچنے کی ترغیب دینا۔بچوں کو پانی کے مختلف استعمال کو ڈرامائی انداز میں بتانا، ہر بچہ کسی ایک طریقے سے پانی کے استعمال کے عمل کو کر کے دکھائے اور دوسرے بچے اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ کون سا عمل کیا گیا۔
- بچوں کو پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے متعلق چارٹس دکھا کر عنوان پر ان کی توجہ مرکوز کی جاسکتی ہے۔
- بچے تصاویر کو رنگین کر سکتے ہیں، پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال کے عنوان پر فری ہینڈ ڈرائنگ کر سکتے ہیں۔
- بچے پودوں کو پانی دے سکتے ہیں اور انہیں بتایا جاسکتا ہے کہ اگر پودے کو پانی نہ دیا جائے تو یہ زرد ہو کر سوکھ جاتے ہیں۔
- معلم اپنی نگرانی میں بچوں سے چھوٹے- چھوٹے کام کروا سکتے ہیں۔
- وہ پانی کے تالاب کا مشاہدہ کر سکتے ہیں اور کاغذ کی کشتیاں بنا کر کھیل سکتے ہے۔
- بچوں سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں اس بات کا مشاہدہ کریں کہ پانی کا استعمال کن کن کاموں میں ہوتا ہے اور اگلے دن کمرہ جماعت میں اس پر بات چیت کریں۔
- معلم بچوں کو پانی کے تعلق سے کچھ ایسے کام یا تجربات کر کے دکھائے، جو بچوں کی حقیقی زندگی سے منسلک ہو جس سے ان کی توجہ مرکوز کر سکیں اور وہ سیکھ سکیں، جیسے، ایسی چیزیں جو پانی میں تیرتی اور ڈوبتی ہیں، ایسی چیزیں جو پانی میں پگھلتی ہیں اور نہیں پگھلتی ہیں، گیلے کپڑوں کو دھوپ میں خشک ہوتے دیکھنا، کھلے میں چھوڑے گئے برف کے کیوبز کا پگھلنا وغیرہ۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check Your Progress)
سوال 1: ہفتہ وار منصوبہ اور روزانہ منصوبہ کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔
سوال 2: روزانہ منصوبہ کی تیاری میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

6.9 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- جس طرح زندگی میں کسی بھی کام کو کامیابی کے ساتھ کرنے کے لیے منصوبہ بندی ضروری ہے، اسی طرح تعلیمی پروگرام میں بھی متوقع مقاصد کو کامیابی کے ساتھ حاصل کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔
- اس کورس کا تعلق ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم سے ہے اور بچپن کے شروع کے 6 سالوں میں ذہنی نشو و نما بہت تیزی سے ہوتا ہے، بچوں کی جسمانی، ادراکی، نفسی حرکی، لسانی، سماجی اور جذباتی نشو و نما کے لحاظ سے ایک بہتر منصوبہ کا ہونا بے حد ضروری ہے اور منصوبہ بندی کی نوعیت میں لچک داری ہوتی ہے جس سے ضرورت کے مطابق تبدیلیاں بھی کی جاسکتی ہیں۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کا دائرہ کافی وسیع ہے۔

- پروگرام کی منصوبہ بندی کے کچھ بنیادی اصول ہیں جیسے منصوبہ بندی میں شامل تمام سرگرمیاں بچے کی عمر اور ذہنی استعداد پر مبنی ہونی چاہئیں، ہر طرح کی سرگرمیاں شامل کی جائے جو روزمرہ کی زندگی پر مبنی ہوں، سرگرمی دلچسپ ہو، سرگرمی کا وقت 20 منٹ سے زیادہ نہیں رکھنا چاہیے، تدریس و اکتسابی تجربات آسان سے مشکل اور آسان سے پیچیدہ کے اصولوں پر مبنی ہوں اور مادری زبان کا استعمال کیا جائے۔
- منصوبہ بندی کے کئی اقسام ہوتے ہیں، جیسے طویل مدّتی منصوبہ بندی جو کسی پروگرام کے مقاصد یا نصاب کو پورا کرنے کے لیے کی جاتی ہے اور جس میں کافی وقت لگتا ہے، اس میں سالانہ منصوبہ، خصوصی مُدّتی منصوبہ، ماہانہ منصوبہ وغیرہ شامل ہے۔ سالانہ منصوبہ سے مراد ایسے منصوبہ سے ہے، جس میں اسکول میں پورے سال میں کرائی جانے والی تدریس اور اکتسابی سرگرمیوں کی تفصیلات ہوتی ہیں۔
- ٹرم پلان یا خصوصی مدّتی منصوبہ کے معنی ایک مخصوص مدت کے لیے بنائے گئے منصوبہ سے ہے۔ اس میں پورے تعلیمی سال کے کام کو تین مدّتوں میں تقسیم کرکے جیسے ٹرم-1، ٹرم-2 اور ٹرم-3، ہر مدت کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے جس میں یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ ٹرم-1، ٹرم-2 اور ٹرم-3 میں نصاب کا کتنا حصّہ پورا کرنا ہے اور کس قسم کی تدریسی حکمت عملی کا استعمال کرنا ہے۔ ماہانہ منصوبہ وہ منصوبہ ہوتا ہے جو ایک مہینے پر مبنی ہوتا ہے۔ جس میں اس بات کے لیے منصوبہ بنایا جاتا ہے کہ نصاب کے کتنے عنوانات ایک مہینے کے اندر مکمل ہونے ہیں۔
- قلیل مدّتی منصوبہ بندی سے مراد ایسی منصوبہ بندی سے ہے، جو مختصر مدت کے لیے کی جاتی ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں طے شدہ مقاصد کس حد تک پورے ہو رہے ہیں۔ قلیل مدتی منصوبہ بندی میں ہفتہ وار منصوبہ اور روزنامہ منصوبہ شامل ہیں۔ ہفتہ وار منصوبہ وہ ہے جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ کی خصوصی ہفتہ میں کون سے اسباق مکمل ہونے ہیں اور اس میں کیا سرگرمیاں کرائی جانی ہیں۔
- روزانہ منصوبہ سے مراد ایسی منصوبہ سے ہے جسے معلم اپنی روزمرہ کی تدریسی اور اکتسابی سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے تیار کرتے ہیں تاکہ وہ جو بھی سبق پڑھانے جا رہے ہوں، اسے دلچسپ اور موثر انداز میں پڑھایا جا سکیں۔ یہ کلاس روم میں ہونے والی دن بھر کی سرگرمیوں پر مشتمل ہے، جو ایک منظم طریقے سے منعقد کی جاسکتی ہیں۔
- روزانہ منصوبہ میں عنوان یا ذیلی عنوان کی شناخت، تدریس اور اکتسابی تجربات کے لیے سرگرمیوں کا انتخاب اور سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے معاون اشیاء کی نشان دہی اور تیاری بہت ہی اہم کام ہوتے ہیں۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی کی نوعیت لچکدار ہوتی ہے، جس سے کہ اس میں وقت اور ضرورت پر کچھ ترمیم کرنی ہو تو کی جاسکے اور اس کے ساتھ ہی منصوبہ بندی کا جائزہ بھی لینا چاہئے، جس سے اس بات کا بھی اندازہ ہو سکے کہ مقاصد کی حصولیابی ہو رہی ہے یا نہیں

6.10 فرہنگ (Glossary)

Word	Meaning
Early Childhood Care and Education	ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم
Social and Emotional Development	سماجی اور جذباتی نشوونما
Positive Attitude	مثبت رویہ
Social Skill	سماجی مہارت
Systematic	منظم
Teaching and Learning Experiences	تدریسی واکتسابی تجربات
Curricular Activities	نصابی سرگرمیاں
Co-curricular Activities	ہم نصابی سرگرمیاں
Long Term Planning	طویل مدّتی منصوبہ بندی
Short Term Planning	قلیل مدّتی منصوبہ بندی
Year Plan	سالانہ منصوبہ
Monthly Plan	ماہانہ منصوبہ
Weekly Plan	ہفتہ وار منصوبہ
Daily Plan	روزانہ منصوبہ
Educational Objectives	تعلیمی مقاصد
Topic	عنوان

6.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ چھوٹے بچے کسی بھی تدریسی سرگرمی میں اپنی توجہ مرکوز کتنے وقت کے لیے کرسکتے ہے؟

(a) 15-20منٹ (b) 5-10منٹ (c) 20-25منٹ (d)30منٹ

2۔ طویل مدّتی منصوبہ بندی میں شامل ہے۔

(a) ماہانہ منصوبہ (b)ٹرم پلان (c)سالانہ منصوبہ (d)ان میں سے سبھی

3۔ روزانہ منصوبہ کا تعلق ہے۔

(a) طویل مدّتی منصوبہ (b) قلیل مدّتی منصوبہ (c) خصوصی مدّتی منصوبہ (d)ان میں سے کوئی نہیں

4۔ تحقیق کے مطابق بچوں کی پیدائش کے ابتدائی 6 سالوں میں اس کے ذہن کی نشوونما۔۔۔۔۔۔ہو جاتی ہے۔

(a)100% (b) 90% (c)70% (d)60%

5۔ کس نے کہا کہ "منصوبہ ایک بامقصد عمل ہے"۔

(a)Gregory (b) Fayel (c) Adam Curtic (d)ان میں سے کوئی نہیں

6۔ روزانہ منصوبہ میں بہت ہی اہم کام ہوتے ہیں۔

(a) عنوان یا ذیلی عنوان کی شناخت (b) تدریس اور اکتسابی تجربہ کے لیے سرگرمیوں کا انتخاب

(c) سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے معاون اشیاء کی نشان دہی (d)درجِ بالا سبھی

7۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کے بنیادی اصول نہیں ہیں۔

(a) منصوبہ بندی میں شامل سرگرمیاں بچے کی عمر اور ذہنی استعداد پر مبنی ہونی چاہئیں

(b)منصوبہ میں مختلف سرگرمیوں کو شامل کیا جائے

(c)منصوبہ میں شامل سرگرمیاں روزمرہ کی زندگی پر مبنی ہوں۔

(d)درج بالا سبھی

8۔ ان میں سے کون سی بات پروگرام کی منصوبہ بندی کے تعلق سے صحیح نہیں ہے۔

(a) منصوبہ لچکدار ہونا چاہیئے۔ (b)منصوبہ سے وقت اور محنت کی بچت ہوتی ہے۔

(c)منصوبہ میں شامل سرگرمیاں طفل مرکوز نہیں ہونی چاہئیں۔ (d)منصوبہ مقاصد کی تکمیل میں مددگار ہوتا ہے۔

9۔ تعلیمی سال کے دوران کرائی جانے والی نصابی، ہم نصابی اور دیگر سرگرمیوں کی تفصیل۔۔۔۔۔۔میں ہوتی ہے۔

(a) سالانہ منصوبہ (b)ماہانہ منصوبہ (c)ہفتہ وار منصوبہ (d)روزانہ منصوبہ

10۔ بہتر منصوبہ بندی کے لیے ضروری عمل ہے۔

(a) منصوبہ کی مکمل تیاری (b)ضرورت کے لحاظ سے منصوبہ میں ترمیم کرنا (c)منصوبہ کا جائزہ (d)درجہ بالا سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ منصوبہ بندی کی کوئی دو تعریف بیان کیجیے۔

2۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کیوں ضروری ہے؟ واضح کیجیے؟

3۔ طویل منصوبہ بندی اور قلیل مدّتی منصوبہ بندی کے درمیاں فرق کو واضح کیجیے۔

4۔ سالانہ منصوبہ اور ماہانہ منصوبہ کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔

5۔ ٹرم پلان/خصوصی مدّتی منصوبہ سے کیا سمجھتے ہے؟

6۔ ہفتہ وار منصوبہ اور روزانہ منصوبہ کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

7۔ منصوبہ بندی کی ترمیم کرنا کیوں ضروری ہے؟

8۔ منصوبہ بندی کا جائزہ کیوں ضروری ہے؟

9۔ روزانہ منصوبہ میں کن باتوں کو شامل کیا جانا ضروری ہے؟

10۔ ہفتہ وار منصوبہ تیار کرنے میں کن اقدامات کو اپنایا جانا چاہیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

11۔ پروگرام کی منصوبہ بندی سے کیا مراد ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیجیے۔

12۔ پروگرام کی منصوبہ بندی کے اصولوں کو تفصیل سے بیان کیجیے۔

13۔ طویل منصوبہ بندی سے کیا سمجھتے ہیں؟ طویل منصوبہ بندی کے مختلف اقسام بتائیں۔

14۔ قلیل منصوبہ بندی سے کیا سمجھتے ہیں؟ قلیل منصوبہ بندی کے مختلف اقسام بتائیں۔

15۔ آپ کو 3 سے 6 سال کی عمر کے بچوں کو 'موسم' کے عنوان کو پڑھانا ہو تو کس طرح کی سرگرمیاں کرائی جاسکتی ہیں تفصیل سے تحریر کیجیے۔

MCQs کے جوابات کی کلید/معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of MCQs)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جوابات	a	d	b	b	a	d	d	c	a	d

6.12 سفارش کردہ کتابیں/ (Suggested Learning Resources)

- Kaul, V. (2010). Early Childhood Education Programme, New Delhi, NCERT
- Gupta, M.S. ((2009). Early Childhood Care and Education, New Delhi, P.H.I. Learning Private Limited
- Shukla, R.P. (2004). Early Childhood Care and Education, New Delhi, Sarup & Sons
- Mishra, R.C. (2009). Early Childhood care and Education, New Delhi, APH Publishing Corporation
- National Council of Educational Research and Training (2006). Position Paper of the National Focus Group on Early Childhood Education, New Delhi, NCERT
- Web Resources:
- Planning Developmentally Appropriate ECCE Curriculum available at https://nios.ac.in/online-course-material/sr.secondary-cources/early-childhood-care-and-education
- Programme Planning Principles available at https://ecourcesonline.iasri.res.in
- Programme Planning (need and Principles) by R.S. Dhakre available at https://www.youtube.com

اکائی 7۔پروگرام کا تعین قدر

(Program Evaluation)

اکائی کے اجزاء

7.0 تمہید (Introduction)
7.1 مقاصد (Objectives)
7.2 پروگرام کے تعین قدر کا مفہوم اوران کی ضرورت (Meaning and need for Program Evaluation)
7.2.1 پروگرام کے تعین قدر کا مفہوم
7.2.2 پروگرام کے تعین قدر کی ضرورت
7.3 تعین قدر کے آلات (مشاہدہ،چیک لسٹ،شرح بندی پیمانہ)
7.3.1 مشاہدہ(Observation)
7.3.2 چیک لسٹ (Checklist)
7.3.3 شرح بندی پیمانہ (Rating Scale)
7.4 تعین قدر کے معیات (تدریس واکتساب،اساتذہ، طلباء،تدریسی واکتسابی وسائل)
7.5 ریکارڈنگ اور رپورٹنگ
7.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)
7.7 فرہنگ(Glossary)
7.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit end exercises)
7.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

7.0 تمہید (Introduction)

پروگرام کے تعین قدر: پروگرام کے ڈیزائن، نفاذ اور نتائج کا جائزہ لینے کا ایک منظم عمل ہے۔اس میں پروگرام کی تاثیر، کارکردگی، مطابقت اور پائیداری کا تعین کرنے کے لیے ڈیٹا اکٹھا کرنا اور تجزیہ کرنا شامل ہے۔پروگرام کے تعین قدر کے نتائج فیصلہ سازی سے آگاہ کرتے

ہیں۔پروگرام کی کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں اور جوابدہی کو بڑھاتے ہیں۔اس اکائی میں پروگرام کے تعین قدر کے مفہوم اوران کی ضرورت پر روشنی ڈالی جائے گی اوراس کے ساتھ ساتھ تعین قدر کے آلات جیسے مشاہدہ،چیک لسٹ اور شرح بندی پیانہ کے مفہوم، خصوصیات،اقسام، مراحل خوبیاں اور خامیاں بیان کیے جائیں گے۔اس کے علاوہ تعین قدر کے لیے معیارات جیسے تدریس واکتساب، اساتذہ، طلباء،تدریسی و اکتسابی وسائل کا بھی مطالعہ کیاجائے گا۔ریکارڈنگ اور رپورٹنگ کا تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔امید ہے کہ اس مطالعے سے آپ پروگرام کی تعین قدر کے تمام پہلوں کی عمومی جانکاری حاصل کر سکیں گے۔

7.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ؛

- پروگرام کی تعین قدر کے مفہوم اوران کی ضروریات کو اپنے لفاظ میں بیان کرسکیں۔
- تعین قدر کے آلات جیسے مشاہدہ،چیک لسٹ اور شرح بندی پیانہ کی مفہوم، خصوصیات،اقسام،مراحل خوبیاں اور خامیاں کو اپنے الفاظ میں بیان کرسکیں۔
- تعین قدر کے لیے معیارات جیسے تدریس واکتساب،اساتذہ،طلباء،تدریسی واکتسابی وسائل کو اپنے الفاظ میں وضاحت کرسکیں۔
- ریکارڈنگ اور رپورٹنگ کو تفصیل سے بیان کرسکیں۔

7.2 پروگرام کے تعین قدر کا مفہوم اوران کی ضرورت

(Meaning and need for Program Evaluation)

7.2.1 پروگرام کے تعین قدر کا مفہوم

پروگرام کا تعین قدر ایک پروگرام کی کارکردگی،ڈیزائن،نفاذ،تاثیرات اور نتائج کا منظم طریقے سے جائزہ لینے کا عمل ہے۔اس میں ڈیٹا اکٹھا کرنا اور اس کا تجزیہ کرنا اوراس بات کا تعین کرنا ہے کہ کوئی پروگرام اپنے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کررہاہے اور بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرنا ہے۔پروگرام کا تعین قدر پروگرام کے نظم ونسق اور ترقی کا ایک اہم پہلو ہے کیونکہ یہ ایسی معلومات فراہم کرتا ہے جو پروگرام کے مقاصد کا تاثرات فراہم کرنا، فیصلہ سازی کو مطلع کرنا اور پروگرام کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے۔

7.2.2 پروگرام کی تعین قدر کی ضرورت

پروگرام کے تعین قدر کی ضرورت مندرجہ ذیل وجوہات سے پیدا ہوتی ہے۔

- جوابدہی (Accountability): پروگرام کا تعین قدر کسی پروگرام کے اثرات، کارکردگی اور ان کے نتائج فراہم کرتی ہے اور اسٹیک ہولڈرز، پالیسی سازوں اور عوام کے لیے جوابدہی کا مظاہرہ کرنے میں مدد کرتی ہے۔

- مسلسل بہتری(Continuous improvement): پروگرام کا تعین قدر پروگرام کی طاقتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتا ہے، جس سے پروگرام کو بہتر اور موثر بنانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- وسائل کی تقسیم(Resource allocation): پروگرام کا تعین قدر ان علاقوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کر سکتی ہے جہاں وسائل کو غیر موثر طریقے سے استعمال کیا جارہا ہے اور وسائل کی زیادہ موثر تقسیم کے لیے سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں۔
- ثبوت پر مبنی فیصلہ سازی(Evidence-based decision-making): تعین قدر ڈیٹا فراہم کرتا ہے جو پروگرام کے ڈیزائن، نفاذ، اور فنڈنگ کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- شفافیت(Transparency): تعین قدر سے پروگرام کے نفاذ اور نتائج میں شفافیت پیدا ہوتی ہے۔ تعین قدر پروگرام کے کاموں کے بارے میں شفافیت فراہم کرتا ہے جس سے اسٹیک ہولڈرز کو یہ سمجھنے کی اجازت دیتا ہے کہ پروگرام کیسے کام کرتا ہے اور یہ اپنے مقاصد کو کیسے حاصل کرتا ہے۔ جس سے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ اعتماد پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ پروگرام کا تعین قدر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ پروگرام موثر اور جوابدہ ہو۔ یہ پروگرام کے نتائج کو بہتر بنانے، ثبوت پر مبنی فیصلے کرنے اور وسائل کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کو یقینی بنانے کے لیے ایک قابل قدر آلہ ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress):

سوال 1: پروگرام کے تعین قدر کے مفہوم کو مختصراً بیان کیجیے؟

____

____

7.3 تعین قدر کے آلات (Tools of Evaluation)

7.3.1 مشاہدہ (Observation)

مشاہدہ ایک معطیات(Data) کو جمع کرنے کا طریقہ ہے جو پروگرام کے تعین قدر اور تحقیق میں افراد، گروہوں یا حالات کے رویے کو منظم طریقے سے مشاہدہ اور ریکارڈ کر کے معلومات جمع کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں منظم طریقے سے معلومات کو دیکھنا اور ریکارڈ کرنا شامل ہے۔

مشاہدہ سے مراد ہمارے حواس (Senses) یا آلات کا استعمال کرتے ہوئے ہمارے اطراف اور دنیا کے بارے میں معلومات جمع کرنے کا عمل ہے۔ اس میں کسی چیز، واقعہ، یا رجحان کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے اس پر توجہ دینا اور اس کے بارے میں تفصیلات کو احتیاط سے نوٹ کرنا شامل ہے۔

مشاہدہ سائنسی طریقہ کار کا ایک اہم حصہ ہے کیونکہ یہ ممتحن کو معطیات جمع کرنے اور مفروضوں کی جانچ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی بیں مشاہدے کا استعمال دنیا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور باخبر فیصلے کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ افراد کو سمجھنے کا ایک بنیادی پہلو ہے اور اس سے ہمیں دنیا اور اس میں موجود لوگوں کے بارے میں گہری تفہیم پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مشاہدے کی اقسام (Types of Observation) :

1. منظم مشاہدہ (Systematic Observation): منظم مشاہدے سے مراد رویے یا واقعات کے مشاہدے کے ذریعے احتیاط سے اور منظم طریقہ کار سے معطیات جمع کرنے کا عمل ہے۔ اس میں ڈیٹا کو مستقل اور قابل اعتماد طریقے سے ریکارڈ کرنے کے لیے پہلے سے طے شدہ منصوبہ اور اصول کو استعمال کرنا شامل ہے۔ اس طرح کے مشاہدہ میں مشاہدہ کار ایک متعین اور واضح اصول کے مطابق مشاہدہ کرتا ہے۔ اس طرح کے مشاہدہ میں اصول سائنسی اور منطقی ترتیب (Logical Sequence) پر مبنی ہوتے ہیں۔ منظم مشاہدے کا مقصد تعصب کے امکانات کو کم کرنا اور جمع کیے گئے ڈیٹا کی معقولیت (validity) اور بھروسہ مندی (reliability) کو بڑھانا ہے۔ منظم مشاہدے کا استعمال مختلف میدانوں بشمول تحقیقی مطالعہ، طبّی میدان میں اور تعلیمی میدان کیا جا سکتا ہے۔ اس میں مخصوص طرز عمل یا واقعات کو ریکارڈ کرنے کے لیے مختلف ٹولز، جیسے چیک لسٹ، شرح بندی کے پیمانے (rating scales)، یا طرز عمل کوڈنگ سسٹم کا استعمال شامل ہو سکتا ہے۔
2. غیر منظم مشاہدہ (Unsystematic Observation) غیر منظم مشاہدہ سے مراد کسی خاص منصوبے یا ڈھانچے کے بغیر کسی رجحان یا واقعہ کا مشاہدہ کرنے کا عمل ہے۔ یہ کسی خاص موضوع یا صورتحال کے بارے میں معلومات یا معطیات اکٹھا کرنے کا ایک غیر رسمی (non-formal) اور غیر منظم طریقہ (non-systematic method) ہے۔ اس طریقہ کار میں مشاہدہ کار مشاہدے کے لیے کسی بھی پہلے سے طے شدہ ہدایات یا معیار کی حمایت نہیں کرتا ہے۔ وہ کسی خاص مقصد یا مقصد کے بغیر جو کچھ مشاہدہ کرتے ہیں اس پر وہ صرف دیکھتے ہیں، سنتے ہیں یا نوٹ کر لیتے ہیں۔ غیر منظم مشاہدہ خیالات، بصیرت، یا مفروضے پیدا کرنے میں کارآمد ثابت ہو سکتا ہے جن کی مزید منظم اور منظم طریقوں سے تحقیق کی جا سکتی ہے۔ تاہم اس کی اعتمادیت اور درستگی کے لحاظ سے حدود ہیں کیونکہ یہ تعصب اور انتخابی توجہ کے تابع ہے۔ لہذا، یہ ضروری ہے کہ غیر منظم مشاہدے کو نقطہ آغاز کے طور پر استعمال کیا جائے اور اسے مشاہدے اور معطیات اکٹھا کرنے کے زیادہ سخت اور منظم طریقوں سے مکمل کیا جائے۔
3. شراکتی مشاہدہ (Participant Observation) : شراکتی مشاہدہ بشریات (Anthropology)، سماجیات اور دیگر سماجی علوم میں استعمال کی جانی والا ایک تحقیقی طریقہ ہے جہاں ممتحن اس گروپ یا کمونٹی کی سرگرمیوں میں حصّہ لیتے ہے جس کا وہ مطالعہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس میں ممتحن اس گروپ کا حصہ بن جاتا ہے جس کا وہ مطالعہ کر رہا ہے اور اپنی سرگرمیوں اور سماجی تعاملات میں حصہ لے رہا ہے۔ یہ ممتحن کو اندرونی نقطہ نظر سے گروپ کی ثقافت (culture)، عقائد (beliefs)، رسم و رواج (Custom) اور طریقوں (Practices) کی گہری سمجھ حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس میں ممتحن گروپ کے اندر مختلف

کردار ادا کر سکتا ہے، جیسے کہ ایک غیر فعال مبصر، فعال شریک، یا یہاں تک کہ ایک لیڈر۔ ممتحن اپنے مشاہدات کی تکمیل کے لیے انٹرویوز، سروے اور دیگر طریقوں کے ذریعے بھی ڈیٹا اکٹھا کر سکتا ہے۔ شراکتی مشاہدہ پیچیدہ سماجی مظاہر کا مطالعہ کرنے کا ایک قابل قدر طریقہ ہے جسے سروے یا تجربات کے ذریعے آسانی سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم اس کی بھی حدود ہیں، بشمول تعصب کی صلاحیت اور زیر مطالعہ گروپ کا حصہ ہوتے ہوئے معروضیت کو برقرار رکھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ لہٰذا، ممتحن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تحقیق کی اصلیت (integrity of research) کو یقینی بنانے کے لیے واضح حدود قائم کرے اور اخلاقی معیارات کو برقرار رکھے۔

4. غیر شراکتی مشاہدہ (Non- Participant Observation): غیر شراکتی مشاہدہ سماجی علوم میں استعمال کی جانی والا ایک تحقیقی طریقہ ہے جہاں ممتحن کسی گروپ یا کمیونٹی کی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لیے بغیر مشاہدہ کرتا ہے۔ غیر شراکتی مشاہدے میں ممتحن اس گروپ سے فاصلہ برقرار رکھتا ہے جس کا وہ مطالعہ کر رہا ہے اور ان کے طرز عمل اور تعاملات کو بیرونی نقطہ نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے مختلف ٹولز استعمال کر سکتا ہے جیسے کہ ویڈیو ریکارڈنگ، آڈیو ریکارڈنگ، سروے وغیرہ۔ Black & Champion, 1976 کے مطابق "غیر شرکت ایک ایسا طرز عمل ہے جس میں ممتحن قدرتی ماحول میں افراد کے برتاؤ یا رویے کا مشاہدہ کرتا ہے لیکن اس میں حقیقی شرکت کے طور پر کام نہیں کرتا ہے"۔ غیر شراکتی مشاہدہ ممتحن کو معروضی رہنے اور ممکنہ تعصب کو کم کرنے کی اجازت دیتا ہے جو گروپ کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے وقت ہو سکتا ہے۔

تاہم، غیر شریک مشاہدے کی کچھ حدود ہوتی ہیں بشمول ممتحن کے لیے اہم معلومات سے محروم ہونے کا امکان جو صرف فعال شرکت کے ذریعے ہی دیکھا جا سکتا ہے، گروپ کی ثقافت اور سیاق و سباق کو سمجھے بغیر طرز عمل کی تشریح کرنے میں دشواری اور ممتحن کی موجودگی پر اثر انداز ہونے کا امکان۔

مشاہدہ کے مراحل (Steps of observation)

مشاہدہ کے مراحل تحقیقی مطالعہ کی قسم کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں لیکن عام طور پر ان میں درج ذیل مراحل شامل ہیں۔

- تحقیقی سوال یا موضوع کی شناخت (Identifying the research question or topic): مشاہدہ کے عمل کا پہلا مرحلہ تحقیقی سوال یا موضوع کی واضح طور پر وضاحت کرنا ہوتا ہے۔ اس سے مشاہدے کی رہنمائی کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ یہ مرکوز اور متعلقہ ہے۔
- نمونے کا انتخاب (Selecting the sample): ایک بار تحقیقی سوال یا موضوع کی شناخت ہو جانے کے بعد اگلا مرحلہ مشاہدہ کرنے کے لیے نمونے کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس میں گروپ یا افراد کا انتخاب شامل ہے جن کا مشاہدہ کیا جائے گا۔
- مشاہدہ کی منصوبہ بندی (Planning the observation): یہ مشاہدہ کا تیسرا مرحلہ ہے۔ مشاہدہ کرنے سے پہلے ممتحن کو تفصیلات کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے جیسے مشاہدے کا مقام، وقفہ، تعداد اور ڈیٹا کو کیسے ریکارڈ کیا جائے گا۔
- مشاہدہ کرنا (Conducting the observation): اگلا مرحلہ منتخب گروپ یا افراد کا مشاہدہ کرنا ہے۔ تحقیقی سوال پر منحصر ہے اور مشاہدہ فطرتی یا کنٹرول شدہ ماحول میں کیا جا سکتا ہے۔

- ریکارڈنگ ڈیٹا(Recording data): مشاہدے کے دوران ممتحن کو جمع کردہ ڈیٹا کو ریکارڈ کرنا ہوتا ہے۔اس میں آڈیو یا ویڈیو ریکارڈ کرنا یا ڈیٹا اکٹھا کرنے کے دوسرے آلہ کا استعمال شامل ہو سکتا ہے۔
- ڈیٹا کا تجزیہ(Analyzing the data): مشاہدہ مکمل ہونے کے بعد، ممتحن کو جمع کیے گئے ڈیٹا کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس میں ڈیٹا کو ترتیب دینا اور اس کی تشریح کرنا شامل ہے۔
- نتیجہ اخذ کرنا(Drawing conclusions):آخری مرحلہ ڈیٹا کے تجزیہ کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کرنا ہے۔

مشاہدہ کی خوبیاں (Merits of observation)

مشاہدہ کے مندرجہ ذیل خوبیاں ہیں:

- براہ راست معلومات (Direct information):مشاہدہ کسی موضوع یا رجحان کے بارے میں براہ راست معلومات فراہم کرتا ہے۔
- حقیقی وقت میں ڈیٹا (Real-Time data):مشاہدات حقیقی وقت میں ڈیٹا فراہم کرتے ہیں۔واقعات کے پیش آنے کے ساتھ ہی مقاصد کے مطابق ضروری معطیات کو جمع کرتے ہیں۔یہ خاص طور پر متحرک عمل یا طرز عمل کا مطالعہ کرنے کے لیے قابل قدر ہے جنہیں آسانی سے دوبارہ تیار یا نقل نہیں کیا جا سکتا۔
- سیاق و سباق کی تفہیم(Contextual understanding): مشاہدے کے ذریعے محققین اس سیاق و سباق کی گہری سمجھ حاصل کر سکتے ہیں جس میں کوئی واقعہ یا رویہ پیش آتا ہے۔
- غیر جانبدار ڈیٹا (Unbiased data) : جب مناسب طریقے سے کیا جائے تو مشاہدہ نسبتاً غیر جانبدار ڈیٹا فراہم کر سکتا ہے۔ مداخلت اور ذاتی تعصبات کو کم کرکے ممتحن معروضی طور پر ڈیٹا اکٹھا کر سکتے ہیں جس سے زیادہ درست تجزیہ اور تشریح ہو سکتی ہے۔
- نئے مظاہر کی کھوج(Exploration of new phenomena):مشاہدہ خاص طور پر مفید ہو سکتا ہے جب نئے یا ناقص سمجھے جانے والے مظاہر کا مطالعہ کیا جائے۔یہ محققین کو نئے طرز عمل، نمونوں، یا رشتوں کو دریافت کرنے اور دستاویز تیار کرنے کی اجازت دیتا ہے جو کسی مخصوص میدان میں علم کو بڑھانے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔
- مفروضے کی تشکیل (Hypothesis generation):مشاہدہ اکثر مفروضوں اور تحقیقی سوالات کی تشکیل کے لیے نقطہ آغاز کے طور پر کام کرتا ہے۔کسی موضوع کا بغور مشاہدہ کرنے سے، محققین ایسے نمونوں، رجحانات، یا غیر ضابطگیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جو مزید تفتیش کو آگے بڑھاتے ہیں۔
- کم لاگتی(Cost –effectiveness):دیگر تحقیقی طریقوں کے مقابلے میں، مشاہدہ ایک سرمایہ کاری کا مؤثر طریقہ ہو سکتا ہے۔ اسے اکثر کم سے کم آلات یا وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، جو اسے قابل رسائی اور مختلف تحقیقی ترتیبات اور بجٹ کے لیے موزوں بناتا ہے۔

- اخلاقی تحفظات(Ethical Considerations): یہ محققین کو کسی بھی ممکنہ نقصان کو مسلط کیے بغیر یا ان کے قدرتی رویے میں مداخلت کیے بغیر مضامین کا مطالعہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔
- درستگی(Accuracy): کسی موضوع کو تفصیل سے دیکھ کر، ہم درست اور قابل اعتماد ڈیٹا حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ خاص طور پر سائنسی تحقیق میں جہاں درست نتائج اخذ کرنے کے لیے درست ڈیٹا ضروری ہے۔
- نقل پذیری(Replicability): مشاہدات کو دوسرے محققین نقل کر سکتے ہیں، جو نتائج کی تصدیق کی اجازت دیتا ہے۔ یہ سائنسی تحقیق کا ایک اہم پہلو ہے، کیونکہ یہ اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ نتائج درست اور قابل اعتماد ہیں۔
- لچک(Flexibility): مشاہدہ ایک لچکدار تحقیقی طریقہ ہے جسے مختلف ترتیبات میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا استعمال افراد کی رویے، جانوروں کے رویے، قدرتی مظاہر اور مزید کا مطالعہ کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔

مشاہدہ کے خامیاں (Demerits of observation)

مشاہدہ کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

اگرچہ مشاہدہ ایک قابل قدر تحقیقی طریقہ ہے لیکن اس میں کچھ حدود اور ممکنہ خامیاں بھی ہیں۔ مشاہدے کے چند خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- مشاہدہ کار کا تعصب(Observer bias): مشاہدات مشاہدہ کار کے ذاتی تعصبات اور توقعات سے متاثر ہو سکتے ہیں۔
- منتخب ادراک(Selective perception): مشاہدہ کار دوسروں کو نظر انداز کرتے ہوئے منتخب طور ان پہلوؤں کو سمجھتے ہے اور ان پر بھی توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔ یہ متعصبانہ مشاہدات کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ اہم تفصیلات کو نظر انداز یا غلط طریقے سے پیش کیا جا سکتا ہے۔
- تشریحی چیلنجز(Interpretation challenges): مختلف مشاہدہ کار ایک ہی واقعہ یا رویے کی مختلف انداز میں تشریح کر سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ڈیٹا کے تجزیہ اور تفہیم میں تضاد پیدا ہوتا ہے۔
- سیاق وسباق کی کمی(Lack of context): مشاہدات میں سیاق وسباق کی معلومات کی کمی ہو سکتی ہے۔ جس سے مشاہدہ شدہ رویے کے پیچھے بنیادی وجوہات یا محرکات کو پوری طرح سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مناسب سیاق وسباق کے بغیر درست نتائج اخذ کرنا یا عام کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔
- دخل اندازی اور رد عمل(Intrusiveness and reactivity): مشاہدہ کار کی موجودگی مشاہدہ کیے جانے والے مضامین کے رویے کو ممکنہ طور پر تبدیل کر سکتی ہے۔ افراد اپنے رویے میں ترمیم کرتے ہیں کیونکہ وہ مشاہدہ کرنے سے واقف ہوتے ہیں. اس طرح کی رد عمل ایک تعصب متعارف کرواسکتی ہے اور مشاہدہ شدہ رویے کی صداقت کو متاثر کر سکتی ہے۔
- محدود دائرہ کار(Limited scope): مشاہدہ اکثر ان چیزوں تک محدود ہوتا ہے جو براہ راست قابل مشاہدہ ہوتے ہیں۔ جس میں اہم عوامل یا متغیرات کو خارج کیا جا سکتا ہے جو فوری طور پر نظر نہیں آتے۔ ڈیٹا کی گہرائی اور وسعت کو محدود کر سکتی ہے۔

- اخلاقی تحفظات(Ethical considerations): بعض حالات میں افراد یا گروہوں کو ان کی رضامندی کے بغیر مشاہدہ کرنا اخلاقی خدشات کو جنم دے سکتا ہے۔
- وقت اور وسائل کی پابندیاں(Time and resource constraints): جامع اور طویل مشاہدات کا انعقاد وقت طلب اور وسائل کی ضرورت ہو سکتی ہے۔
- کنٹرول کی کمی(Lack of control): تجرباتی تحقیق کے برعکس مشاہدہ محققین کو متغیرات میں ردوبدل کرنے اور اثر کے تعلقات قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر وجہ سے تعلق قائم کرنے کے بجائے معلومات کو بیان کرنے اور سمجھنے پر مرکوز ہے۔
- موضوعیت اور معتبریت(Subjectivity and reliability): مشاہدات فطری طور پر موضوعی ہوتے ہیں اور مشاہدہ کار کی تشریح اور فیصلے پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ سبجیکٹیویٹی تغیر کو متعارف کرواسکتی ہے اور مشاہدہ شدہ ڈیٹا کی وشوسنیتا اور مستقل مزاجی کو متاثر کرسکتی ہے۔
- ان حدود کو تسلیم کرنا اور ان کو محتاط ڈیزائن، مبصرین کی مناسب تربیت، دیگر تحقیقی طریقوں کے ساتھ مثلث اور مکمل تجزیہ کے ذریعے حل کرنا ضروری ہے تاکہ مشاہداتی تحقیق کے ممکنہ تعصبات اور کوتاہیوں کو کم کیا جاسکے۔

7.3.2 چیک لسٹ(Checklist)

چیک لسٹ ایک ایسا آلہ ہے جو پروگرام کی تعین قدر، تحقیق، کسی شخص سے متعلق، طریقے سے متعلق، کسی تنظیم سے متعلق اور دیگر سیاق وسباق میں مخصوص اشیاء یا معیار کی موجودگی یا عدم موجودگی کی فہرست کو جانچ یا مشاہدہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ چیک لسٹ میں مخصوص اشیاء کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے اور اس کی جانچ یا تصدیق کی جاتی ہے۔ چیک لسٹ کے ذریعے سے مقداری (Quantative) اور معیاری(Qualitative) معطیات کو جمع کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اسے مختلف ترتیبات میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلا:

چیک لسٹ

ورکشاپ کی تیاری

نمبر شمار	معیار(Criteria)	ہاں	نہیں
1	شناخت شدہ تربیتی سرگرمی/پریکٹس کے لیے مناسب ورک/مطلوبہ قابلیت/سیکھنے کے نتائج		
2	تربیت کے لیے ذمہ دار عملے کی شناخت۔		
3	تربیت کی ہدایت کے لیے طریقہ(mode) کی شناخت۔		
4	ہر تربیتی سرگرمی کے لیے درکار آلات، ساز وسامان اور مواد کی فہرست		
5	تربیت یافتہ افراد کی تربیت کی ضرورت کا تعین		
6	ورک شاپ منعقد کرنے کے مقام کی نشاندہی۔		

7	استعمال کیے جانے والے تعین قدر کے طریقہ کار کی شناخت۔		
8	تربیتی تبصرے/تجاویز کا شیڈول		

چیک لسٹ کے اقسام (Types of checklist)

چیک لسٹ کارکردگی کا اندازہ لگانے، ڈیٹا اکٹھا کرنے اور تعین قدر کے عمل میں استحکام (Consistency) کو یقینی بنانے کے لیے مفید آلہ ہو سکتا ہے۔ چیک لسٹ کے مختلف اقسام مندرجہ ذیل ہیں جو عام طور پر تعین قدر میں استعمال ہوتے ہیں:

تعین قدر کے معیار کی چیک لسٹ (Evaluation criteria checklist): اس قسم کی چیک لسٹ ان مخصوص معیارات کو بیان کرتی ہے جن کے لیے تعین قدر کی جائے گی۔ اس میں کلیدی عناصر، indicators، یا خصوصیات کی فہرست شامل ہوتی ہے جن پر کارکردگی یا نتائج کا جائزہ لیتے وقت غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ منظم تعین قدر فراہم کرنے کے لیے ہر کسوٹی کی جانچ یا شرح بندی کی جاسکتی ہے۔

کارکردگی چیک لسٹ (Performance checklist): ایک کارکردگی چیک لسٹ کا استعمال پہلے سے طے شدہ معیار کی بنیاد پر انفرادی یا تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس میں کاموں، مہارتوں، یا طرز عمل کی فہرست شامل ہے جن کا مشاہدہ کرنا ہوتا ہے۔ جائزہ لینے والے نشان زد کر سکتے ہیں کہ چیک لسٹ میں موجود ہر آئٹم کامیابی سے مکمل ہوا یا نہیں۔

روبرک چیک لسٹ (Rubric Checklist): ایک روبرک چیک لسٹ چیک لسٹ اور روبرک کی خصوصیات کو یکجا کرتی ہے۔ یہ ہر کسوٹی کے لیے کارکردگی کی پہلے سے طے شدہ سطحوں کے ساتھ تعین قدر کے لیے معیار یا طول و عرض کا ایک سیٹ فراہم کرتا ہے۔ تعین قدر کار مخصوص سطحوں یا وضاحت کنندگان کی بنیاد پر کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے روبرک چیک لسٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

تعمیل چیک لسٹ (Compliance Checklist): تعمیل چیک لسٹ میں ضوابط، پالیسیوں، یا رہنما خطوط کی فہرست شامل ہے جن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ تعین قدر کار اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ ضرورت پوری ہوئی ہے یا نہیں۔

مبصر چیک لسٹ (Observer Checklist): ایک مبصر چیک لسٹ استعمال کی جاتی ہے جب تعین قدر میں افراد یا واقعات کا براہ راست مشاہدہ شامل ہو۔ اس میں طرز عمل، اعمال، یا واقعات کی فہرست شامل ہے جن کا مشاہدہ اور ریکارڈ کرنا ہے۔ تعین قدر کار اپنے مشاہدات کی بنیاد پر ہر آئٹم کی جانچ یا شرح بندی کر سکتے ہیں۔

بازرسائی چیک لسٹ (Feedback Checklist): بازرسائی چیک لسٹ کسیتعین قدر کے بازرسائی یا رپورٹنگ مرحلے کے دوران استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہیقینی بناتا ہے کہ تمام ضروری معلومات یا اجزاء بازرسائی یا رپورٹ میں شامل ہوں۔ اس میں طاقتوں، کمزوریوں، سفارشات اور اگلے اقدامات سے متعلق حصے یا آئٹمز شامل ہو سکتے ہیں۔

چیک لسٹ کے مراحل:

چیک لسٹ کا استعمال کرتے وقت مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل کرنا چاہیے:

1۔ مقصد کی شناخت(Identify the purpose): چیک لسٹ کے مقصد کا تعین کرنا۔ آپ کون سے مخصوص کاموں، اعمال، یا معیارات کو ٹریک یا تعین قدر کرنا چاہتے ہیں۔ ان مقاصد اور اہداف کو واضح کرنا جنہیں چیک لسٹ حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

2.اشیاء کی فہرست بنانا(List the items) : آئٹمز کی ایک جامع فہرست بنانا جن کی جانچ یا تعین قدر کرنا ہے اور ہر آئٹم واضح اور غیر مبہم ہے۔

3.اشیاء کو منظم کرنا(Organize the items): مقاصد کے مطابق اشیاء کو منظم یا ترتیب دینا چاہیے اور اس طریقے سے ترتیب دینا چاہیے کہ جس سے آسانی سے سمجھ میں آئے اور تقلید کرنا آسان ہو۔

4.معیار قائم(Establish criteria): اگر قابل اطلاق ہو تو ان کی معیارات کی وضاحت کرنا چاہیے جن کے واسطے ہر شے کا جائزہ لیا جاناہے۔ اس بات کا تعین کرنا ہے کہ چیک لسٹ میں موجود ہر آئٹم کی تسلی بخش تکمیل یا کارکردگی کیا ہے۔

5.چیک لسٹ کا خاکہ (Format the checklist): چیک لسٹ کے لیے ایک مناسب خاکہ کو منتخب کرنا چاہیے۔ یہ ایک سادہ فہرست کی خاکہ ایک جدول، یا ڈیجیٹل چیک لسٹ ٹول ہو سکتا ہے۔ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ خاکہ صارف کے موافق ہو اور آئٹمز کی آسانی سے جانچ یا نشان دہی کی جاسکے۔

6.چیک لسٹ کو مکمل کرنا(Complete the checklist): کارکردگی کا جائزہ لیتے وقت چیک لسٹ کو بطور رہنما استعمال کرنا چاہیے۔ ہر آئٹم کو چیک یا نشان دہی کریں کہ آئٹم مکمل ہے یا نہیں۔ چیک لسٹ کی منظم طریقے سے تقلید کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی بھی چیز چھوٹ نہیں رہی ہے۔

7.جائزہ اور تجزیہ(Review and Analyze) : چیک لسٹ کو مکمل کرنے کے بعد حاصل شدہ اشیاء اور نتائج کا جائزہ لے کر جمع کردہ ڈیٹا کا تجزیہ کریں۔

8.کارروائی کرنا(Take action) : چیک لسٹ کے نتائج کی بنیاد پر مناسب اقدامات اور فیصلہ سازی کرنا۔ کسی بھی شناخت شدہ مسائل کو حل کرنا، ضروری ایڈ جسٹمنٹ کرنا اور اس کے مطابق رائے قائم کرنا۔

9.اپ ڈیٹ اور بہتری(Update and improve): تبدیلیاں، سیکھے گئے معلومات یا ترقی پذیر ضروریات کو ظاہر کرنے کے لیے چیک لسٹ کا باقاعدگی سے جائزہ اور اسے اپ ڈیٹ کرنا۔ وقت کے ساتھ ساتھ چیک لسٹ کی تاثیر کو بہتر بنانے کے لیے صارفین سے مسلسل بازرسائی اور معلومات(input) طلب کرنا۔

چیک لسٹ کی خوبیاں (Merits of Checklist)

چیک لسٹ کی مندرجہ ذیل خوبیاں ہیں۔

- وہ تعین قدر کا ایک معیاری اور معروضی طریقہ فراہم کرتے ہیں۔
- انہیں پیچیدہ عمل یا طرز عمل کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- وہ استعمال میں آسان اور تیزی سے مکمل ہو سکتے ہیں۔

- ان کا استعمال مقداری اور معیاری ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔
- انہیں مختلف ترتیبات میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- چیک لسٹ کاموں کو تفویض کرنا آسان بناتی ہیں۔
- ہر کوئی چیزیں بھول جاتا ہے اور غلطیاں کرتا ہے۔چیک لسٹ ہمیں یاد رکھنے میں مدد کرتی ہیں کہ ہمیں کیا کرنے کی ضرورت ہے۔
- آپ فہرست کو اپنے حالات اور نفسیات کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔

چیک لسٹ کی خامیاں (Demerits of Checklist)

چیک لسٹ کی مندرجہ ذیل خامیاں ہیں۔

- ہو سکتا ہے وہ اس عمل یا طرز عمل کے تمام متعلقہ پہلوؤں کو گرفت میں نہ لے سکیں جن کا جائزہ لیا جارہا ہے۔
- سکورنگ سسٹم چھوٹے فرقوں کا پتہ لگانے کے لیے اتنا حساس نہیں ہو سکتا۔
- وہ جائزہ لینے والے کے تعصبات اور سبجیکٹیوٹی کی وجہ سے محدود ہو سکتے ہیں۔
- وہ وقت کے ساتھ رویے یا عمل میں تبدیلیوں پر کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں۔
- کچھ لوگوں کو لمبی چیک لسٹیں مایوس کن یا پریشان کن معلوم ہوتی ہیں۔
- ایک چیک لسٹ آپ کو تحفظ کے غلط احساس میں مبتلا کر سکتی ہے اور آپ کو بڑی تصویر دیکھنے، کیوں پوچھنے، یا مسائل کی وجوہات کے بارے میں سوچنے سے روک سکتی ہے۔

مجموعی طور پر چیک لسٹ پروگرام کی تعین قدر اور تحقیق میں مخصوص اشیاء یا معیار کی موجودگی یا غیر موجودگی کا جائزہ لینے کے لیے ایک مفید آلہ ہیں۔جب مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے تو وہ معیاری اور معروضی ڈیٹا فراہم کر سکتے ہیں جو پروگرام کی بہتری اور پالیسی کی ترقی کے بارے میں آگاہ کر سکتے ہیں۔

7.3.3 شرح بندی پیمانہ (Rating Scale)

شرح بندی پیمانہ ایک ایسا آلہ ہے جو پروگرام کی تعین قدر، تحقیق اور دیگر سیاق وسباق میں کسی خاص خصوصیت کی ڈگری یا سطح کی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔شرح بندی کے پیمانے کے کلیدی تصورات، اقسام، مراحل، خوبیاں اور خامیاں درج ذیل ہیں:

شرح بندی پیمانہ کے مختلف قسم کے ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ عددی پیمانہ (Numerical Scale)

2۔ گرافیک پیمانہ (Graphic Scale)

3۔ فیصدی پیمانہ (Percentage Scale)

4۔ مجموعی پیمانہ (Scale of Cumulated points)

5۔جبری انتخاب کی شرح بندی (Forced Choice Ratings)

1۔عددی پیمانہ (Numerical Scale) عددی شرح بندی عام طور پر طلباء کی کارکردگی، پیشرفت اور کامیابیوں کا جائزہ لینے اور جانچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ریٹنگز عام طور پر گریڈز یا سکور کی شکل میں تفویض کی جاتی ہیں، جو کسی خاص مضمون یا مجموعی طور پر طالب علم کی تعلیمی کارکردگی کا اشارہ فراہم کرتی ہیں۔

مثال کے طور پر جہاں ایکاساتذہ عددیشرح بندی کے نظام کا استعمال کرتے ہوئے ریاضی میں طلباء کی کارکردگی کیشرح بندی کر رہا ہے۔ اساتذہ مندرجہ ذیل پیمانہ استعمال کر سکتا ہے:

- 100-90: A(بہت عمدہ Excellent)
- 89-80: B (اچھا Good)
- 79-70: C (اوسط Average)
- 69-60 : D (اوسط سے نیچے Below Average)
- 60 سے نیچے: E (ناکام Fail)

2۔گرافک پیمانہ (Graphic Scale) گرافک پیمانہ جسے بصری یا تصویری پیمانہ بھی کہا جاتا ہے۔ تعلیم میں تعین قدر کی ایک شکل ہے جو طلباء و اساتذہ کی کارکردگی یا پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے بصری نمائندگی کا استعمال کرتا ہے۔ عددی اقدار یا درجات استعمال کرنے کے بجائے گرافک پیمانہ گرافیکل علامتوں پر انحصار کرتی ہیں تاکہ بازرسائی فراہم کی جاسکیں اور طلباء و اساتذہ کے کام یا رویے کے مختلف پہلوؤں کا اندازہ لگایا جاسکے۔

مثال کے طور پر اساتذہ گرافیک پیمانہ اس طرح ڈیزائن کر سکتا ہے۔

مواد (Content)

- بہت عمدہ :
- اچھا :
- اوسط :
- ترمیم کی ضرورت :

ترسیل (Delivery)

- بہت عمدہ : ☐
- اچھا : ☐
- اوسط : ☐
- ترمیم کی ضرورت : ☐

تدریسی اشیاء (Teaching Aids)

- بہت عمدہ : ☐
- اچھا : ☐
- اوسط : ☐
- ترمیم کی ضرورت : ☐

3۔فیصدی پیمانہ (Percentage Scale) فیصدی پیمانہ سے مراد ہے جو عددی اقدار کو فیصد کے طور پر تفویض کرتا ہے تاکہ مختلف تعین قدر جیسے ٹیسٹ، اسائنمنٹس یا مضامین میں طلباء کی کارکردگی کی سطح کی نشاندہی کی جا سکے۔ فیصد کا پیمانہ عام طور پر 0% سے 100% تک ہوتا ہے، جہاں زیادہ فیصد بہتر کارکردگی کی نمائندگی کرتا ہے۔

مثال کے طور پر اساتذہ فیصدی پیمانہ اس طرح ڈیزائن کر سکتا ہے۔

- 100-90 % : A(بہت عمدہ Excellent)
- 89-80% : B(اچھا Good)
- 79-70% : C (اوسط Average)
- 69-60% : D(اوسط سے نیچے Below Average)
- 60% سے نیچے : E (ناکام Fail)

4۔مجموعی پوائنٹس پیمانہ (Scale of Cumulated points) مجموعی پیمانہ سے مراد ہے جہاں طلباء ایک کورس یا تعلیمی مدت کے دوران مختلف جائزوں کے لیے پوائنٹس جمع کرتے ہیں۔ مجموعی پوائنٹس طلباء کی مجموعی کارکردگی کی عکاسی کرتے ہیں اور ان کا استعمال ان کے آخری درجات کے تعین کے لیے کیا جاتا ہے۔

فرض کریں کہ ایک اساتذہ مجموعی پوائنٹس پیمانے کا استعمال کرتے ہوئے ریاضی کے کورس میں طالب علم کی کارکردگی کی شرح بندی کر رہا ہے۔ پورے کورس کے دوران اساتذہ مختلف جائزوں کے لیے پوائنٹس تفویض کرتا ہے جیسے ہوم ورک اسائنمنٹس، کوئز، ٹیسٹ، اور آخری امتحان۔ مجموعی طور پر تمام جائزوں کے کل ممکنہ پوائنٹس کا تعین کورس کے آغاز میں کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور

1. ہوم ورک اسائنمنٹس: کل 100 پوائنٹس
2. کوئز: کل 200 پوائنٹس
3. ٹیسٹ: کل 300 پوائنٹس
4. آخری امتحان: کل 400 پوائنٹس

پورے کورس کے دوران اساتذہ طالب علم کی کارکردگی کو ٹریک کرتا ہے اور ہر جانچ میں ان کی کارکردگی کی بنیاد پر پوائنٹس ایوارڈ کرتا ہے۔فرض کریں کہ طالب علم مندرجہ ذیل پوائنٹس جمع کرتا ہے۔

1. ہوم ورک اسائنمنٹس:90پوائنٹس
2. کوئز:180پوائنٹس
3. ٹیسٹ:270پوائنٹس
4. آخری امتحان:380پوائنٹس

طالب علم کے مجموعی پوائنٹس کا تعین کرنے کے لیے اساتذہ تمام جائزوں سے پوائنٹس کو کل جمع کرتا ہے

مجموعی پوائنٹس=ہوم ورک پوائنٹس+کوئز پوائنٹس+ٹیسٹ پوائنٹس+فائنل امتحان پوائنٹس

مجموعی پوائنٹس=90 + 180 + 270 + 380

مجموعی پوائنٹس=920

مجموعی پوائنٹس کی بنیاد پر اساتذہ پہلے سے طے شدہ شرح بندی کے پیمانے کے مطابق طلباء کو حتمی گریڈ دیتا ہے۔اس پیمانے میں مختلف رینجز شامل ہوسکتی ہیں جو مختلف کامیابی کی سطحوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔مثال کے طور پر

- 1000-900پوائنٹس:A(بہت عمدہ)
- 899-800پوائنٹس:B(اچھا)
- 799-700پوائنٹس:C(اوسط)
- 699-600پوائنٹس:D(اوسط سے نیچے)
- 600پوائنٹس سے نیچے:F(ناکام)

اس صورت میں920کے مجموعی پوائنٹ کے ساتھ،طالب علم کو"A"(بہت عمدہ)کا گریڈ دیا جائے گا۔

5۔جبری انتخاب پیمانہ(Forced Choice Ratings) تعلیم،جبری انتخاب پیمانہ ایک قسم کی تعین قدر کا حوالہ دیتی ہے جہاں افراد کو پہلے سے متعین اختیارات کا ایک سیٹ پیش کیا جاتا ہے اور انہیں سب سے زیادہ مناسب جواب منتخب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس قسم کی پیمانہ کی خصوصیت ردعمل کے محدود انتخاب فراہم کرنے اور اوپن اینڈ جوابات کے اختیار کو ہٹانے سے ہوتی ہے۔

ایک اساتذہ کسی کورس سے ان کے اطمینان کے بارے میں طلباء سے رائے اکٹھا کرنا چاہتا ہے۔کورس کے بارے میں طلباء کے مجموعی تاثر کا اندازہ لگانے کے لیے اساتذہ جبری انتخاب کی شرح بندی کا پیمانہ تیار کرتا ہے۔

سوال:آپ مجموعی طور پر کورس سے کتنے مطمئن ہیں؟

- بہت مطمئن
- مطمئن

- جغیر جانبدار
- غیر مطمئن
- بہت غیر مطمئن

شرح بندی پیمانہ کے مراحل(Steps of Rating Scale)

مسئلے اور مقاصد کی ناخت(Identify the problem and purpose)

↓

پیمانے کی قسم کا تعین(Determine the scale type)

↓

پوائنٹس کی تعداد کا تعین(Determine the number of points)

↓

پوائنٹس پر لیبل(Label the points)

↓

شرح بندی کے پیمانے کی جانچ(Test the rating scale)

↓

شرح بندی کے پیمانے کا انتظام(Administer the rating scale)

↓

جوابات کا تجزیہ(Analyze the responses)

↓

نتائج کی تشریح(Interpret the results)

شرح بندی پیمانہ کی خوبیاں (Merits of Rating Scale)

شرح بندی پیمانہ کی مندرجہ ذیل خوبیاں ہیں۔

- شرح بندی پیمانہ تعین قدر کا ایک معیاری اور معروضی طریقہ فراہم کرتا ہے۔

- شرح بندی پیمانہ کا استعمال مختلف خصوصیات کی پیمائش کے لیے کیا جاسکتا ہے۔
- شرح بندی پیمانہ استعمال کرنے میں آسان اور تیزی سے مکمل ہونے والی تکنیک ہے۔
- شرح بندی پیمانہ کا استعمال مقداری اور معیاری ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔
- شرح بندی پیمانہ کو مختلف ترتیبات میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شرح بندی پیمانہ کی خامیاں (Demrits of Rating Scale)

شرح بندی پیمانہ کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

- شرح بندی پیمانہ کے ذریعے رویے یا ردعمل کے تمام پہلوؤں پر جائزہ لینا مشکل ہو سکتا ہے۔
- شرح بندی پیمانہ چھوٹے فرقوں کا پتہ لگانے کے لیے کافی حساس نہیں ہو سکتا۔
- شرح بندی پیمانہ کے ذریعے سے جائزہ لینے والے کے تعصبات اور سبجیکٹیوٹی کی وجہ سے محدود ہو سکتے ہیں۔
- وہ وقت کے ساتھ رویے یا ردعمل میں تبدیلیوں پر کنٹرول نہیں کرنا مشکل ہے۔

مجموعی طور پر، شرح بندی پیمانہ پروگرام کیتعین قدر اور تحقیق میں کسی خاص خاصیتیا خصوصیت کی سطح کی پیمائش کے لیے ایک مفید آلہ ہیں۔جب مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے تو وہ معیاری اور معروضی ڈیٹا فراہم کر سکتے ہیں جو پروگرام کی بہتری اور پالیسی کیترقی کے بارے میں آگاہ کر سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress):

1:مشاہدہ سے کیا مراد ہے؟

____

2:شرح بندی پیمانہ کے کون کون سے اقسام ہیں؟

____

3:چیک لسیٹ سے کیا مراد ہے؟

____

7.4 تعین قدر کے لیے معیارات (تدریس واکتساب، اساتذہ، طلباءتدریسی واکتسابی وسائل)

تدریس واکتساب کے عمل، اساتذہ، بچوں، اور تدریس سیکھنے کے وسائل کا جائزہ لیتے وقت، کئی معیارات پر غور کیا جاسکتا ہے۔ان علاقوں میں سے ہر ایک میں تعین قدر کے لیے کچھ عام معیار یہ ہیں:

Criteria for Evaluation (Teaching-Learning, Teacher, Children, Teaching Learning Resources)

7.4.1 تدریس واکتساب (Teaching- Learning)

- آموزش ماحصل (Learning Outcome): طلباء نے اب تک کیا سیکھا اور کس حد تک حاصل کیا ہے اور کیا انہوں نے نصاب کے ذریعہ مقاصد کردہ معلومات، مہارت اور رویوں کو حاصل کیا ہے۔
- مشغولیت اور شرکت (Engagement and Participation): کمرہ جماعت کے سر گرمیوں، بحث و مباسہ اور اسائنمنٹس کے دوران طالب علم کی مشغولیت اور فعال شرکت کی سطح کا جائزہ لینا۔
- تدریسی حکمت عملی (Instructional Strategies): طلباء کے سیکھنے کے عمل میں سہولت فراہم کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی تدریسی حکمت عملیوں کی اثر کا جائزہ لینا جیسے کہ متنوع تدریسی طریقوں کا استعمال، ماڈل، تدریسی اشیاء اور طفل مرکوز طرر سائی (children center approach)۔
- کمرہ جماعت کا ماحول (Classroom Environment): کمرہ جماعت کے ماحول اور اموزش پر اس کے اثرات کا جائزہ لینا بشمول مثبت تعلقات، مثبت رویہ، تعاون، باہمی احترام، شمولیت وغیرہ

7.4.2 اساتذہ (Teacher)

- مواد کی معلومات (Content Knowledge): مواد کی معلومات اور طلباء کو مؤثر طریقے سے ترسیل کرنے اور تصورات کی وضاحت کرنے کی صلاحیت کا جائزہ لینا۔
- تدریسی مہارت (Pedagogical Skills): اساتذہ کی تدریسی مہارت اور تکنیکوں کا جائزہ لینا جس میں شامل سبق کی منصوبہ بندی، پیش کش، کمرہ جماعت کے نظم وضبط، منظم کرنے اور طلباء کے ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تدریسی طریقوں کو اپنانے کی صلاحیت۔
- کمرہ جماعت کو منظم کرنا (Classroom Management): کمرہ جماعت کو منظم اور نظم وضبط کے ساتھ سیکھنے کا ماحول پیدا کرنے، طلباء کا رویہ، مشغولیت کو برقرار رکھنے اور تدریسی وقفہ کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لیے استاد کی صلاحیت کا جائزہ لینا۔
- تعین قدر اور بازرسائی (Assessment and Feedback): طلباء کی پیشرفت کا جائزہ اور تعمیری بازرسائی فراہم کرنے میں اساتذہ کے طریقوں کا جائزہ لینا۔

بچے (Children):

- آموزش کی پیشرفت (Learning Progress): وقت کے ساتھ ساتھ طلباء کی انفرادی پیشرفت، ان کے ابتدائی نکات اور علم اور مہارت کو اطلاق کرنے اور منتقل کرنے کی ان کی صلاحیت کو مد نظر رکھتے ہوئے۔

- فعال تعلیم(Active Learning): طلباء سیکھنے کے عمل میں کس حد تک سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے اور تخلیقی صلاحیتوں میں مشغول ہوتے ہیں اور اپنے سیکھنے کی ملکیت حاصل کرتے ہیں۔
- سماجی اور جذباتی نشو و نما(Social and Emotional Development): طلباء کی سماجی اور جذباتینشو نما پر غور کریں اور تعاون کرنے، مؤثر طریقے سے بات چیت کرنے، جذبات کو کنٹرول کرنے، ساتھیوں اور اساتذہ کے ساتھ مثبت تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت۔
- سیکھنے میں معاونت(Learning Support): سیکھنے کے مواقع تک مساوی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف سیکھنے کی ضروریات کے حامل طلبا کو فراہم کی جانے والی مدد کی سطح کا جائزہ لے بشمول معذور افراد، انگریزی زبان سیکھنے والے، یا ہونہار طلبہ۔

درس وتدریس کے وسائل:

- مطابقت اور مناسبیت(Relevance and Appropriateness) : نصابی مقاصد، طالب علم کی ضروریات اور سیکھنے کے انداز کے ساتھ تدریسی سیکھنے کے وسائل، جیسے نصابی کتابیں، ڈیجیٹل مواد، اور ضمنی وسائل کی صف بندی کا جائزہ لیں۔
- قابل رسائی(Accessibility): مختلف فارمیٹس میں دستیابی، تکنیکی ضروریات، اور استطاعت جیسے عوامل پر غور کرتے ہوئے تمام طلباء کے لیے وسائل کی دستیابی اور رسائی کا اندازہ لگائیں۔
- معیار اور درستگی(Quality and Accuracy): ٹیچنگ سیکھنے کے وسائل میں پیش کردہ مواد کی درستگی، معقولیت اور کا جائزہ لیں تاکہ یہیقینی بنایا جاسکے کہ طلباء کو درست اور تازہ ترین معلومات حاصل ہوں۔
- مشغولیت اور تعامل(Engagement and Interactivity): اس حد تک اندازہ لگائیں کہ تدریسی سیکھنے کے وسائل کس حد تک مشغول، متعامل ہیں، اور طالب علم کے مرکز میں سیکھنے کو فروغ دے رہے ہیں، فعال شرکت اور تجربات کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ان معیارات کو مخصوص سیاق وسباق اور تعین قدر کے مقاصد کی بنیاد پر ڈھال اور بڑھایا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress):

سوال 1: اساتذہ کے اندر کون کون سے معیارات ہونے چاہیئے؟

____

____

7.5 پروگرام کی تعین قدر کی ریکارڈنگ (Prgrame Evaluation of Recording)

پروگرام کے تعین قدر کی ریکارڈنگ تعین قدر کے عمل کے مختلف پہلوؤں کو دستاویز کرنے کا عمل ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ معلومات کو درست طریقے سے حاصل کیا گیا ہے اور مستقبل میں حوالہ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ذیل میں پروگرام کی تعین قدر کی ریکارڈنگ میں شامل کچھ اہم اقدامات ہیں:

- ایک تعین قدری منصوبہ تیار کرنا (Develop an evaluation plan):تعین قدری منصوبہ میں تعین قدر کے مقاصد کے ساتھ ساتھ ڈیٹا کے ذرائع، طریقے اور آلات کا خاکہ ہونا چاہیے جو ڈیٹا کو جمع کرنے اور تجزیہ کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔
- ڈیٹا اکٹھا کرنے کے عمل کی دستاویز(Document the data collection process): ڈیٹا اکٹھا کرنے کے عمل کو دستاویزی شکل دی جانی چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ معلومات کو درست طریقے سے حاصل کیا گیا ہے۔اس میں ڈیٹا کے ذرائع، ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقے اور ڈیٹا اکٹھا کرنے کے عمل کے دوران درپیش کسی بھی چیلنج کو دستاویز میں کرنا شامل ہے۔
- اعداد و شمار کے تجزیہ کے عمل کی دستاویز (Document the data analysis process):ڈیٹا کے تجزیہ کے عمل کو بھی دستاویزی کیا جانا چاہئے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ نتائج قابل اعتماد ہیں اور مستقبل میں ان کی نقل تیار کی جاسکتی ہے۔اس میں تجزیہ کے طریقوں اور ڈیٹا کے تجزیہ کے لیے استعمال ہونے والے کسی بھی سافٹ ویئر کی دستاویز کرنا شامل ہے۔
- نتائج اور سفارشات کی دستاویز(Document the findings and recommendations): تعین قدر کے نتائج اور سفارشات کو دستاویزی شکل دی جانی چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ معلومات مستقبل کے حوالے کے لیے دستیاب ہیں۔اس میں کلیدی نتائج، نتائج، اور سفارشات کے ساتھ ساتھ کسی بھی معاون ثبوت کی دستاویز کرنا شامل ہے۔
- دستاویزات کا ذخیرہ کرنا(Store the documentation):دستاویزات کو ایک محفوظ جگہ پر ذخیرہ کیا جانا چاہئے جو اسٹیک ہولڈرز کے لئے قابل رسائی ہو جنہیں معلومات کی ضرورت ہے۔اس میں مشترکہ ڈرائیو، پروجیکٹ مینجمنٹ سسٹم، یا محفوظ ڈیٹا بیس شامل ہو سکتا ہے۔

مجموعی طور پر، پروگرام کیتعین قدر کی مناسب ریکارڈنگ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اہم ہے کہ معلومات کو درست طریقے سے حاصل کیا گیا ہے اور مستقبل کے حوالے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔یہ دستاویزات اس بات کو یقینی بنانے میں بھی مدد کر سکتی ہیں کہ تعین قدر شفاف ہے اور مستقبل میں اس کی نقل تیار کی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے تعین قدر کی رپورٹنگ (Reporting of Program Evaluation)

پروگرام کے تعین قدر کی رپورٹنگ میں اسٹیک ہولڈرز کو واضح، جامع اور قابل رسائی انداز میں تعین قدر کے نتائج اور ماحصل سے آگاہ کرنا شامل ہے۔مندرجہ ذیل میں پروگرام کی تعین قدر کی رپورٹنگ میں کچھ اہم اقدامات شامل ہیں

- سامعین کی شناخت (Identify the audience): پروگرام کی تعین قدر کی رپورٹنگ کا پہلا مرحلہ سامعین کی شناخت کرنا ہے۔اس سے رپورٹ کو ان کی ضروریات کے مطابق بنانے اور اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ معلومات متعلقہ اور مفید ہیں۔
- رپورٹ کا خاکہ تیار کرنا (Develop a report outline): رپورٹ کے خاکے میں تعین قدر کے مقاصد، طریقوں اور نتائج کا خلاصہ شامل ہونا چاہیے۔اس میں تعین قدری عمل کے دوران درپیش کسی بھی قسم کی حدود یا چیلنجز کو بھی شامل کرنا چاہیے۔
- نتائج پیش کرنا(Present the findings):تعین قدر کے نتائج کو واضح اور جامع انداز میں پیش کیا جانا چاہیے۔نتائج کو واضح کرنے میں مدد کے لیے اس میں گراف، میزیں،اور دیگر بصری امداد شامل ہو سکتی ہے۔
- نتیجہ اخذ کرنا(Draw conclusions):تعین قدر کے نتائج کی بنیاد پر،ایسے نتائج اخذ کیے جانے چاہئیں جو پروگرام کی تاثیر اور کسی بھی ایسے شعبوں کا خلاصہ کریں جن میں بہتری کی ضرورت ہو سکتی ہے۔
- سفارشات پیش کرنا(Make recommendations):اخذ کیے گئے نتائج کی بنیاد پر،پروگرام کو بہتر بنانے اور بہتر نتائج کے حصول کے لیے سفارشات کی جانی چاہیے۔
- ضمیمے شامل کرنا(Include appendices):رپورٹ میں ضمیمہ شامل ہونا چاہیے جو تعین قدر کے طریقوں،ڈیٹا اکٹھا کرنے کے ٹولز،اور ڈیٹا کے تجزیہ کے طریقوں کے بارے میں اضافی تفصیلات فراہم کرتے ہیں۔
- رپورٹ کا جائزہ اور اس پر نظر ثانی کرنا(Review and revise the report): رپورٹ کا جائزہ لیا جانا چاہیے اور اس پر نظر ثانی کی جانی چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ یہ سامعین کے لیے درست، معروضی اور متعلقہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ پروگرام کی تعین قدر کی رپورٹنگ تعین قدر کے عمل کی کامیابی کے لیے اہم ہے۔اس سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ تعین قدر شفاف، قابل رسائی،اور اسٹیک ہولڈرز کے لیے متعلقہ ہے اور فیصلہ سازی اور پالیسی کی ترقی کو مطلع کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress):

سوال 1:پروگرام کی تعین قدر کی ریکارڈنگ کی اقدامات کون کون سے ہیں؟

سوال 2:پروگرام کی تعین قدر کی رپورٹنگ کی اقدامات کون کون سے ہیں؟

7.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- پروگرام کا تعین قدر ایک پروگرام کی کارکردگی، ڈیزائن، نفاذ، تاثیرات اور نتائج کا منظم طریقے سے جائزہ لینے کا عمل ہے۔ اس میں ڈیٹا اکٹھا کرنا اور اس کا تجزیہ کرنا اور اس بات کا تعین کرنا ہے کہ کوئی پروگرام اپنے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کر رہا ہے اور بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرنا ہے۔
- مشاہدہ ایک معطیات (Data) کو جمع کرنے کا طریقہ ہے جو پروگرام کے تعین قدر اور تحقیق میں افراد، گروہوں یا حالات کے رویے کو منظم طریقے سے مشاہدہ اور ریکارڈ کر کے معلومات جمع کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
- مشاہدہ کسی موضوع یا رجحان کے بارے میں براہ راست معلومات فراہم کرتا ہے۔
- چیک لسٹ ایک ایسا آلہ ہے جو پروگرام کی تعین قدر، تحقیق، کسی شخص سے متعلق، طریقے سے متعلق، کسی تنظیم سے متعلق اور دیگر سیاق وسباق میں مخصوص اشیاء یا معیار کی موجودگی یا عدم موجودگی کی فہرست کو جانچ یا مشاہدہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- ایک کارکردگی چیک لسٹ کا استعمال پہلے سے طے شدہ معیار کی بنیاد پر انفرادی یا تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس میں کاموں، مہارتوں، یا طرز عمل کی فہرست شامل ہے جن کا مشاہدہ کرنا ہوتا ہے۔
- شرح بندی پیمانہ پروگرام کی تعین قدر اور تحقیق میں کسی خاص خاصیت یا خصوصیت کی سطح کی پیائش کے لیے ایک مفید آلہ ہیں۔ جب مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے تو وہ معیاری اور معروضی ڈیٹا فراہم کر سکتے ہیں جو پروگرام کی بہتری اور پالیسی کی ترقی کے بارے میں آگاہ کر سکتے ہیں۔
- پروگرام کی تعین قدر کی مناسب ریکارڈنگ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اہم ہے کہ معلومات کو درست طریقے سے حاصل کیا گیا ہے اور مستقبل کے حوالے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

7.7 فرہنگ (Glossary)

Evaluation	تعین قدر
Domain	علاقہ
Transparency	شفافیت
Observation	مشاہدہ
Data	معطیات
Validity	اعتماد

صداقت یا معقولیت	Reliability
منطق	Logic
رسمی	Formal
غیر رسمی	Non formal
اخلاقی	Ethical
درستگی	Accuracy
متغیرات	Variables
مقداری	Quantitative
معیاری	Qualitative
کلیدی	Keyword

7.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit end exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objectives answer type questions)

1. پروگرام کیتعین قدر کا مقصد کیا ہے؟

(a) کسی پروگرام کے ڈیزائن اور نفاذ کا جائزہ لینا

(b) پروگرام کی تاثیر کا تعین کرنا

(c) فیصلہ سازی سے آگاہ کرنا اور پروگرام کی کارکردگی کو بہتر بنانا

(d) مذکورہ بالا تمام

2. پروگرام کے تعین قدر کے کون سے جزو میں متعلقہ اور قابل اعتماد ڈیٹا اکٹھا کرنا شامل ہے؟

(a) مقصد اور دائرہ کار

(b) تعین قدری ڈیزائن

(c) ڈیٹا اکٹھا کرنا

(d) ڈیٹا کا تجزیہ

3. تدریس سیکھنے کے عمل کا جائزہ لینے کا ایک معیار کیا ہے؟

(a) سیکھنے کے نتائج

(b)کلاس روم کی آب وہوا

(c)مواد کا علم

(d)مذکورہ بالا تمام

4. تعین قدر میں کارکردگی کی جانچ پڑتال کا مقصد کیا ہے؟

(a)معیار کی بنیاد پر انفرادی یا تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لینا

(b)تعین قدر کے عمل کے دوران ڈیٹا اکٹھا کرنا

(c)ضوابط یا رہنما خطوط کی تعمیل کو یقینی بنانا

(d)رائے اور سفارشات فراہم کرنا

5. منظم اور غیر منظم مشاہدے کے درمیان بنیادی فرق کیا ہے؟

(a)منظم مشاہدہ منظم ہے اور پہلے سے طے شدہ رہنما خطوط پر عمل کرتا ہے، جبکہ غیر منظم مشاہدہ غیر رسمی ہے اور اس میں ساخت کا فقدان ہے۔

(b)منظم مشاہدے میں فعال شرکت شامل ہوتی ہے، جبکہ غیر منظم مشاہدہ غیر فعال ہوتا ہے۔

(c)منظم مشاہدہ زیادہ قابل اعتماد اور درست ہے، جبکہ غیر منظم مشاہدہ کم قابل اعتماد اور درست ہے۔

(d)قدرتی علوم میں منظم مشاہدے کا استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ سماجی علوم میں غیر منظم مشاہدے کا استعمال کیا جاتا ہے۔

6. تحقیق کے کس طریقہ کار میں محقق گروپ کی سرگرمیوں میں سرگرمی سے حصہ لے رہا ہے جس کا مطالعہ کیا جا رہا ہے؟

(a)شرکاء کا مشاہدہ

(b)غیر شریک مشاہدہ

(c)منظم مشاہدہ

(d)غیر منظم مشاہدہ

7. غیر شریک مشاہدے کی ایک حد کیا ہے؟

(a) تعصب کا امکان

(b)گروپ کی ثقافت اور سیاق وسباق کو سمجھے بغیر طرز عمل کی تشریح کرنے میں دشواری

(c)محقق کی موجودگی اس گروپ کے رویے کو متاثر کرتی ہے جس کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

(d)مذکورہ بالا تمام

8. مشاہدے کے عمل میں پہلا قدم کیا ہے؟

(a)نمونے کا انتخاب

(b) مشاہدے کی منصوبہ بندی کرنا

(c) تحقیقی سوال یا موضوع کی نشاندہی کرنا

(d)مشاہدہ کرنا

9. تعین قدر کے کس مرحلے یں تعین قدر کے نتائج کا خلاصہ اور پیش کرنا شامل ہے؟

(a)مقصد اور دائرہ کار

(b)ڈیٹا اکٹھا کرنا

(c)نتائج اور سفارشات

(d)استعمال اور پھیلاؤ

10. تعین قدر میں روبرک چیک لسٹ کا مقصد کیا ہے؟

(a)معیار کی بنیاد پر انفرادی یا تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لینا

(b)تعین قدر کے عمل کے دوران ڈیٹا اکٹھا کرنا

(c)ضوابط یا رہنما خطوط کی تعمیل کو یقینی بنانا

(d)رائے اور سفارشات فراہم کرنا

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short answer type questions)

1. شرح بندی پیمانہ کی خوبیاں کو بیان کیجیے؟

2. شرح بندی پیمانہ کے مراحل کو لکھیے؟

3. چیک لسٹ سے کیا مراد ہے؟

4. پروگرام کی تعین قدر کا مفہوم کو بیان کیجیے؟

5. مشاہدہ سے کیا مراد ہے؟

6. شرکت مشاہدہ سے کیا مراد ہے؟

7. مشاہدہ کے تین خوبیاں اور خامیاں کو لکھیے؟

8. چیک لسٹ کی دو خوبیاں اور خامیاں کو لکھیے؟

9. شرح بندی پیمانہ کیا ہے اور ان اقسام کو لکھیے؟

10. ایک اساتذہ کے اندر کون کون سی معیار ہونی چاہیے؟

11. ایک طلبا کے اندر کون کون سی معیار ہونی چاہیے؟

12. فیصدی پیمانہ سے کیا مراد ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long answer type questions)

1. پروگرام کی تعین قدر کا مفہوم اور ان کی ضرورت کو تفصیل سے بیان کیجیے؟
2. مشاہدہ کے کون کون اقسام ہے ان کو تفصیل سے بیان کیجیے؟
3. چیک لسٹ کا خاکہ تیار کریں؟
4. شرح بندی پیمانہ سے کیا مراد ہے اور ان کے اقسام کو تفصیل سے بیان کریں؟
5. شرح بندی کے خوبیاں اور خامیاں پر بحث کیجیے؟
6. تعین قدر کی ریکارڈنگ کے اقدامات کو تفصیل سے بیان کیجیے؟
7. تعین قدر کی رپورٹنگ کے اقدامات کو تفصیل سے بیان کیجیے؟

7.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

- Kothari, C R (2022). Research Methodology Methods and Techniques, New Age International (P) Limited, Publishers London. New Delhi.Nairobi
- Panda, P K.(2019). Educational Evaluation, A.P.H Publishing Corporation, New Dehli
- Daniel J. Boudah.(2020). Conducting Educational Research, Sage Publication, New Dehli
- John W. Best (2006). Research in Education, Pearson India Education service Pvt Ltd, New Dehli
- Vashist. S. R.(2006). Practice of Educational Evaluation, Anmol Publication Pvt. Ltd, New Dehli
- John w creswell.(2019). Educational Research Planing, Conducting and Evaluating Quantitative and Qualitative Research, Pearson India Education services Pvt Ltd, New Dehli

اکائی 8۔ ہموار منتقلی

(Smooth Transition)

اکائی کے اجزا

8.0 تمہید(Introduction)

8.1 مقاصد(Objectives)

8.2 تیاری اور منتقلی(Readiness and Transition)

8.3 گھر سے پری اسکول اور پری اسکول سے پرائمری اسکول تک تیاری اور منتقلی

(Readiness and Transition from Home to Pre-school and Pre-school to Primary School)

8.3.1 گھر سے پری اسکول تک تیاری اور منتقلی

(Readiness and Transition from Home to Preschool)

8.3.2 پری اسکول سے پرائمری اسکول میں تیاری اور منتقلی

(Readiness and Transition from Pre-school to Primary School)

8.3.3 منتقلی کو سہل کرنے کے فوائد(Benefits of Facilitating Transition)

8.4 اسکول کی تیاری کے معنی، اہمیت اور اجزاء

(Meaning, Significance, and Components of School Readiness)

8.4.1 اسکول کی تیاری کی تعریف اور تصور(Definition and Concept of School Readiness)

8.4.2 والدین، اسکول، اساتذہ اور دیگر سرپرست کا کردار

(Role of Parents, School, Teachers, and Other Caregivers)

8.5 اسکول کی تیاری کے مختلف اجزاء کے لیے سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور ڈیزائننگ

(Planning and Designing Activities for Different Components of School Readiness)

8.5.1 تعلیمی تیاری کی سرگرمیاں(Academic Readiness Activities)

8.5.2 سماجی اور جذباتی تیاری کی سرگرمیاں(Social and Emotional Readiness Activities)

8.5.3 جسمانی اور اپنی مدد آپ کی تیاری کی سرگرمیاں

(Physical and Self-help Readiness Activities)

8.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

8.7 فرہنگ(Glossary)

8.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں/مشقیں(Unit End Exercises)

8.9 سفارش کردہ کتابیں/تجویز کردہ مواد(Suggested Reading / References)

8.0 تمہید(Introduction)

عمومی طور پر منتقلی سے مراد ایک مرحلے یا ماحول سے دوسرے مرحلے یا ماحول میں منتقل ہونے کے عمل سے ہے،اور ابتدائی بچپن کے تناظر میں، منتقلی سے مراد بچے کا گھر سے پری اسکول اور بعد میں پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی سے ہے۔اس یونٹ میں منتقلی کی تیاری کا تصور اور کامیاب منتقلی سے اس کا تعلق، ہموار منتقلی کی اہمیت،اور بچوں کی منتقلی کی تیاری میں معاونت کرنے اور بغیر کسی رکاوٹ کے منتقلی کی سہولت فراہم کرنے میں مختلف اسٹیک ہولڈرز کے کردار کی وضاحت کی گئی ہے۔

اس یونٹ میں، ہم بچوں کی مجموعی نشوونما اور تعلیمی سفر کے لیے ہموار منتقلی کی سہولت کے فوائد کا جائزہ لیں گے۔ منتقلی کی تیاریاں اور منتقلی کے درمیان باہمی تعلق کو سمجھ کر، ہم منتقلی کے اس نازک دور میں بچوں اور ان کے خاندان کی بہتر مدد کر سکتے ہیں۔

مزید برآں، ہم خاندان کو اسکول کے لیے بچوں کی تیاری میں مدد دینے اور ایک ایسا معاون ماحول بنانے کے لیے موثر حکمت عملی کی دریافت کریں گے جو اسکول میں منتقلی کی تیاری کو فروغ دیتا ہے۔اس میں منصوبہ بندی اور ڈیزائننگ کی سرگرمیاں شامل ہیں جو ابتدائی خواندگی اور ضروری مہارتوں، علمی نشوونما، سماجی تعامل، جذباتی ضابطے، جسمانی اور اپنی مدد آپ کی مہارت، اور آزادی کو فروغ دیتی ہیں۔

اس یونٹ کے اختتام تک، آپ کو ہموار منتقلی کی اہمیت، اسکول کی تیاری کے اجزاء، اور ابتدائی بچپن کے ماحول میں منتقلی کی تیاری کو فروغ دینے کے لیے عملی نقطہ نظر کے بارے میں قابل قدر بصیرت حاصل ہو جائے گی۔

8.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے اختتام پر، طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں تیاری اور منتقلی کی تعریف بیان کر سکیں۔
- گھر سے پری اسکول اور پری اسکول سے پرائمری اسکول تک تیاری اور منتقلی کی سہولت کے فوائد بیان کر سکیں۔
- بچوں کی نشوونما اور تعلیمی سفر میں مدد کرنے میں تیاری اور منتقلی کی اہمیت کو واضح کر سکیں۔

- پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی کے دوران بچوں کو درپیش چیلنجوں اور ان سے نمٹنے کے لیے حکمت عملیوں کی پہچان کر سکیں۔
- اسکول کی تیاری کے معنی، اہمیت اور اجزاء کو بیان کر سکیں۔
- اسکول کی تیاری میں والدین، اسکولوں، اساتذہ اور دیگر سرپرست کے کردار کو بیان کر سکیں۔
- اسکول کی تیاری کے مختلف اجزاء کے لیے سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر سکیں۔
- گھر سے پری اسکول میں منتقلی کے چیلنجوں سے نمٹ سکیں اور مواقع کو دریافت کر سکیں۔

8.2 تیاری اور منتقلی (Readiness and Transition)

ابتدائی بچپن کی تعلیم میں، تیاری اور منتقلی کے تصورات بچوں کے تعلیمی سفر کی ہموار ترقی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تیاری اور منتقلی کی سہولت کے عملی پہلوؤں کو جاننے سے پہلے، ان اصطلاحات کو واضح طور پر سمجھنا بہت ضروری ہے۔آیئے ان اصطلاحات کو بغور سمجھیں۔

تیاری کی تعریف اور تصور: (Definition & Concept of Readiness)

ابتدائی بچپن کی تعلیم میں تیاری ایک بنیادی تصور ہے جس سے مراد مختلف قسم کے سیکھنے کے تجربات میں شامل ہونے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے بچے کی تیاری ہے۔اس میں مختلف قسم کی مہارتیں، قابلیتیں، اور خصوصیات شامل ہیں جو تعلیمی ماحول میں کامیابی کے لیے بچے کے لئے معاون ہوتی ہیں۔ اساتذہ، والدین اور سرپرست کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بچوں کی نشوونما میں مؤثر طریقے سے مدد کرنے اور رسمی تعلیم میں ان کی آسانی کے ساتھ منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے تیاری کی تعریف اور تصور کو سمجھیں۔

ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں تیاری سے مراد وہ حالت یا صورت حال جس میں ایک بچہ سیکھنے کے ماحول میں فعال طور پر حصہ لینے اور ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے ضروری ہنر، علم، اور سماجی جذباتی صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے۔اس میں بچے کی مجموعی نشوونما شامل ہے، بشمول علمی، جسمانی، سماجی، جذباتی، اور اپنی مدد آپ کی مہارتیں۔ تیاری تعلیمی مہارتوں سے بالاتر ہے اور اسکول کے چیلنجوں اور تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بچے کی مجموعی تیاری کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

نیشنل ایسوسی ایشن فار دی ایجوکیشن آف ینگ چلڈرن (NAEYC) (National Association for the Education of Young Children) کے مطابق، تیاری "وہ سطح جس پر ایک بچہ بنیادی صلاحیتوں، علم اور طرز عمل کا حامل ہوتا ہے جو مستقبل میں سیکھنے اور اسکول کے تجربات کے لیے درکار ہوتی ہیں۔"

ڈویژن برائے ابتدائی بچپن DEC (DEC): تیاری کی تعریف "اسکول میں سیکھنے کے مخصوص تجربات میں کامیابی کے ساتھ شامل ہونے کے لیے بچوں کے لیے ضروری ترقی اور مہارت کے حصول کی سطح کے طور پر کرتا ہے۔"

تیاری میں بچے کی مجموعی نشوونما اور اسکول کے لیے تیاری شامل ہے۔اس میں علمی، سماجی-جذباتی، اور جسمانی مہارتیں شامل ہیں جو سیکھنے کے ماحول میں کامیاب شمولیت کے لیے ضروری ہیں۔ تیاری کے تصور کو سمجھنے سے معلمین، والدین اور بچے کی سرپرستی کرنے والوں کو مناسب مدد فراہم کرنے اور ہر بچے کی منفرد ضروریات کو پورا کرنے والے تجربات کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

منتقلی کی تعریف اور تصور:(Definition and Concept of Transition)

ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں، منتقلی سے مراد وہ دور ہے جب بچے ایک تعلیمی ماحول سے دوسرے ماحول میں منتقل ہوتے ہیں، جیسے گھر سے پری اسکول یا پری اسکول سے پرائمری اسکول۔ اساتذہ، والدین اور دیکھ بھال کرنے والوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ منتقلی کی تعریف اور تصور کو سمجھیں تاکہ ان اہم تبدیلیوں کے دوران بچوں کی مؤثر طریقے سے مدد کی جا سکے اور ان کی سہل مطابقت اور مسلسل ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔

منتقلی کو ایک حالت، جگہ، یا صورت حال سے دوسری حالت میں منتقل کرنے کے عمل کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں، منتقلی خاص طور پر اس تبدیلی کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کا تجربہ بچوں کو ایک تعلیمی ماحول سے دوسرے تعلیمی ماحول میں منتقل ہونے پر ہوتا ہے۔ اس میں نئے ماحول، معمولات، توقعات اور تعلقات کو اپنانا شامل ہے۔ منتقلی ایک وقتی واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک جاری عمل ہے جس میں محتاط توجہ اور مدد کی ضرورت ہے۔

نیشنل ایسوسی ایشن فار دی ایجوکیشن آف ینگ چلڈرن NAEYC (NAEYC): کے مطابق، منتقلی وہ وقت ہے جب بچے اور ان کے خاندان ایک پروگرام، سروس، یا بچے کی عمر کے ساتھ دوسرے پروگرام میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

ڈویژن برائے ابتدائی بچپن DEC (DEC): منتقلی کی تعریف اس طرح بیان کرتا ہے "سرگرمیوں کی منصوبہ بندی، ہم آہنگی، اور عمل درآمد کے عمل کے طور پر کرتا ہے اور بچوں اور خاندانوں کو خدمات یا ماحول میں تبدیلی کے لیے تیار کرنے میں معاونت کرتا ہے۔"

ابتدائی بچپن کی منتقلی کی گائیڈ بک: ابتدائی بچپن کی منتقلی کی گائیڈ بک منتقلی کو "تبدیلی کے وقت کے طور پر بیان کرتی ہے جو اس وقت ہوتی ہے جب ایک بچہ ابتدائی بچپن کی ایک ماحول سے دوسرے میں منتقل ہوتا ہے، اسکول میں داخل ہوتا ہے یا پری اسکول کے خصوصی تعلیمی نظام کو چھوڑ دیتا ہے۔

منتقلی ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک تعلیمی ماحول سے دوسری میں نقل و حرکت شامل ہوتی ہے۔ یہ بچوں کو نئے ماحول، معمولات(routines)اور تعلقات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ منتقلی کے تصور کو سمجھنا اساتذہ، والدین، اور سرپرست کے لیے

مناسب مدد فراہم کرنے اور بچوں کو ان تبدیلیوں کو کامیابی کے ساتھ سمت شناشائی کرنے میں مدد کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ منتقلی سے جڑے چیلنجوں اور مواقع کو پہچان کر، صارفین بچوں کے لیے اپنا تعلیمی سفر جاری رکھتے ہوئے ایک آسان اور مثبت تجربہ کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

تیاری اور منتقلی کے تصورات کو سمجھ کر، ابتدائی بچپن کے معلا مین مؤثر طریقے سے بچوں کی کامیاب منتقلی اور ان کی مجموعی ترقی کو فروغ دے سکتے ہیں۔ اس پورے یونٹ کے دوران، ہم ہموار منتقلی کو آسان بنانے اور مختلف تعلیمی ماحول کے لیے بچوں کی تیاری کو فروغ دینے کے لیے حکمت عملیوں، بہترین طریقوں اور عملی طریقوں کو زیر بحث لائیں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

سوال: تیاری اور منتقلی کی تعریف بیان کریں۔

____

سوال: تیاری اور منتقلی کی وسعت پر روشنی ڈالے۔

____

8.3 گھر سے پری اسکول اور پری اسکول سے پرائمری اسکول تک تیاری اور منتقلی

(Readiness and Transition from Home to Pre-school and Pre-school to Primary School)

گھر سے پری اسکول اور پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی بچے کے تعلیمی سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ اس سیکشن میں ہم تیاری کے تصور اور ان اہم ادوار کے دوران ہموار منتقلی کی اہمیت کو دریافت کریں گے۔ ہم ان چیلنجوں اور مواقع کا جائزہ لیں گے جن کا سامنا بچوں کو منتقلی کے دوران کرنا پڑتا ہے اور ان کی مؤثر طریقے سے مدد کرنے کے لیے حکمت عملی پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ان تبدیلیوں کے دوران بچوں کی ضروریات اور نشوونما کے مراحل کو سمجھ کر، اساتذہ، والدین، اور سرپرست ایسے ماحول پیدا کر سکتے ہیں جو ان کی نشوونما اور رسمی تعلیم کے لیے تیاری کو فروغ دیتے ہیں۔

8.3.1 گھر سے پری اسکول تک تیاری اور منتقلی

(Readiness and Transition from Home to Pre school)

گھر سے پری اسکول میں منتقلی بچے کی زندگی میں ایک اہم سنگ میل ہے۔اس سیکشن میں ہم تیاری اور گھر سے پری اسکول تک منتقلی کے عمل کا جائزہ لیں گے،اس مدت کے دوران بچوں کو درپیش چیلنجوں اور مواقع کو دریافت کریں گے۔ہم پری اسکول کے ماحول میں ہموار اور کامیاب منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے بچوں اور خاندانوں کی مدد کے لیے حکمت عملیوں کا جائزہ بھی لیں گے۔

گھر سے پری اسکول میں منتقلی میں چیلنج اور مواقع

(Challenges and Opportunities in Transitioning from Home to Pre school)

گھر سے پری اسکول میں منتقلی چیلنجز اور مواقع دونوں پیش کرتی ہے۔یہی مرحلہ بچے کی باضابطہ تعلیمی سفر کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے اور انہیں ایک نئے سماجی اور سیکھنے کے ماحول سے متعارف کراتا ہے۔اس منتقلی سے وابستہ چیلنجوں اور مواقع کو سمجھنا اساتذہ، والدین اور سرپرستی کرنے والوں کے لیے بچوں کو مناسب مدد اور رہنمائی فراہم کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

- علیحدگی کا خوف(Separation anxiety:):گھر سے پری اسکول میں منتقلی کے دوران ایک عام چیلنج علیحدگی کی پریشانی ہے۔ اپنے والدین یا سرپرست کو الوداع کہتے وقت عمومی طور پر بچے فکر مند اور جذباتی طور پر پریشان ہو جاتے ہیں۔انہیں نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہونے اور اپنے گھر کے ماحول سے دور رہنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس چیلنج کے لیے والدین اور پری اسکول کے عملے دونوں کی طرف سے حساسیت اور یقین دہانی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ بچوں کو محفوظ محسوس کرنے اور ان کے نئے ماحول میں اعتماد اور مطابقت پیدا کرنے میں مدد مل سکے۔
- ایک منظم معمول کے مطابق ڈھالنا(Adapting to a structured routine):پری اسکول بچوں کو ایک منظم روٹین سے متعارف کرواتا ہے جو عام طور پر ان کے گھر کے ماحول سے بہت مختلف ہوتا ہے۔اس نئے روٹین میں ایڈجسٹ کرنا کچھ بچوں کے لیے مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ ان کے لئے شیڈول پر عمل کرنا، گروپ کی سرگرمیوں میں حصہ لینا،اور مخصوص اصولوں اور توقعات پر عمل کرنا ہوتا ہے۔تاہم، یہ منتقلی بچوں کے لیے ضروری مہارتوں کو فروغ دینے کے مواقع بھی فراہم کرتی ہے جیسے کہ سیلف ریگولیشن/خود ضابطگی ،ٹائم مینجمنٹ/وقت انصرام وغیرہ۔
- سماجی تعاملات اور ہم عمروں سے تعلقات(Social interactions and peer relationships:):پری اسکول بچوں کو خاندانی دائرے سے باہر سماجی تعامل کا پہلا اہم موقع فراہم کرتا ہے۔ گروہی کھیل، نئے دوست بنانا، کھلونے بانٹنا،اور آپسی تعامل کی سرگرمیوں میں مشغول ہونا دلچسپ اور چیلنجنگ دونوں ہو سکتا ہے۔پری اسکول میں منتقلی بچوں کو سماجی مہارتیں پیدا کرنے، تنازعات کا حل سیکھنے،اور ساتھیوں کے ساتھ مثبت تعلقات استوار کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- وقوفی و تعلیمی توقعات(Cognitive and academic expectations):پری اسکول بچوں کو ابتدا میں وقوفی اور علمی تصورات سے متعارف کرواتا ہے، جیسے کہ پہلے سے پڑھنا لکھنا، عددی مہارت،اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت۔ان نئی تعلیمی توقعات کو

ایڈجسٹ کرنا کچھ بچوں کے لیے ایک چیلنج ہوتا ہے جو ابھی بھی اپنی بنیادی صلاحیتوں کو فروغ دے رہے ہوتے ہیں۔ تاہم، پری اسکول کا ماحول بچوں کو عمر کے لحاظ سے مناسب سرگرمیوں کو تلاش کرنے اور ان میں مشغول ہونے کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے جو ان کے تجسس، تخلیقی صلاحیتوں اور علمی نشوونما کو متحرک کرتی ہیں۔

گھر سے پری اسکول میں منتقلی میں چیلنجوں اور مواقع کو قبول کرتے ہوئے ان سے نمٹ کر، اساتذہ، والدین اور سرپرست ایک معاون اور مثبت پرورش کرنے والا ماحول بنا سکتے ہیں جو گھر سے پری اسکول میں منتقلی کو ہموار بناتا ہے۔ مؤثر ترسیل، تعاون، اور پری اسکول کے ماحول سے بتدریج تشہیر کے ذریعے، بچے اپنے تعلیمی سفر کے لیے اپنے تعلق، اعتماد، اور تیاری کا احساس پیدا کر سکتے ہیں۔

بچوں کی مجموعی نشوونما پر ہموار منتقلی کے اثرات

(Impact of a Smooth Transition on Children's Overall Development)

گھر سے پری اسکول تک ہموار منتقلی بچوں کی مجموعی نشوونما پر نمایاں اثر ڈالتی ہے۔ یہ ان کے تعلیمی سفر کی بنیاد رکھتی ہے اور ان کی سماجی، جذباتی، علمی اور جسمانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل کچھ اہم طریقے دیے گئے ہیں جن میں ہموار منتقلی بچوں پر مثبت اثر ڈالتی ہے:

- سماجی اور جذباتی ترقی (Social and Emotional Development): ایک ہموار منتقلی بچوں کو مثبت سماجی مہارتوں اور جذباتی بہتری کو فروغ دیتی ہے۔ یہ انہیں ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے، نئے دوست بنانے، اور اساتذہ اور سرپرست کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ آپسی کھیل، گروپ کی سرگرمیوں، اور تجربات کا اشتراک کرنے سے، بچے اہم سماجی مہارتیں سیکھتے ہیں جیسے اشتراک کرنا، اور تنازعات کو حل کرنا۔ وہ آپسی تعلق کا احساس بھی پیدا کرتے ہیں اور معاون اور بہتر نگہداشت کرنے والے ماحول میں اپنے جذبات کو کنٹرول کرنا سیکھتے ہیں۔
- وقوفی ترقی (Cognitive Development): پری اسکول ایک بھرپور تعلیمی ماحول پیش کرتا ہے جو بچوں کی وقوفی نشوونما کو تحریک دیتا ہے۔ ایک ہموار منتقلی بچوں کو مختلف اکتسابی مواد کو دریافت کرنے، عمر کے مطابق سرگرمیوں میں مشغول ہونے، اور زبان، خواندگی، مسئلہ حل کرنے، اور تنقیدی سوچ جیسے شعبوں میں بنیادی مہارتیں پیدا کرنے کے مواقع دیتی ہے۔ یہ تجسس، تخلیقی صلاحیتوں اور سیکھنے کے لیے محبت کو فروغ دیتا ہے، جو ان کی علمی نشوونما کے لیے ضروری ہیں۔
- زبان اور ابلاغ و ترسیل کی مہارتیں (Language and Communication Skills): پری اسکول زبان سے بھرپور ماحول فراہم کرتا ہے جہاں بچوں کو نئے الفاظ، مواصلات کے مواقع، اور زبان کی نشوونما کی سرگرمیوں سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ ایک ہموار منتقلی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ بچوں کو اساتذہ اور ساتھیوں کے ساتھ بامعنی بات چیت تک رسائی حاصل ہو، جو ان کی زبان کی نشوونما اور بات چیت کی مہارتوں کو معاونت فراہم کرتی ہے۔ یہ مستقبل کی تعلیمی کامیابی اور مختلف سیاق و سباق میں موثر مواصلت کی بنیاد رکھتا ہے۔

- آزادی اور اپنی مدد آپ کی مہارتیں (Independence and Self-help Skills:): پری اسکول میں منتقلی بچوں کو زیادہ خود مختار بننے اور اپنی مدد آپ کی ضروری مہارتوں کو فروغ دینے کی ترغیب دیتی ہے۔ روزمرہ کے معمولات کے ذریعے، بچے اپنے سامان کی ذمہ داری لینا، ہدایات پر عمل کرنا، اور خود کیسرپرستی کے کاموں میں مشغول ہونا سیکھتے ہیں۔ یہ مہارتیں ان کے اعتماد، خوداعتمادی، اور خودمختاری کے احساس کو فروغ دیتی ہیں، جو مستقبل کی ذاتی اور تعلیمی کامیابیوں کی منزلیں طے کرتی ہیں۔

اس منتقلی کے دوران بچوں اور خاندانوں کی مدد کے لیے حکمت عملی

(Strategies for supporting children and families during this transition)

گھر سے پری اسکول میں منتقلی بچوں اور خاندانوں دونوں کے لیے ایک مشکل وقت ہوتا ہے۔ تاہم، صحیح حکمت عملی اور تعاون کے ساتھ، اس منتقلی کو ہموار اور زیادہ کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔ اس اہم منتقلی کے دوران بچوں اور خاندانوں کی مدد کے لیے کچھ حکمت عملی یہ ہیں:

- پہلے سے ہی پری اسکول جاکر بچوں کو منتقلی کے لیے تیار کریں۔
- اضطراب کو دور کرنے کے لیے بچوں کو بتدریج نئے معمولات اور ماحول سے متعارف کروائیں۔
- باقاعدگی سے بات چیت اور تعاون کے ذریعے اساتذہ، والدین، اور سرپرست کے درمیان مثبت تعلقات استوار کریں۔
- ایک خوش آئند اور جامع ماحول بنائیں جو ہر بچے کے لیے اپنے تعلق کے احساس کو فروغ دے۔
- آرام اور نئے ماحول سے واقفیت فراہم کرنے کے لیے گھر سے مانوس اشیاء کی اجازت دیں۔
- بتدریج منتقلی کے عمل کو نافذ کریں، جس میں والدین یا سرپرست ابتدائی طور پر پری اسکول کے ماحول میں مختصر مدت کے لیے بچے کے ساتھ رہیں۔
- تحفظ کا احساس فراہم کرنے کے لیے مستقل معمولات اور واضح توقعات قائم کریں۔
- منتقلی کے دوران والدین اور سرپرست کو مدد، وسائل اور رہنمائی پیش کریں۔
- والدین کو بااختیار بنانے اور اپنے بچے کی تعلیم میں ان کی شمولیت کو بڑھانے کے لیے پری اسکول کے نصاب اور سرگرمیوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

ان حکمت عملیوں کو نافذ کرنے سے، اساتذہ، والدین، اور سرپرست ایک معاون اور پرنگہداشت اور آسانی فراہم کرنے والا ماحول بنا سکتے ہیں جو گھر سے پری اسکول تک ہموار منتقلی کو فروغ دیتا ہے۔ یہ بچوں کے مثبت تجربات، نشوونما، اور ان کی ابتدائی بچپن کی تعلیم میں کامیابی کا مرحلہ طے کرتا ہے۔

Source: https://mindingkids.co.uk/2022/06/07/supporting-school-readiness

/

8.3.2 پری اسکول سے پرائمری اسکول میں تیاری اور منتقلی

(Readiness and Transition from Pre-school to Primary School)

پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی بچے کے تعلیمی سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ یہ ان کے سیکھنے کے ماحول، توقعات اور سماجی تعاملات میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس منتقلی کی اہمیت کو سمجھنا اساتذہ، والدین اور سرپرست کے لیے بچوں کی مؤثر طریقے سے مدد کرنے کے لیے ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل کچھ اہم وجوہات بیان کی گئی ہیں جن کی وجہ سے پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی بہت اہمیت رکھتی ہے:

- منتقلی بچے کی تعلیمی ترقی کے ہموار تسلسل کو یقینی بناتی ہے۔ یہ پری اسکول میں رکھی گئی بنیاد اور پرائمری اسکول کے زیادہ منظم تعلیمی ماحول کے درمیان ایک سہل ربط فراہم کرتی ہے۔ یہ تسلسل بچوں کو اپنے موجودہ علم، ہنر اور تجربات پر استوار کرنے میں مدد کرتا ہے، جس سے ایک مضبوط تعلیمی بنیاد بنتی ہے۔
- پرائمری اسکول میں منتقلی بچوں کو باضابطہ تعلیمی ماحول کے لیے تیار کرتی ہے، جہاں وہ مزید منظم تعلیمی سرگرمیوں اور نصاب میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ انہیں بنیادی مضامین جیسے خواندگی، سائنس، اور سماجی علوم سے متعارف کرواتا ہے، تعلیمی تصورات کی گہری سمجھ کو فروغ دیتا ہے اور علمی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔
- پرائمری اسکول سماجی تعاملات اور جذباتی نشوونما کے لیے نئے مواقع فراہم ہے۔ بچوں کو نئے دوست بنانے، بڑے ہم عمر والے گروپوں میں جانے، اور اسکول کی ایک وسیع کمیونٹی میں اپنے تعلق کا احساس پیدا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ منتقلی انہیں متنوع تجربات، نقطہ نظر، اور سماجی حالات سے آشنا کرتی ہے، ان کی سماجی مہارتوں، ہمدردی اور جذباتی ذہانت کو فروغ دیتی ہے۔
- پرائمری اسکول بچوں کو اپنی تعلیم کے لیے زیادہ خود مختار اور ذمہ دار بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ وہ معمولات پر عمل کرنا سیکھتے ہیں، اپنے وقت کو منظم کرتے ہیں، اور ہوم ورک کی تکمیل اور تنظیم جیسے کاموں کے لیے بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ یہ منتقلی ان کی خود مختاری، خود نظم وضبط، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہے۔

اس منتقلی کے دوران بچوں کو درپیش چیلنجز اور ان سے نمٹنے کا طریقہ

(Challenges Faced by Children during this Transition and How to Address Them)

اگرچہ پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی متعدد مواقع فراہم کرتی ہے، یہ بچوں کے لیے کچھ چیلنجز بھی پیش کرتی ہے۔ان چیلنجوں سے آگاہ ہونا اور ان سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے فعال اقدامات کرنا ضروری ہے۔اس منتقلی کے دوران بچوں کو درپیش کچھ عام چیلنجز اور ان کی مدد کے لیے حکمت عملی یہ ہیں:

- منظم ماحول میں مطابقت/ایڈ جسٹمنٹ(Adjustment to a Structured Environment): (پلے بیسڈ) کھیل پر مبنی پری اسکول سے زیادہ منظم پرائمری اسکول کے ماحول میں بچوں کے لیے مشکل ہو سکتی ہے۔وہ نئے معمولات، توقعات اور تعلیمی تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے میں جدوجہد کر سکتے ہیں۔اساتذہ اور والدین آہستہ آہستہ ایک بہتر ڈھانچہ اور واضح توقعات قائم کرنے کے لیے مل کر کام کر سکتے ہیں۔تشکیل شدہ سرگرمیوں و دریافت اور تلاش کے مواقع کے درمیان توازن پیش کرنے سے بچوں کو نئی تعلیمی ماحول میں آسانی پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔
- تعلیمی تقاضوں میں اضافہ(Increased Academic Demands): پرائمری اسکول پلے بیسڈ پری اسکول سے زیادہ تعلیمی سختی کو متعارف کرواتا ہے، بشمول رسمی خواندگی اور حسابی مہارتوں پر توجہ مرکوز کرنا۔کچھ بچے ابتدائی طور پر ان تعلیمی تقاضوں کو بہت زیادہ محسوس کر سکتے ہیں۔ان کی مدد کرنے کے لیے، ماہرین تعلیم اپنی منفرد سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف ہدایات، چھوٹے گروپ کی سرگرمیاں، اور انفرادی مدد فراہم کر سکتے ہیں۔اس کے لئے ایک مثبت اور پروان چڑھانے والا اکتسابی ماحول بنانا چاہیے جو تجسس اور سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرے تناؤ کو بھی کم کرے اور ترقی کی ذہنیت کو فروغ دے سکے۔
- سماجی انضمام اور ہم عمر تعلقات(Social Integration and Peer Relationships): ایک نئے پرائمری اسکول میں شامل ہونے کا مطلب ہے نئے سماجی روابط قائم کرنا اور ایک بڑے ہم عمر ساتھی گروپ میں ہم آہنگ ہونا۔بچوں کو نئے دوست بنانے، قائم شدہ سماجی حرکیات میں فٹ ہونے، اور سماجی تعاملات کو (نیویگیٹ) سمت فراہم کرنے میں چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔تعاون کی حوصلہ افزائی کرنا، جامع کلاس روم کے ماحول کو فروغ دینا، اور ایسی سرگرمیوں کا اہتمام کرنا جو ہم مرتبہ کے مثبت تعلقات کو فروغ دیتے ہیں، بچوں کو سماجی روابط استوار کرنے اور تعلق کا احساس پیدا کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔
- بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں(Increased Responsibilities): پرائمری اسکول میں منتقلی اضافی ذمہ داریاں لاتی ہے، جیسے ذاتی سامان کا انتظام، ہوم ورک (اسائنمنٹ) تفویضات اور اسکول کے قواعد کی پابندی کرنا۔بچوں کو تنظیمی مہارتوں، وقت کے انتظام، اور اپنی مدد آپ کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔اساتذہ اور والدین رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں، مستقل معمولات قائم کر سکتے ہیں، اور زندگی کی ان ضروری مہارتوں کو بتدریج تیار کرنے کے لیے حکمت عملی پیش کر سکتے ہیں۔

Source: https://www.semanticscholar.org/paper/How-can-general-practitioners-establish

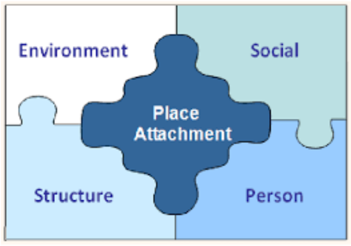

Figure 1: The dimensions of place attachment.

8.3.3 منتقلی کی سہولت کے فوائد (Benefits of Facilitating Transition)

پری اسکول سے پرائمری اسکول میں بچوں کی ہموار منتقلی میں معاونت بہت سے فائدے لاتی ہے جو ان کے مجموعی تعلیمی سفر پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ہموار منتقلی کی سہولت کے کچھ اہم فوائد درج ذیل ہیں:

- سیکھنے کا تسلسل (Continuity of Learning): ایک ہموار منتقلی بچوں کے سیکھنے کے تجربات میں تسلسل کو یقینی بناتی ہے۔ یہ انہیں پری اسکول میں تیار کردہ علم اور مہارتوں کو استوار کرنے اور پرائمری اسکول کے نصاب میں آسانی سے منتقلی کی اجازت دیتا ہے۔ یہ تسلسل مزید تعلیمی ترقی کے لیے ایک مضبوط بنیاد کو فروغ دیتا ہے اور سیکھنے کے عمل میں خلاء کے امکانات کو کم کرتا ہے۔
- بہتر تعلیمی کارکردگی (Enhanced Academic Performance): ایک منصوبہ بند منتقلی کا عمل بچوں کو پرائمری اسکول کی تعلیمی توقعات اور تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ جب بچے ایک ہموار منتقلی کا تجربہ کرتے ہیں، تو ان کے سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر مشغول ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے، جس کی وجہ سے تعلیمی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے پرائمری اسکول کے ماحول میں ضم ہو سکتے ہیں، انہیں تعلیمی طور پر ترقی کرنے کے قابل بنا سکتے ہیں۔
- سماجی اور جذباتی بہبود (Social and Emotional Well-being): پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی میں نئی سماجی حرکیات کو ایڈجسٹ کرنا، نئے دوست بنانا، اور بڑے ہم عمر گروپوں کو نیویگیٹ کرنا شامل ہے۔ ایک ہموار منتقلی بچوں کو اپنی سماجی مہارتوں کو فروغ دینے، مثبت تعلقات کو فروغ دینے، اور اسکول کی کمیونٹی کے اندر اپنے تعلق کا احساس پیدا کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، ان کی مجموعی سماجی اور جذباتی بہبود میں اضافہ ہوتا ہے۔
- بہتر خود اعتمادی (Improved Self-confidence): ایک کامیاب منتقلی بچوں کے خود اعتمادی اور خود اعتمادی میں حصہ ڈالتی ہے۔ جب بچے ایک معاون اور جامع منتقلی کے عمل کا تجربہ کرتے ہیں، تو وہ نئے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے زیادہ قابل اور با اختیار محسوس کرتے ہیں۔ یہ بڑھتا ہوا خود اعتماد ان کی حوصلہ افزائی، مصروفیت، اور سیکھنے کے نئے مواقع حاصل کرنے کی خواہش پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔

ایک منصوبہ بند منتقلی کے عمل کے علمی، سماجی، جذباتی، اور علمی فوائد:

(Academic, Social, Emotional, and Cognitive Advantages of a Well-Planned Transition Process)

ایک منصوبہ بند منتقلی کا عمل بچوں کی نشو و نما کے مختلف شعبوں میں بہت سے فوائد لاتا ہے۔ مندرجہ ذیل ہموار منتقلی سے وابستہ علمی، سماجی، جذباتی اور علمی فوائد دیے گئے ہیں:

- تعلیمی فوائد (Academic Advantages): منتقلی کا ایک منصوبہ بند عمل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ بچے پرائمری اسکول کی تعلیمی توقعات کے لیے مناسب طریقے سے تیار ہیں۔ ان کے پاس ابتدائی خواندگی حسابی اور علمی مہارتوں کی مضبوط بنیاد ہے، جس سے وہ اعتماد کے ساتھ تعلیمی چیلنجوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ایک ہموار منتقلی سیکھنے، تنقیدی سوچ، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کے لیے محبت کو فروغ دیتی ہے، جو تعلیمی کامیابی میں حصہ ڈالتی ہے۔
- سماجی فوائد (Social Advantages): منتقلی کے دوران، بچوں کو اپنی سماجی مہارتوں کو فروغ دینے اور بہتر بنانے کا موقع ملتا ہے۔ وہ مؤثر طریقے سے بات چیت کرنا، ساتھیوں کے ساتھ تعاون کرنا، اور مثبت سماجی ان عمل میں مشغول ہونا سیکھتے ہیں۔ یہ سماجی فوائد اہم زندگی کی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں، جیسے ٹیم ورک، ہمدردی، اور تنازعات کے حل، جو صحت مند تعلقات اور سماجی بہبود کے لیے ضروری ہیں۔
- جذباتی فوائد (Emotional Advantages): ایک اچھی طرح سے منصوبہ بند منتقلی کا عمل پرورش اور معاون ماحول فراہم کر کے بچوں کی جذباتی بہبود کی حمایت کرتا ہے۔ یہ بچوں کو اپنے جذبات کے اظہار اور ان کو منظم کرنے، لچک پیدا کرنے اور نئے حالات کے مطابق ڈھالنے کی اجازت دیتا ہے۔ جذباتی فوائد میں خود آگاہی میں اضافہ، خود کو کنٹرول کرنا اور سیکھنے کی طرف مثبت رویہ شامل ہے۔
- وقوفی فوائد (Cognitive Advantages): ایک ہموار منتقلی مسائل کے حل، تنقیدی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کے مواقع فراہم کر کے علمی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ بچوں کو سیکھنے کے نئے تجربات، متنوع نقطہ نظر، اور چیلنجنگ کاموں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو ان کی علمی صلاحیتوں کو متحرک کرتے ہیں۔ اس سے ان کی علمی لچک، انفارمیشن پروسیسنگ کی مہارت، اور مجموعی طور پر فکری ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

سوال: گھر سے پری اسکول میں منتقلی کے دوران بچوں کو درپیش چیلنجوں کی وضاحت کریں۔

____

____

8.4 اسکول کی تیاری کے معنی، اہمیت اور اجزاء

(Meaning, Significance, and Components of School Readiness)

اسکول کی تیاری ایک کثیر جہتی تصور ہے جو بچے کی نشو ونما کے مختلف جہتوں پر محیط ہے۔اس سیکشن میں، ہم اسکول کی تیاری کے معنی اور اہمیت اور بچوں کے تعلیمی تجربات پر اس کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔ ہم اسکول کی تیاری کے مختلف اجزاء جیسے تعلیمی، سماجی، جذباتی، جسمانی، اور اپنی مدد آپ کی مہارتوں کا جائزہ لیں گے۔ایک جامع تیاری کو فروغ دینے اور بچوں کی مجموعی نشو ونما میں معاونت کے لیے اساتذہ، والدین اور سرپرست کے لیے ان اجزاء کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

8.4.1 اسکول کی تیاری کی تعریف اور تصور (Definition and Concept of School Readiness)

اسکول کی تیاری سے مراد ایک بچے کی رسمی تعلیم میں شامل ہونے اور اسکول کے ماحول میں پھلنے پھولنے کی تیاری سے ہے۔اس میں مختلف قسم کی صلاحیتیں، علم، اور رویے شامل ہیں جو بچوں کو بچپن کے ابتدائی ماحول سے لے کر پرائمری اسکول تک آسانی سے منتقل ہونے کے قابل بناتے ہیں۔اسکول کی تیاری محض تعلیمی قابلیت پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ اس میں بچے کی مجموعی نشو ونما شامل ہے۔

اسکول کی تیاری کا دائرہ بچے کی ترقی کے مختلف شعبوں تک پھیلا ہوا ہے، بشمول تعلیمی، سماجی، جذباتی، جسمانی، اور اپنی مدد آپ کی مہارت۔ یہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ بچوں کو اسکول میں کامیاب ہونے کے لیے قابلیت کے ایک مکمل سیٹ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ زندگی بھر سیکھنے کی بنیاد رکھتا ہے۔اسکول کی تیاری مکمل طور پر بچے کی انفرادی صلاحیتوں پر مرکوز نہیں ہوتی ہے بلکہ اس میں والدین، اسکولوں، اساتذہ اور دیگر سرپرست کے تعاون اور تیاری کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

اسکول کی تیاری کے اجزاء: تعلیمی، سماجی، جذباتی، جسمانی، اور اپنی مدد آپ کی مہارتیں:

(Components of School Readiness: Academic, Social, Emotional, Physical, and Self-help Skills)

- تعلیمی ہنر (Academic Skills): تعلیمی تیاری میں بنیادی مہارتوں کی نشو ونما شامل ہے جو بچوں کو رسمی تعلیم کے لیے تیار کرتی ہے۔اس میں خواندگی کی ابتدائی مہارتیں شامل ہیں، جیسے کہ صوتیاتی آگاہی، حرف کی شناخت، اور پڑھنے سے پہلے کی صلاحیتیں، نیز عددی مہارتیں، جیسے گنتی، نمبر کی شناخت، اور بنیادی ریاضی کے تصور وغیرہ تعلیمی تیاری میں علمی مہارتیں، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتیں، اور تنقیدی سوچ بھی شامل ہے۔
- سماجی ہنر (Social Skills): سماجی تیاری سے مراد بچے کی مثبت سماجی تعاملات میں شامل ہونے اور اسکول کے تناظر میں سماجی تعلقات کو سمجھنے کی صلاحیتوں سے ہے۔اس میں مواصلات کی مہارتوں کو فروغ دینا، فعال سننا، اور ساتھیوں کے ساتھ تعاون شامل ہے۔ سماجی تیاری میں قوانین کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا، اشتراک کرنا، ہمدردی اور دوسروں کا احترام کرنا بھی شامل ہے۔

- جذباتی ہنر (Emotional Skills): جذباتی تیاری جذباتی قابلیت اور خود نظم وضبط کی نشوونما پر مرکوز ہے۔ اس میں جذبات کو مناسب طریقے سے پہچاننا اور ان کا اظہار کرنا، جذبات کو سنبھالنا اور ان کا مقابلہ کرنا، اور لچک پیدا کرنا شامل ہے۔ جذباتی تیاری میں ایک مثبت خود خیالی، خود اعتمادی اور شناخت کا احساس پیدا کرنا بھی شامل ہے۔
- جسمانی ہنر (Physical Skills): جسمانی تیاری کلاس روم کی سرگرمیوں اور جسمانی تندرستی کے لیے ضروری عمدہ اور مجموعی حرکت دینے والی مہارتوں کی نشوونما پر محیط ہے۔ موٹر یعنی حرکیاتی مہارتوں میں چھوٹی حرکات کا ہم آہنگ شامل ہے، جیسے پنسل پکڑنا، قینچی سے کاٹنا، اور جوتوں کے تسمے باندھنا۔ مجموعی حرکیاتی مہارتوں میں بڑے پٹھوں (muscles) کے گروپوں کی ہم آہنگی شامل ہے اور اس میں دوڑنا، چھلانگ لگانا، اور توازن جیسی سرگرمیاں شامل ہیں۔
- اپنی مدد آپ کی مہارتیں (Self-Help Skills): اپنی مدد آپ کی تیاری آزادی اور خود کی دیکھ بھال کی صلاحیتوں کو فروغ دینے پر مرکوز ہے۔ اس میں خود کو کپڑے پہننے، ٹوائلٹ کو آزادانہ طور پر استعمال کرنے، اچھی حفظان صحت کی مشق کرنے اور ذاتی سامان کا انتظام کرنے جیسی مہارتیں شامل ہیں۔ اپنی مدد آپ کی مہارتیں بچوں کو ان کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھنے اور کلاس روم کے معمولات میں سرگرمی سے حصہ لینے کے قابل بناتی ہیں۔

اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ اسکول کی تیاری ایک کثیر جہتی نقطہ نظر ہے اساتذہ اور سرپرست بچوں کو اسکول کی تیاری کے ان مختلف اجزاء پر توجہ دے کر اور ان کو فروغ دے کر رسمی تعلیم میں منتقل کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

8.4.2 والدین، اسکول، اساتذہ اور دیگر سرپرست کا کردار

(Role of Parents, School, Teachers, and Other Caregivers)

اسکول کی تیاری کو فروغ دینا ایک مشترکہ ذمہ داری ہے جس میں والدین، اسکول، اساتذہ اور سرپرست شامل ہیں۔ ابتدائی بچپن سے رسمی تعلیم کی جانب اہم منتقلی کے دوران، ان اسٹیک ہولڈرز کی اجتماعی کوششیں بچوں کو اسکول کے ماحول کے لیے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ والدین گھریلو ماحول کی پرورش کرتے ہیں، ابتدائی خواندگی اور عددی مہارتوں اور سماجی وجذباتی نشوونما کو فروغ دیتے ہیں۔ اسکول ایک منظم تعلیمی ماحول فراہم کرتے ہیں، والدین کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، اور عمر کے لحاظ سے موزوں نصاب اور سماجی تعامل کے مواقع فراہم کرتے ہیں اور اساتذہ سرگرمیوں کو ڈیزائن کرنے، انفرادی ہدایات فراہم کرنے اور پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے اپنی مہارت کا استعمال کرتے ہیں ساتھ ہی ساتھ سرپرستی کرنے والے الگ الگ ماحول میں بچوں کی علم اور مہارت کو بھی مستحکم کرتے ہیں۔ اسٹیک ہولڈرز مل کر ایک جامع سپورٹ سسٹم بناتے ہیں جو اسکول کے لیے بچوں کی تیاری کو بہتر بناتا ہے۔ یہ باہمی شراکت داری بچوں کے تعلیمی تجربات کو بڑھاتی ہے، ان کی ترقی کی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہے، اور انہیں زندگی بھر سیکھنے اور کامیابی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔

اسکول کے لیے بچوں کی تیاری میں مدد کرنے میں خاندانوں کو شامل کرنے کی حکمت عملی

(Strategies for Engaging Families in Supporting Children's Readiness for School)

اسکول کی تیاری کو فروغ دینے میں والدین، اسکولوں، اساتذہ، اور سرپرست کا باہمی تعاون اہم ہے۔ مل کر کام کرنے سے، وہ ایک معاون ماحول بنا سکتے ہیں جو بچوں کی نشوونما کو فروغ دیتا ہے اور انہیں اسکول میں کامیابی کے لیے تیار کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل خاندانوں کو شامل کرنے اور بچوں کی اسکول کی تیاری کے لیے ایک معاون ماحول پیدا کرنے کے لیے کچھ حکمت عملی دی گئی ہیں:

- والدین کی تعلیم کے پروگرام: گھر پر سیکھنے کے لیے ابتدائی خواندگی، عددی، سماجی-جذباتی ترقی، اور والدین کی حکمت عملیوں پر وسائل اور معلومات پیش کریں۔
- باقاعدہ مواصلت: والدین، اسکولوں، اساتذہ اور سرپرست کے درمیان جاری مکالمے اور تعاون کے لیے نیوز لیٹرز، ای میلز، کانفرنسز، اور اوپن ڈور پالیسیاں قائم کریں۔
- ہوم-اسکول پارٹنرشپ: والدین کو اسکول کی سرگرمیوں، رضاکارانہ، اور والدین-اساتذہ کی انجمنوں میں شامل کریں تاکہ بچوں کے سیکھنے کی ذمہ داری کا اشتراک کیا جاسکے۔
- والدین کی ورکشاپس اور تربیت: سیکھنے سے بھرپور گھریلو ماحول، روزمرہ کے معمولات، اور تعلیمی سرگرمیوں میں مشغول ہونے پر سیشنز کا اہتمام کریں۔
- تدوین نصاب میں والدین کی شمولیت: والدین سے معلومات حاصل کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ نصاب بچوں کی ضروریات اور دلچسپیوں کی عکاسی کرتا ہے۔
- معاون منتقلی پروگرام: واقفیت کے سیشنز (Orientation Sessions)، اسکول کے دورے (School visit)، اور والدین اور بچوں پر مشتمل باہمی تعاون کی سرگرمیوں کے ذریعے ہموار منتقلی کی سہولت فراہم کریں۔
- والدین اور اساتذہ کا تعاون: معلومات کا تبادلہ ہدایات کے مطابق کریں اور بچوں کے لیے مسلسل سیکھنے کے تجربات فراہم کریں۔
- گھریلو سیکھنے کی سرگرمیاں: گھر پر بامعنی سیکھنے کے لیے وسائل فراہم کریں، جیسے کتابیں، گیمز، اور ہینڈ آن سرگرمیاں۔
- کامیابیوں کا جشن منائیں: سیکھنے کے مثبت ماحول کو فروغ دینے کے لیے بچوں کی کامیابیوں کو پہچانیں اور ان کا جشن منائیں۔
- خوش آئند اور جامع ماحول: ثقافتی تنوع کا احترام کریں، مثبت تعلقات کو فروغ دیں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام خاندان قابل قدر محسوس کریں اور تعلیمی عمل میں شامل ہوں۔

ان حکمت عملیوں کو لاگو کرنے سے، والدین، اسکول، اساتذہ، اور سرپرست مؤثر طریقے سے تعاون کر سکتے ہیں تاکہ ایک معاون ماحول پیدا کیا جاسکے جو بچوں کی اسکول کی تیاری کو فروغ دیتا ہے۔ یہ تعاون بچوں کے سیکھنے کے تجربات کو بڑھاتا ہے، ان کی مجموعی ترقی کو فروغ دیتا ہے، اور ان کی تعلیمی کامیابی کی بنیاد رکھتا ہے۔

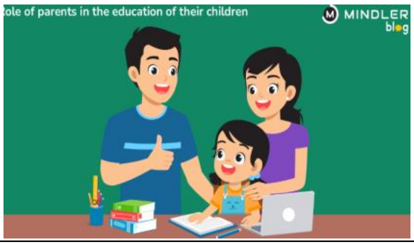

اپنی معلومات کی جانچ:

سوال: گھر سے پری اسکول میں منتقلی کے دوران بچوں کو درپیش چیلنجوں کی وضاحت کریں۔

____

____

8.5 اسکول کی تیاری کے مختلف اجزاء کے لیے سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور ڈیزائننگ

(Planning and Designing Activities for Different Components of School Readiness)

اسکول کی تیاری کو فروغ دینے والی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور ڈیزائننگ ابتدائی بچپن کی تعلیم کا ایک لازمی پہلو ہے۔ یہ سیکشن /شعبہ اسکول کی تیاری کے مختلف اجزاء کو بڑھانے کے لیے ترقیاتی طور پر مناسب سرگرمیاں تخلیق کرنے کی حکمت عملیوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ان سرگرمیوں کا مقصد اسکول کے لیے بچوں کی تیاری میں معاونت کے لیے ایک متوازن اور جامع نقطہ نظر پیدا کرنا ہے۔

تیاری اور منتقلی سے متعلق موثر حکمت عملیوں کو سمجھنے اور ان پر عمل درآمد کرنے سے، اساتذہ، والدین اور سرپرست بچوں کو بہترین مدد فراہم کر سکتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ نئے سیکھنے کے ماحول اور تجربات کے لیے تیار ہیں۔

8.5.1 تعلیمی تیاری کی سرگرمیاں (Academic Readiness Activities)

تعلیمی تیاری بچوں کو ان کے تعلیمی سفر میں کامیابی کے لیے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ سیکشن ابتدائی خواندگی اور عددی مہارتوں کی نشوونما پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جو کہ تعلیمی کامیابی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم ابتدائی خواندگی کو فروغ دینے کے لیے مختلف قسم کی دلچسپ اور عمر کے لحاظ سے موزوں سرگرمیوں کا جائزہ لیں گی، جیسے کہ کہانیوں کی کتاب پڑھنا، صوتیات کی مشقیں، اور الفاظ کی تعمیر کے کھیل۔ مزید برآں ہم ایسی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے جو عددی مہارتوں کو فروغ دیتی ہیں، بشمول بنیادی ریاضی کے تصورات۔ بچوں کو یہ تعلیمی تیاری کی سرگرمیاں فراہم کر کے، اساتذہ، والدین، اور سرپرست مستقبل کے سیکھنے اور تعلیمی کامیابی کے لیے ایک مضبوط بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

ابتدائی خواندگی اور عددی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے عمر کے لحاظ سے مناسب سرگرمیوں کا ڈیزائن:

(Designing Age-Appropriate Activities to Develop Early Literacy and Numeracy Skills)

- صوتیات کی سرگرمیاں (Phonics activities): اساتذہ کو چاہیے کے تفریحی اور تعاملی سرگرمیوں کے ذریعے حرفی آوازوں اور صوتیات کو بچوں سے متعارف کروائیں۔ بچوں کو آوازوں کی شناخت کرنے اور ان میں پھیر بدل کرنے میں مدد کرنے کے لیے گیمز، گانوں اور نظموں کا استعمال کریں۔ انہیں الفاظ بنانے کے لیے آوازوں کو ملانے کی مشق کرنے کے مواقع فراہم کریں۔
- کہانی سنانا اور بلند آواز سے پڑھنا (Storytelling and Reading Aloud:): بچوں کو کہانی سنانے کی نشست اور بلند آواز سے پڑھنے کی سرگرمیوں میں شامل کریں۔ رنگین تمثیلوں یا تصاویر (colourful illustrations) اور دلچسپ بیان کے ساتھ عمر کے مطابق کتابیں استعمال کریں۔ بچوں کو سوالات پوچھ کر، نتائج کی پیشین گوئی کر کے، اور کہانی پر بحث کر کے شرکت کرنے کی ترغیب دیں۔
- حروف اور نمبر کی شناخت (Letter and number recognition): بچوں کو حروف اور نمبروں کو پہچاننے اور شناخت میں مدد کرنے کے لیے ہینڈ آن سرگرمیاں اپنائیں۔ پھیر بدل کرنے والے جیسے حروف تہجی کے بلاکس (alphabet blocks)، مقناطیسی حروف (magnetic letters) یا نمبر پہیلیاں (number puzzles) استعمال کریں۔ کثیر حسی تجربات کو شامل کریں جیسے ریت میں خطوط کا پتہ لگانا یا مٹی سے نمبر بنانا۔
- گنتی اور چھانٹنے کی سرگرمیاں (Counting and sorting activities): گنتی کے کھیلوں، چیزوں میں پھیر بدل، یا گانوں کی گنتی کے ذریعے گنتی کی مہارتوں کو فروغ دیں۔ زیادہ اور کم کا تصور، بڑے اور چھوٹے کا تصور متعارف کروائیں اور رنگ، شکل یا سائز جیسی صفات کی بنیاد پر اشیاء کو چھانٹیں۔

دریافت، مسئلہ حل کرنے، اور تنقیدی سوچ کے ذریعے وقوفی ترقی کا فروغ

(Promoting Cognitive Development Through Exploration, Problem-solving, and Critical Thinking)

- حسی دریافت (Sensory exploration): بچوں کو ریت، پانی، پلے آرٹ، یا حسی ڈبوں (sensory bins) جیسے مواد کے ساتھ حسی کھیل میں مشغول ہونے کے مواقع فراہم کریں۔ یہ ان کے حواس کو متحرک کرتا ہے اور تلاش، تجسس اور مسئلہ حل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- مسئلہ حل کرنے کی سرگرمیاں (Problem-solving activities): عمر کے لحاظ سے موزوں پہیلیاں، گیمز اور چیلنجز بچوں کے سامنے پیش کریں جن کے لیے مسئلہ حل کرنے کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کو تنقیدی انداز میں سوچنے، حالات کا

تجزیہ کرنے اور حل تلاش کرنے کی ترغیب دیں۔ ضرورت کے مطابق مدد اور رہنمائی فراہم کریں، ان کی آزادی اور استقامت کو فروغ دیں۔

- انکوائری پر مبنی سرگرمیاں(Inquiry-based activities): بچوں کو ایسی سرگرمیوں میں شامل کریں جو سوال، تفتیش اور دریافت کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ سادہ تجربات، مشاہدے اور تلاش کے ذریعے سائنسی تصورات متعارف کروائیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سوالات پوچھیں، پیشین گوئیاں کریں، اور ان کے نتائج کی بنیاد پر فیصلہ لے سکیں۔
- باہمی تعاون کے منصوبے(Collaborative projects): گروپ پروجیکٹس یا سرگرمیوں کے ذریعے تعاون اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیں۔ بچوں کو مل کر کام کرنے، خیالات کا اشتراک کرنے، اور اجتماعی طور پر حل تلاش کرنے کی ترغیب دیں۔ یہ تنقیدی سوچ، مواصلات اور تعاون کو فروغ دیتا ہے۔

عمر کے لحاظ سے مناسب سرگرمیوں کو ڈیزائن کر کے جو ابتدائی خواندگی، عددی اور علمی نشوونما پر توجہ مرکوز کرتی ہیں، اساتذہ اسکول کے لیے بچوں کی تیاری میں مدد کر سکتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں نہ صرف بنیادی مہارتیں پیدا کرتی ہیں بلکہ سیکھنے، تجسس، اور تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کے لیے محبت کو بھی فروغ دیتی ہیں جو ان کی مجموعی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

8.5.2 سماجی اور جذباتی تیاری کی سرگرمیاں(Social and Emotional Readiness Activities)

سماجی اور جذباتی تیاری بچوں کی مجموعی بہبود اور دوسروں کے ساتھ مثبت تعلقات قائم کرنے کی ان کی صلاحیت کے لیے اہم ہے۔ یہ سیکشن ایسی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو سماجی مہارتوں، تعاون، اور تنازعات کے حل کی صلاحیتوں کی نشوونما میں معاونت کرتی ہیں۔ ہم مثبت سماجی تعاملات کو فروغ دینے کے لیے حکمت عملی کو زیر بحث لائیں گے، جیسے کہ گروپ پلے، باہمی تعاون کے منصوبے، اور مواصلاتی مشقیں۔ مزید برآں، ہم ایسی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے جو جذباتی ضابطے، خوداعتمادی اور ہمدردی کو بڑھاتی ہیں، اور بچوں کی جذباتی ذہانت کو فروغ دیتی ہیں۔ بچوں کو ان سماجی اور جذباتی تیاری کی سرگرمیوں میں شامل کر کے، اساتذہ، والدین اور سرپرست انہیں راست سماجی حالات میں لے جانے، صحت مند تعلقات استوار کرنے، اور خود کا مضبوط احساس پیدا کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

سماجی تعامل، تعاون، اور تنازعات کے حل کی مہارتوں کا فروغ

(Fostering Social interaction, Cooperation, and Conflict Resolution Skills)

- گروہی سرگرمیاں اور گیمز: ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کریں جن میں بچوں کو گروپس میں مل کر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے کوآپریٹو گیمز، ٹیم بنانے کی مشقیں، یا گروپ پروجیکٹ۔ یہ سماجی تعامل، تعاون، اور باہمی تعاون کی مہارتوں کی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

- رول پلے: بچوں کو مختلف کردار ادا کرنے میں شامل ہونے کی ترغیب دیں اور ایسے رول پلے کرائیں جن میں سماجی تعاملات اور مسائل کو حل کرنا شامل ہو۔ یہ انہیں ایک محفوظ اور معاون ماحول میں مواصلات، مذاکرات، اور تنازعات کے حل کی مہارتوں کی مشق کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

- ساتھی طلبا کے ساتھ اکتساب اور تعاون: ہم مرتبہ سیکھنے اور تعاون کے مواقع پیدا کریں، جہاں بچے کاموں پر مل کر کام کر سکتے ہیں، خیالات کا اشتراک کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔ یہ سماجی تعامل، تعاون، اور گروپ سیٹنگ میں مؤثر طریقے سے کام کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔

مختلف سرگرمیوں کے ذریعے جذباتی ضابطے، خوداعتمادی اور ہمدردی کو بڑھانا

(Enhancing Emotional Regulation, Self-esteem, and Empathy Through Various Activities)

- جذبات کی شناخت اور اظہار: ایسی سرگرمیاں فراہم کریں جو بچوں کو اپنے جذبات کو مؤثر طریقے سے پہچاننے اور اس کا اظہار کرنے میں مدد کریں۔ جذبات اور جذبات کے بارے میں بات چیت کی حوصلہ افزائی کے لیے جذباتی کارڈز(emotion cards)، کہانی سنانے یا آرٹ کی سرگرمیاں استعمال کریں۔ انہیں صحت مند طریقے سے جذبات کو سنبھالنے اور اظہار کرنے کی حکمت عملی سکھائیں۔
- ذہن سازی اور آرام کی تکنیکیں: بچوں کو خود پر قابو پانے کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرنے کے لیے ذہن سازی اور آرام کی مشقوں سے تعارف کروائیں۔ انہیں گہری سانس لینے کی تکنیک، ہدایت یافتہ صورتیں یا آسن تصویر(guided imagery)، یا سادہ یوگا پوز سکھائیں۔ یہ مشقیں خود آگاہی، جذباتی توازن اور تناؤ میں کمی کو فروغ دیتی ہیں۔
- خوداعتمادی: ایسی سرگرمیاں منظم کریں میں بچوں کی صلاحیتوں، کامیابیوں اور منفرد خصوصیات کا امتزاج شامل ہو۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ اپنے اہداف کا تعین کریں، چیلنجز کا مقابلہ کریں، اور اپنی ترقی کو پہچانیں۔ ان کی خوداعتمادی کو بڑھانے کے لیے مثبت کمک فراہم کریں۔
- ہمدردی پیدا کرنے کی سرگرمیاں: بچوں کو ایسی سرگرمیوں میں شامل کریں جو ہمدردی اور دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھنے کو فروغ دیتی ہیں۔ متنوع کرداروں والی کتابیں پڑھیں اور کرداروں کے جذبات اور تجربات پر تبادلہ خیال کریں۔ دوسروں کے تئیں ہمدردی پیدا کرنے کے لیے مہربانی، اشتراک اور تعاون کے کاموں کی حوصلہ افزائی کریں۔

- تنازعات کے حل کی مہارتیں: بچوں کو تنازعات کو حل کرنے اور اختلافات کو منظم کرنے کے تعمیری طریقے سکھائیں۔ فعال سننے، سمجھوتہ کرنے، اور جیت کے حل تلاش کرنے کی اہمیت کو سمجھنے میں ان کی مدد کریں۔ مسئلہ حل کرنے اور مذاکرات کی مہارتوں کی مشق کرنے کے لیے تنازعات کے مختلف منظر ناموں پر رول پلے کریں۔

سماجی تعاملات، تعاون، تنازعات کے حل، جذباتی ضابطے، خود اعتمادی، اور ہمدردی پر توجہ مرکوز کرنے والی سرگرمیوں کو شامل کرکے، اساتذہ بچوں کی سماجی اور جذباتی نشوونما میں مدد کر سکتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں سیکھنے کا ایک مثبت اور جامع ماحول پیدا کرتی ہیں جہاں بچے قابل قدر، احترام محسوس کرتے ہیں اور صحت مند سماجی تعاملات اور جذباتی بہبود کے لیے ضروری مہارتوں سے بھی آراستہ ہوتے ہیں۔

8.5.3 جسمانی اور اپنی مدد آپ کی تیاری کی سرگرمیاں

(Physical and Self-help Readiness Activities)

جسمانی اور اپنی مدد آپ کی تیاری کی سرگرمیاں بچوں کے لیے ان کی مجموعی اور عمدہ حرکیاتی یا حرکیاتی مہارتوں کے ساتھ ساتھ روزمرہ کے معمولات میں ان کی آزادی کے لیے ضروری ہیں۔ یہ سیکشن کھیل، نقل و حرکت، اور اپنی مدد آپ کے کاموں کے ذریعے جسمانی نشوونما کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یہاں ہم ایسی سرگرمیاں دریافت کریں گے جو حرکیات کی مجموعی مہارتوں کو بڑھاتی ہیں، جیسے دوڑنا، کودنا، اور توازن برقرار رکھنے کی مشقیں، نیز حرکیات کی دیگر مہارتیں، بشمول چیزوں کی ڈرائنگ، کاٹنا اور جوڑ توڑ کرنا وغیرہ۔ مزید برآں، ہم آزادی اور خود کی دیکھ بھال کی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کریں گے، جیسے ڈریسنگ، کھانا، اور ذاتی حفظان صحت۔ بچوں کو ان جسمانی اور اپنی مدد آپ کی تیاری کی سرگرمیوں میں شامل کرکے، اساتذہ، والدین، اور سرپرست ان کی مجموعی جسمانی نشوونما میں مدد کر سکتے ہیں اور خود مختاری اور خود اعتمادی کے احساس کو فروغ دے سکتے ہیں۔

تعلیمی تیاری، سماجی اور جذباتی تیاری، اور جسمانی اور اپنی مدد آپ کی تیاری کی سرگرمیوں کو بچوں کے روزمرہ کے معمولات میں شامل کرکے، اساتذہ، والدین، اور سرپرست ایک بہترین اور ترقی کے لحاظ سے موزوں نصاب تشکیل دے سکتے ہیں جو اسکول کے لیے بچوں کی مکمل تیاری کی حمایت کرتا ہے۔

کھیل، نقل و حرکت، اور اپنی مدد آپ کے کاموں کے ذریعے عمدہ اور مجموعی حرکیاتی مہارتوں کا فروغ

(Promoting Fine and Gross Motor Skills Through Play, Movement, and Self-help Tasks)

- جوڑ توڑ کھیل (Manipulative play): ایسے کھلونے اور مواد فراہم کریں جن کے لیے حرکیات کی عمدہ مہارت کی ضرورت ہو، جیسے کہ عمارت کے بلاکس، پہیلیاں، تھریڈنگ بیڈز اور مٹی۔ یہ سرگرمیاں ہاتھ سے آنکھ کے ہم آہنگی، انگلیوں کی مہارت، اور عمدہ حرکیاتی مہارتوں کی نشوونما کو فروغ دیتی ہیں۔
- فن اور دستکاری کی سرگرمیاں: بچوں کو آرٹ اور دستکاری کی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کی ترغیب دیں جن میں کٹنگ، ڈرائنگ، رنگ کاری اور پینٹنگ شامل ہے۔ یہ سرگرمیاں ٹھیک حرکیاتی کنٹرول، ہاتھ کی طاقت، اور ہم آہنگی پیدا کرنے میں مدد کرتی ہیں۔
- بیرونی کھیل اور نقل و حرکت: بیرونی کھیل اور جسمانی سرگرمیوں کے لیے وقت مختص کریں جس میں دوڑنا، چھلانگ لگانا، چڑھنا اور توازن رکھنا شامل ہے۔ یہ سرگرمیاں مجموعی حرکیاتی اِسکلز، کوآرڈینیشن، اور جسمانی بیداری کو بڑھاتی ہیں۔
- موسیقی اور حرکت: موسیقی اور حرکات کی سرگرمیاں شامل کریں جو بچوں کو رقص کرنے، حرکات کی نقل کرنے اور تال کے نمونوں کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ یہ سرگرمیاں ہم آہنگی، توازن اور مقامی بیداری کو فروغ دیتی ہیں۔

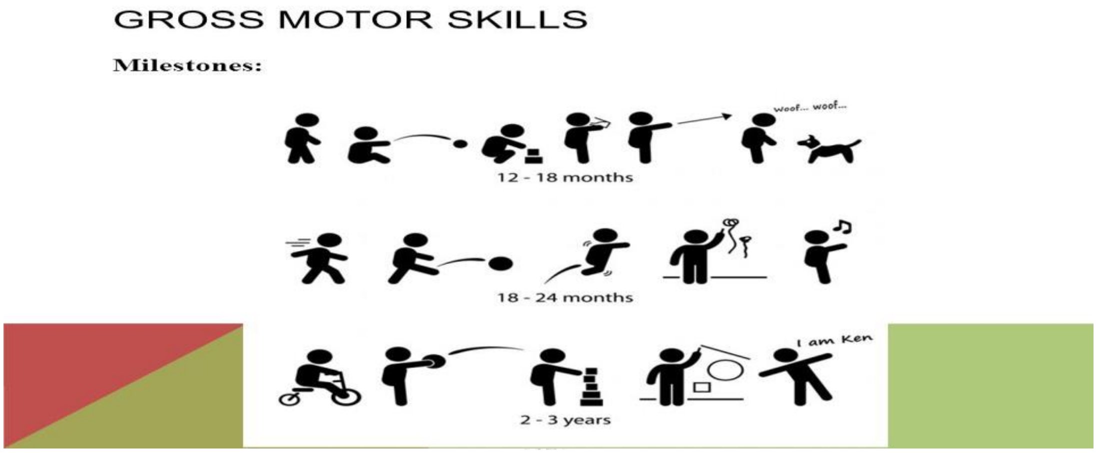

روزمرہ کے معمولات کے لیے خود مختاری اور خود کی دیکھ بھال کی مہارت کی حوصلہ افزائی کرنا:

(Encouraging independence and self-care skills for daily routines)

- روزانہ کے معمولات کے چارٹ: بصری نظام الاوقات یا چارٹ بنائیں جو روزمرہ کے معمولات اور کاموں کا خاکہ پیش کریں۔ اس سے بچوں کو سرگرمیوں کے ماحول کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور مندرجہ ذیل معمولات میں آزادی کو فروغ ملتا ہے۔

- معمولات قائم کرنا: کھانے کے اوقات، بیت الخلا، ہاتھ دھونے، اور صفائی ستھرائی جیسی سرگرمیوں کے لیے مستقل معمولات قائم کریں۔ بچوں کو ان کاموں کی ذمہ داری لینے کے لیے واضح توقعات اور مواقع فراہم کرنا آزادی اور خود کی دیکھ بھال کی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- خود کی دیکھ بھال کی مہارتیں سکھانا: خود کی دیکھ بھال کے کاموں کو قابل انتظام اقدامات میں تقسیم کریں اور بچوں کو سکھائیں کہ انہیں آزادانہ طور پر کیسے انجام دیا جائے۔ اس میں دانت صاف کرنا، ہاتھ دھونا، بیت الخلا کا استعمال، اور جوتے اور کپڑے پہننا اور اتارنے جیسے کام شامل ہیں۔
- ماڈلنگ اور رہنمائی: ضرورت کے مطابق قدم بہ قدم رہنمائی فراہم کرتے ہوئے، خود کی دیکھ بھال کی مہارتوں کا مظاہرہ اور ماڈل بنائیں۔ دھیرے دھیرے امداد/سہارے کو ختم کریں اور بچوں کو آزادانہ طور پر کام مکمل کرنے کی ترغیب دیں۔
- مثبت کمک: خود کی دیکھ بھال کی مہارتوں کو فروغ دینے میں بچوں کی کوششوں اور کامیابیوں کو تسلیم کریں اور ان کی تعریف کریں۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی آزادی پر فخر کریں اور ان کی کامیابیوں کا جشن منائیں۔

ایسی سرگرمیوں کو شامل کرکے جو کھیل، نقل و حرکت، اور اپنی مدد آپ کے کاموں کے ذریعے عمدہ اور مجموعی حرکیاتی مہارتوں کو فروغ دیتی ہیں، نیز آزادی اور خود کی دیکھ بھال کی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، اساتذہ بچوں کی جسمانی نشو و نما اور خود مختاری میں معاونت کر سکتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں بچوں کو اپنی حرکیاتی مہارتوں پر عمل کرنے اور ان کو نکھارنے، اپنی صلاحیتوں پر اعتماد حاصل کرنے، اور خود کی دیکھ بھال اور روزمرہ کے معمولات کے لیے ضروری مہارتیں تیار کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

> اپنی معلومات کی جانچ:
>
> سوال: ابتدائی خواندگی اور عددی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے عمر کے لحاظ سے مناسب سرگرمیوں کی نشاندہی کریں۔
>
> ______________________________
>
> ______________________________

8.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- تیاری اور منتقلی ابتدائی بچپن کی تعلیم میں اہم تصورات ہیں، جو ایک نئے مرحلے یا تعلیمی ماحول کے لیے بچے کی تیاری کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- گھر سے پری اسکول اور پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی بچوں کے لیے دلچسپ اور چیلنجنگ دونوں ہو سکتی ہے۔
- نئے ماحول میں بچوں کے کامیاب موافقت اور ان کی مجموعی صحت کے لیے ایک ہموار منتقلی بہت ضروری ہے۔

- منتقلی کے دوران بچوں اور خاندانوں کی مدد کرنے میں پرورش اور جامع ماحول پیدا کرنا، مثبت تعلقات قائم کرنا، اور مناسب وسائل اور مدد فراہم کرنا شامل ہے۔
- ہموار منتقلی کی سہولت کے متعدد فوائد ہیں، جیسے کہ بچوں کے اعتماد کو فروغ دینا، سماجی مہارتیں، اور مجموعی ترقی۔
- اسکول کی تیاری میں متعدد مہارتیں شامل ہیں، بشمول تعلیمی، سماجی، جذباتی، جسمانی، اور اپنی مدد آپ کی صلاحیتیں۔
- والدین، اسکول، اساتذہ، اور دیکھ بھال کرنے والے بچوں کی اسکول کی تیاری میں پرورش اور معاونت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- بچوں کی کلی ترقی کے لئے ایسی سرگرمیوں کو ڈیزائن کرنا جو اسکول کی تیاری کے مختلف اجزاء کی شمولیت کو یقینی بناتے ہیں، جیسے کہ ابتدائی خواندگی اور عددی مہارت، علمی ترقی، سماجی تعاملات، اور جسمانی اور اپنی مدد آپ کی صلاحیتیں۔
- بچوں کی مجموعی تیاری کے لیے جامع تعاون کو یقینی بنانے کے لئے ایک متوازن اور ترقیاتی لحاظ سے موزوں نصاب کی منصوبہ بندی کرنا جو تیاری کے مختلف اجزاء کو مربوط کرتا ہو۔

8.7 فرہنگ (Glossary)

تیاری (Readiness)	ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں، تیاری کا تعلق ایک نئے تعلیمی ماحول میں منتقل ہونے کے لیے بچے کی تیاری سے ہے۔
منتقلی (Transition)	ایک مرحلے، ماحول، یا صورتحال سے دوسرے میں منتقل ہونے کا عمل۔ ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں، منتقلی سے مراد گھر سے پری اسکول اور پری اسکول سے پرائمری اسکول تک بچوں کی نقل و حرکت ہے۔
اسکول کی تیاری (School Readiness)	اس سے مراد رسمی تعلیم میں شامل ہونے کے لیے بچے کی مجموعی تیاری ہے۔
اشتراک (Collaboration)	مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا عمل۔
اسکول کی تیاری کے اجزاء	اس سے مراد مختلف ترقی کے شعبوں سے ہے جو اسکول کے لیے بچے کی تیاری میں کردار ادا کرتے ہیں۔ ان اجزاء میں تعلیمی مہارتیں، سماجی مہارتیں، جذباتی مہارتیں، جسمانی مہارتیں، اور اپنی مدد آپ کی مہارتیں شامل ہیں۔
ہموار منتقلی (Smooth Transition)	ایک منتقلی کا عمل جو ہموار، اچھی طرح سے تعاون یافتہ، اور بچوں کے لیے رکاوٹوں کو کم کرتا ہے۔
خود کی دیکھ بھال کی مہارتیں	اس سے مراد خود مختاری کے ساتھ خود کی دیکھ بھال کرنے سے متعلق صلاحیتوں اور اعمال ہیں۔

مجموعی نقطہ نظر	ایک ایسا نقطہ نظر جو پورے بچے پر غور کرتا ہے اور ان کی نشو و نما کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دیتا ہے۔ اسکول کی تیاری کے تناظر میں، ایک جامع نقطہ نظر میں تیاری کے مختلف اجزاء کو یکجا کرنا اور سیکھنے کا ایک اچھا ماحول بنانا شامل ہے۔
سماجی تعامل (Social Interaction)	دوسروں کے ساتھ مشغول ہونے اور بات چیت کرنے کے عمل سے مراد ہے۔
جذباتی ضابطہ	صحت منداور مناسب طریقے سے جذبات کا نظم کرنے اور اظہار کرنے کی صلاحیت۔
عمدہ حرکیاتی مہارت	عام طور پر ہاتھوں اور انگلیوں میں چھوٹے پٹھوں(small muscles) کے ہم آہنگی اور کنٹرول سے مراد ہے۔ حرکیات کی عمدہ مہارتیں تحریری، ڈرائنگ، اشیاء سے جوڑ توڑ، اور خود مدد کے کاموں کے لیے اہم ہیں۔
مجموعی حرکیاتی مہارت	اس میں بڑے عضلاتی گروہوں جیسے بازوؤں، ٹانگوں میں ہم آہنگی اور کنٹرول شامل ہے۔ دوڑنا، چھلانگ لگانا، چڑھنا، اور توازن برقرار رکھنے جیسی سرگرمیوں کے لیے مجموعی حرکیاتی مہارتیں ضروری ہیں۔
عددی مہارت	اعداد، مقدار اور ریاضی کے تصورات کے ساتھ کام کرنے کی بچے کی سمجھ اور صلاحیت سے مراد ہے۔ عددی مہارتوں میں گنتی، تعداد کی شناخت، بنیادی ریاضی کے عمل، اور مقامی استدلال شامل ہیں۔

8.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ ابتدائی بچپن کی تعلیم میں تیاری اور منتقلی کی کیا اہمیت ہے؟

a. ان کا بچوں کی نشو و نما پر کوئی اثر نہیں پڑتا
b. بچوں کو نئے ماحول کے مطابق ڈھالنے میں مدد
c. صرف تعلیمی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں
d. ان میں سے کوئی نہیں

2۔ منتقلی کی تعریف کیا ہے؟

a. ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں جانے کا عمل
b. اسکول کے لیے بچوں کی تیاری
c. تعلیم میں والدین کا کردار
d. ابتدائی بچپن کی تعلیم کی اہمیت

پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی کے دوران بچوں کو کن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

a. کوئی نہیں، کیونکہ یہ ایک آسان عمل ہے۔
b. نئے معمولات اور ماحول کے مطابق ڈھالنے میں دشواری

c. کوئی چیلنج نہیں، کیونکہ وہ پہلے ہی تیار ہیں۔ d. aاور c دونوں

3۔ پری اسکولوں اور پرائمری اسکولوں کے درمیان تعاون کس طرح بغیر کسی رکاوٹ کے منتقلی کو ہموار بنا سکتا ہے؟

a. ایک دوسرے سے رابطہ نہ کرنے سے b. الگ الگ نقطہ نظر اور نصاب کو برقرار رکھنے سے

c. معلومات اور وسائل کا اشتراک کر کے d. بچوں کے لیے مسابقتی ماحول پیدا کر کے

4۔ اسکول کی تیاری کے اجزاء کیا ہیں؟

a. صرف تعلیمی مہارت b. صرف سماجی مہارت

c. تعلیمی، سماجی، جذباتی، جسمانی، اور خود مدد کی مہارتیں۔ d. ان میں سے کوئی نہیں

5۔ عمدہ اور مجموعی حرکیاتی مہارتیں کیا ہیں؟

a. تعلیمی کامیابی سے متعلق مہارت b. جذباتی ضابطے سے متعلق مہارت

c. جسمانی حرکت اور ہم آہنگی سے متعلق مہارت d. سماجی تعامل سے متعلق مہارت

6۔ بچوں کی اسکول کی تیاری کے لیے معاون ماحول کیوں ضروری ہے؟

a. اس سے بچوں کی نشوونما متاثر نہیں ہوتی b. یہ تعلق اور تحفظ کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔

c. یہ بچوں کی آزادی کو محدود کرتا ہے۔ d. یہ مکمل طور پر تعلیمی کارکردگی پر مرکوز ہے۔

7۔ اسکول کی تیاری کے مختلف اجزاء کے لیے سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کا مقصد کیا ہے؟

a. اکتسابی پیچیدگی کے لئے b. صرف علمی صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کرنا

c. بچوں میں مجموعی ترقی کو فروغ دینا d. بچوں کی جسمانی سرگرمیوں میں مشغولیت کو محدود کرنا

8۔ بچوں کے تعلیمی نتائج پر کامیاب منتقلی کے طویل مدتی اثرات کیا ہیں؟

a. ان کی مستقبل کی تعلیمی کامیابی پر محدود اثر b. ان کی تعلیمی کامیابیوں پر مثبت اثرات

c. منتقلی اور تعلیمی نتائج کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔ d. ان کی مجموعی ترقی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

9۔ پری اسکول اور پرائمری اسکول کے درمیان تعاون بغیر کسی رکاوٹ کے منتقلی کے لیے کیوں ضروری ہے؟

a. اس کا بچوں کے منتقلی کے تجربے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

b. یہ الگ الگ نقطہ نظر اور نصاب کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

c. یہ بچوں کے سیکھنے کے سفر میں تسلسل اور مستقل مزاجی کو یقینی بناتا ہے۔

d. یہ منتقلی کے عمل کے دوران بچوں کے لیے غیر ضروری چیلنجز پیدا کرتا ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں تیاری اور منتقلی کی تعریف بیان کریں۔
2. پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔
3. ایک اچھی طرح سے منصوبہ بند منتقلی کے عمل کے علمی فوائد کی وضاحت کریں۔
4. اسکول کی تیاری کو فروغ دینے میں والدین، اسکولوں، اساتذہ اور دیگر سرپرست کا کیا کردار ہے؟
5. کھیل، نقل و حرکت، اور اپنی مدد آپ کے کاموں کے ذریعے عمدہ اور مجموعی حرکیاتی مہارتوں کو کیسے فروغ دیا جاسکتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. بچوں کی مجموعی نشوونما پر ہموار منتقلی کے اثرات کی مع مثال وضاحت کیجیے۔
2. اسکول کی تیاری کے معنی، اہمیت کو بیان کیجیے۔ تعلیمی، سماجی، جذباتی، جسمانی، اور اپنی مدد آپ کی مہارتیں اسکول کی تیاری میں کس طرح تعاون کرتی ہیں؟
3. اسکول کی تیاری کو فروغ دینے میں والدین، اسکولوں، اساتذہ اور دیگر سرپرست کے کردار کا جائزہ لیں۔ وہ اسکول کے لیے بچوں کی تیاری میں مدد کے لیے مؤثر طریقے سے کیسے تعاون کر سکتے ہیں؟
4. آزادی، خود کی دیکھ بھال کی مہارت، اور اسکول کی تیاری کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں۔ ماہرین تعلیم بچوں کو مزید خود مختار بننے اور خود کی دیکھ بھال کی مہارتوں کو فروغ دینے کی ترغیب کیسے دے سکتے ہیں؟
5. اسکول کے لیے بچوں کی تیاری میں معاونت کے لیے متوازن اور ترقی کے لحاظ سے موزوں نصاب کی منصوبہ بندی کرتے وقت ان عوامل پر تبادلہ خیال کریں۔ ماہرین تعلیم اس بات کو کیسے یقینی بنا سکتے ہیں کہ نصاب بچوں کی نشوونما کی ضروریات کے مطابق ہو؟

8.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

1. Bhattacharjea, S., Kaul, V. (2019). Early Childhood Education and School Readiness in India. Springer Nature Singapore.
2. Grimmer, T. (2018). School Readiness and The Characteristics of Effective Learning. Jessica Kingsley Publishers.
3. Chowdhuri, S.R. (2022). Early Childhood Care and Education New Syllabus. Bhagabati Publication.
4. Biswas, S. (2020). Early Childhood Care and Education. Doaba House.

5. Sengupta, M. (2009). Early Childhood Care and Education. Prentice Hall India Learning Private Limited.
6. Mehrotra, D., Yasmeen, M. (2023). Understanding Early Childhood Care and Education: Notion Press.
7. Fabian, H. (2013). Children Starting School: A Guide to Successful Transitions and Transfers for Teachers and Assistants. Taylor & Francis.
8. Dawrent, A. (2008). Successful School Transition. LDA.
9. Symonds, J. (2015). Understanding School Transition: What Happens to Children and how to Help Them. Taylor & Francis.
10. Robert C. Pianta (2003). Successful Kindergarten Transition: Your Guide to Connecting Children, Families & Schools. P.H. Brookes.
11. OECD (2017). Starting Strong V: Transitions from Early Childhood Education and Care to Primary Education. OECD Publishing.
12. Crouch, J., Vorkapić. (2020). Supporting Children's Well-Being During Early Childhood Transition to School. IGI Global

Early Childhood Care and Education (ODL)

1st Semester Examination

پرچہ: ابتدائی بچپن میں منصوبہ بندی اور فن تدریس

Paper II: Planning and Pedagogy in Early Childhood

Time: 2 hours Max. Marks: 35 marks

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات تین حصوں پر مشتمل ہے؛ حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد دی گئی ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1. حصہ اول میں 05 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہے۔ (5 x 1 = 05 Marks)
2. حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں، اس میں سے طالب علم کو کوئی 05 سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دو سو لفظوں پر مشتمل ہو۔ ہر سوال کے لیے 4 نمبرات مختص ہے۔ (5 x 4 = 20 Marks)
3. حصہ سوم میں 2 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کسی ایک سوال کے جواب دینے ہیں۔ سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہو۔ سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہیں۔ (1 x 10 = 10 Marks)

حصہ اول

سوال:(1)

i. کون سا اصول یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ چیزیں جو سب سے زیادہ دہرائی جاتی ہیں وہ سب سے بہتر سیکھی جاتی ہیں؟

(a) شدت کا اصول (b) مشق کا اصول

(c). اثر کا اصول (d) بالا دستی کا اصول

ii. پری اسکول سے پرائمری اسکول میں منتقلی کے دوران بچوں کو کن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(a) کوئی نہیں، کیونکہ یہ ایک آسان عمل ہے۔ (b) کوئی چیلنج نہیں، کیونکہ وہ پہلے ہی تیار ہیں۔

(c) نئے معمولات اور ماحول کے مطابق ڈھالنے میں دشواری (d) a اور b دونوں

iii. تدریس سیکھنے کے عمل کا جائزہ لینے کا ایک معیار کیا ہے؟

(a) سیکھنے کے نتائج (b) کلاس روم کی آب وہوا

(c) مواد کا علم　　　　(d) مذکورہ بالا تمام

iv. گیسٹالٹ نظریہ کا ماننا ہے کہ ایک فرد صورت حال کا۔۔۔۔۔۔۔ادراک کرتا ہے۔

(a) جزوی طور پر　　　　(b) کلی طور پر

(c) دونوں　　　　(d) ان میں سے کوئی نہیں

v. تعمیری اکتساب میں طلبہ اکتساب میں۔۔۔۔۔۔۔ہوتے ہیں۔

(a) غیر فعال شریک　　　　(b) فعال شریک

(c) دونوں　　　　(d) ان میں سے کوئی نہیں

حصہ دوم

2) معلوم سے نامعلوم تک سیکھنے کے مقولہ کی مع مثال وضاحت کریں۔

3) "ایک منظم استاد ایک غیر منظم استاد سے بہتر ہے". وضاحت کیجیے۔

4) پری اسکول کے بچوں کو شامل کرنے میں ٹیکنالوجی کے انضمام کا کیا کردار ہے؟

5) ہفتہ وار منصوبہ اور روزانہ منصوبہ کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

6) نی تعین قدر کی ریکارڈنگ کے اقدامات کو تفصیل سے بیان کیجیے؟

7) چیک لسٹ کا خاکہ تیار کریں؟

8) ایک اچھی طرح سے منصوبہ بند منتقلی کے عمل کے علمی فوائد کی وضاحت کریں۔

9) ابتدائی بچپن کی تعلیم کے تناظر میں تیاری اور منتقلی کی تعریف بیان کریں۔

حصہ سوم

10. ایام طفولیت کی تدریس اور اکتساب میں معقول اصولوں کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

11. ابتدائی بچپن کی تعلیم میں والڈورف سٹینر کے طریقہ کار اور Reggio Emilia کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کریں۔ یہ طریقے کس طرح مجموعی ترقی، تخلیقی صلاحیتوں اور ماحول کے کردار کو ترجیح دیتے ہیں۔